أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ (النمل ٦٢)

ترجمہ: بھلا کون بے قرار کی التجا قبول کرتا ہے جب وہ اُس سے دُعا کرتا ہے اور (کون) اُس کی تکلیف دُور کرتا ہے

لطف اللطیف جل جلالہ

- اسم اعظم پر ایمان افروز بحث
- حل مشکلات کے لیے تیر بہدف وظائف
- جادُو کا توڑ
- آسیب سے چھٹکارہ
- دشمنوں اور حکام سے حفاظت کی خاص دعائیں
- امراض روحانی و جسمانی کا علاج
- قید سے رہائی کے اکسیر نسخے
- "اللہ الصمد" کے خواص
- روزی میں برکت کے لیے پر تاثیر مجربات
- بابرکت دعاؤں پر مشتمل ضمیمہ

از قلم
حضرت مولانا محمد مسعود ازہر

ناشر: مکتبۂ عرفان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ (النمل ۶۲)

ترجمہ: بھلا کون بے قرار کی التجا قبول کرتا ہے جب وہ اس سے دعا کرتا ہے اور (کون) اس کی تکلیف دور کرتا ہے

✦ اسم اعظم پر ایمان افروز بحث ✦ حل مشکلات کے لیے تیر بہدف وظائف

✦ جادو کا توڑ ✦ آسیب سے چھٹکارہ ✦ دشمنوں اور حکام سے حفاظت کی خاص دعائیں

✦ امراض روحانی و جسمانی کا علاج ✦ قید سے رہائی کے اکسیر نسخے

✦ اللہ الصمد کے خواص ✦ روزی میں برکت کے لیے پر تاثیر مجربات

✦ بابرکت دعاؤں پر مشتمل ضمیمہ

نام .... لطف اللطیف

مصنف .... حضرۃ مولانا محمد مسعود ازہر صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ

اشاعت اوّل تا ستائیس ...... تعداد: ۵۱۲۰۰

اشاعت اٹھائیس .... محرم الحرام ۱۴۳۱ھ

تعداد ۲۲۰۰

صفحات ۱۹۲

قیمت .... ۱۶۰ روپے صرف

ہماری مطبوعات ملنے کے پتے

مکتبہ الایمان دکان نمبر ۱۳۱، ندیم ٹریڈ سینٹر، محلّہ جنگی، عقب قصہ خوانی بازار پشاور 0321-9013592

رحمانی کتاب گھر دکان نمبر 2، نزد نور سبحانی مسجد، لسبیلہ چوک کراچی 0300-2249928

مکتبہ ابن مسعودؓ، مدرسہ عبداللہ بن مسعودؓ، چشمہ جات نزد کمپنی باغ کوہاٹ 0321-5782621

مکتبہ عثمانؓ و علیؓ، نزد بندھن شادی ہال، کوثر کالونی بہاولپور 0321-6837145

مکتبہ مقصودؒ، اعظم مارکیٹ نزد کمیٹی چوک راولپنڈی 0323-5019010

مکتبہ الحسن 33 حق سٹریٹ اُردو بازار، لاہور، فون: 0300-4339699

ادارہ اشاعت الخیر، بیرون بوہڑ گیٹ ملتان، فون 061-4514929

ناشر: مکتبہ عرفان (رجسٹرڈ)

اسٹاکسٹ مکتبہ ابن مبارک 37۔حق سٹریٹ اردو بازار۔لاہور

موبائل: 0321-4066827

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قوت، شفاء، تاثیر

قرآن پاک کے سامنے کوئی "باطل" نہیں ٹھہر سکتا ... ظالموں کی طاقت ... جابروں کی تدبیریں ..... اور دشمنوں کی سازشیں قرآن پاک کے سامنے بلبلے سے زیادہ کمزور ہیں ... قرآن مجید کا نور بدخواہوں کی آنکھوں کو بے نور کر دیتا ہے ... میں نے قرآن پاک کے سامنے بارہا طاقتور دشمنوں کو خائب وخاسر ہوتے دیکھا ..... افریقہ کا کالا جادو قرآنی آیات کے سامنے میں نے خود ٹوٹتے بکھرتے اور بھاگتے دیکھا۔

ہندوستان کے جوگی، پنڈت اور سادھو اس کلام کے آگے بے بس ہوگئے اور برہمن پکار اٹھے کہ یہ بہت اونچا کلام ہے، ہم اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے ... مگر آج کئی مسلمان ..... قرآن پاک کو چھوڑ کر ناپاک سفلی علوم کا سہارا لیتے ہیں ... قرآن پاک اپنی پوری قوت، شفاء، شان اور تاثیر کے ساتھ موجود ہے مگر مسلمان ..... جاہل اور لالچی اشتہاری عاملوں کے در پر اپنا ایمان اور عقیدہ ذبح کر رہے ہیں ..... سچے عامل کبھی اشتہار بازی نہیں کرتے ... آؤ! مسلمانو! قرآن پاک کی طرف لوٹ آؤ ..... اسے خوب اچھی طرح پڑھنا سیکھو ... اس کی خوب تلاوت کرو اسے سمجھو ... اس پر عمل کرو ... بس اسی میں ڈوب جاؤ ..... یہ تمہیں پار لگا دے گا ... رب تک پہنچا دے گا ..... اپنے معصوم بچوں کو اس نعمت سے محروم نہ رکھو ..... یہ سچی، پختہ اور مضبوط کتاب ہم سب کے لئے رحمت بھی ہے ... اور شفاء بھی ..... دیکھو رب تعالیٰ خود فرما رہا ہے:

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا. (الاسراء ۸۲)

ترجمہ: اور ہم قرآن (کے ذریعے) سے وہ چیز نازل کرتے ہیں جو مومنوں کے لئے شفا اور رحمت ہے اور ظالموں کے حق میں تو اس سے نقصان ہی بڑھتا ہے۔

محمد مسعود ازہر

۱۸/ ذوالقعدہ ۱۴۲۴ھ

بسم الله الرحمن الرحيم

فيهما فاكهة ونخل ورمان

فہرست

تیسرا باب آسیب سے چھٹکارا

چوتھا باب روزی میں برکت کے مجرّب اعمال

پانچواں باب دشمنوں اور ظالم حکمرانوں سے حفاظت کے اکسیر اعمال

چھٹا باب جسمانی اور روحانی بیماریوں کا علاج

ساتواں باب — قید سے رہائی کے مفید و مجرّب اعمال

آٹھواں باب — اللہ الصمد کے خواص

نواں باب — اسم اعظم

دسواں باب
ضمیمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ نے اپنے نام اور کلام میں بے انتہا تاثیر رکھی ہے۔ یہ ساری کائنات اور کارخانۂ قدرت اسی ذات کریم جل جلالہ کے نام کی برکت سے قائم و دائم ہے۔ حدیث شریف میں اسی بات کو یوں بیان فرمایا گیا ہے:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک یہ حالت ہو جائے کہ اللہ اللہ نہ کہا جائے۔ (صحیح مسلم۔ ۱۳۱/۱)

قرآن مجید کی آیات طیبہ، احادیث مبارکہ اور اسمائے الٰہی پر مبنی عملیات کی تاثیر اور ان سے روحانی و جسمانی علاج میں استفادہ ایسی محسوس اور روز مرہ کے مشاہدے میں آنے والی چیز ہے کہ اگر انسان کا دل بالکل ہی مادہ پرستی کا شکار ہو کر روحانی اثرات سے عاری نہ ہو چکا ہو تو اس کا انکار ناممکن ہے۔

خود قرآن مجید نے دو مقامات (سورہ یونس آیت نمبر ۵۷، سورہ بنی اسرائیل آیت نمبر ۸۲) پر اپنے آپ کو شفاء کہا ہے۔ مفسرین رحمہ اللہ کے مطابق یہ لفظ عام ہے اور اس کو روحانی شفاء کے ساتھ خاص کرنا محض ایسا دعویٰ ہے جس کی کوئی دلیل نہیں۔ بلاشبہ اصل شفاء بخشنے والی ذات تو اسی پروردگار عالم کی ہے جس کے بارے میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا تھا:

''اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھے شفاء بخشتا ہے''

لیکن دنیا چونکہ اسباب کے ذریعے چل رہی ہے، جس طرح دیگر مختلف نسخوں اور ادویات میں اللہ تعالیٰ نے شفاء رکھی ہے، اسی طرح مختلف عملیات میں بھی یہ تاثیر اسباب کے درجے میں موجود ہے۔

خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی احادیث شریفہ میں دم کرنا اور دوسروں کو اجازت مرحمت فرمانا ثابت ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول نقل کرتے ہوئے فرماتی ہیں کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوتے تو سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لیتے تھے۔ جب آخری دنوں میں تکلیف بہت بڑھ گئی تو میں خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ سورتیں پڑھا کرتی۔

اسی طرح ایک صحابی حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب جاہلیت کے کچھ منتروں کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے اپنے دم، منتر بتاؤ کیونکہ جب تک ان میں کوئی شرکیہ بات نہ ہو تو ان کے کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

(صحیح مسلم)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وہ حدیث تو زبان زد عام ہے جس کے مطابق ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سفر کے دوران ایک عرب قبیلے کے سردار کو جو سانپ کا ڈسا ہوا تھا سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کیا تو وہ بھلا چنگا ہو گیا۔ جس پر اہل قبیلہ نے انہیں کافی ساری بکریاں دیں۔ اس سلسلہ میں جب انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے استفسار کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی خوش طبعی کیلئے فرمایا کہ ان بکریوں میں اپنے ساتھ میرا حصہ بھی رکھنا۔ (صحیح بخاری)

ایک حدیث شریف میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کے فائدے کیلئے یہ عملیات کرنے کی ترغیب بھی دی ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے ماموں جو بچھو کاٹے کا دم جانتے تھے انہوں نے جب اس کے بارے میں دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص اپنے بھائی کو کوئی نفع پہنچا سکتا ہو تو وہ ضرور ایسا کر لیا کرے۔ (صحیح مسلم)

ایسی واضح روایاتِ حدیث کی بناء پر علماء فرماتے ہیں کہ جو دم اور تعویذ آیاتِ قرآنیہ، اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات اور احادیث مبارکہ میں منقول دعاؤں پر مشتمل ہو اس کے کرنے میں کوئی حرج نہیں، بلکہ ایسا کرنا مستحب ہے۔ (مرقاۃ شرح مشکوۃ۔ ۸/۳۲۱)

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ اس سلسلے میں تفصیلی کلام کرنے کے بعد ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر دم میں یہ تین شرائط موجود ہوں:

۱۔ دم اللہ تعالیٰ کے کلام یا اس کے اسماء وصفات پر مبنی ہو۔

۲۔ دم عربی زبان میں ہو یا کسی ایسی زبان میں جس کا معنی اور مفہوم معلوم ہو۔

۳۔عقیدہ درست ہو کہ کوئی دم بذات خود مؤثر نہیں بلکہ اس میں تاثیر بخشنے والی ذات اللہ تعالیٰ کی ہے۔تو ایسے دم کے جواز پر تمام علماء کا اجماع ہے۔ (فتح الباری۔۱۰/۱۹۵)

مندرجہ بالا شرائط کے ساتھ یہ بات بھی ذہن میں رکھنی چاہئے کہ تمام اسباب کی طرح اگر عملیات کو بھی کسی ناجائز مقصد کیلئے استعمال کیا جائے گا تو یہ کسی طرح جائز نہیں ہوگا۔مثلاً کسی مسلمان کو تکلیف پہنچانے یا مسخر کرنے کیلئے کوئی عمل کیا جائے۔

اسی طرح علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنے فتاویٰ میں نہ صرف صحیح کلام پر مبنی تعویذات، لکھنے اور پلانے کے جواز کی تصریح فرمائی ہے بلکہ وضع حمل کی آسانی کیلئے خود بھی کئی تعویذات نقل فرمائے ہیں۔ (فتاویٰ ابن تیمیہؒ۔جلد ۱۹، صفحہ ۶۴)

بسا اوقات کسی شخص پر کسی عمل کا اثر نہیں ہوتا تو اس کا یہ مطلب لینا ہرگز درست نہیں ہوگا کہ ان میں فی نفسہ کوئی اثر نہیں۔بلکہ یہ بھی دیگر اسباب ظاہری کی طرح ایک سبب ہے اور ہر سبب میں بہرحال یہ احتمال موجود ہوتا ہے کہ وہ اپنا اثر دکھائے گا یا نہیں۔پھر عملیات کی لائن میں بہت بڑا عمل دخل انسان کے حسن ظن اور اعتقاد کا ہوتا ہے۔حدیث شریف میں نظر اتارنے کا جو عمل آیا ہے اس کے تحت علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ جو شخص اس کی تاثیر کا انکار کرے، اس کا مذاق اڑائے، اس کی تاثیر میں شک کرے یا بغیر اعتقاد کے صرف آزمانے کیلئے یہ عمل کرے تو اسے اس عمل کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ (تکملہ فتح الملہم۔۴/۲۹۹)

ایک ایسے وقت میں جب سادہ لوح عوام ہی نہیں بلکہ اچھے خاصے پڑھے لکھے لوگ بھی جعلی عاملوں اور نام نہاد پروفیسروں کے ہاں جا کر اپنا وقت اور مال ہی نہیں اپنی سب سے قیمتی چیز یعنی متاعِ ایمان سے بھی ہاتھ دھو رہے ہوں، اس بات کی شدید ضرورت تھی کہ حدودِ شریعت کی پاسداری کرتے ہوئے لوگوں کے سامنے ان کے مسائل کا حل پیش کیا جائے۔یہ کتاب جو اس وقت آپ کے سامنے ہے، بحمد اللہ تعالیٰ اس ضرورت کو بدرجۂ کمال پورا کر رہی ہے۔

پھر مزید خوشی اور مسرت اس بات کی ہے کہ یہ کتاب ایک ایسی شخصیت کے سحر آفریں قلم سے نکلی ہے جو محض صاحبِ قال ہی نہیں بلکہ صاحبِ حال بھی ہے۔اللہ تعالیٰ نے حضرت الشیخ مولانا محمد مسعود ازہر حفظہ اللہ تعالیٰ کو کردار و گفتار کی جن خوبیوں سے نوازا ہے اور عالمی سطح پر جس طرح آپ سے دعوتِ جہاد کا بے پناہ اور مقبول کام لیا ہے وہ کسی تعارف کا محتاج نہیں۔وقت کے عظیم ترین اکابرینِ ملت جو اپنی جگہ شریعت کے امام ہی نہیں بلکہ طریقت کے بھی ماہرین میں

سے تھے..... حضرت شیخ الحدیث مفتی ولی حسن ٹونکی رحمہ اللہ، شہیدِ اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمہ اللہ، مفتی اعظم حضرت مفتی رشید احمد لدھیانوی رحمہ اللہ اور دیگر سینکڑوں اہل علم و تقویٰ نے آپ کو اپنے جس اعتماد سے نوازا وہ آپ کی ثقاہت اور استناد کیلئے بہت کافی ہے۔

ممکن ہے کہ میری طرح بہت سے دوسرے لوگوں کیلئے بھی مولانا محترم کا اس لائن سے ماہرانہ تعلق ابتدائی طور پر کچھ حیرت واستعجاب کا باعث ہو کیونکہ جس راہِ وفا کے وہ راہرو ہیں اس میں ان کاموں کی فرصت اور گنجائش بہت کم ہے۔ لیکن حقیقتِ واقعہ یہ ہے کہ صرف کراچی شہر میں ہی کتنے لوگ ہیں جو مولانا ہی کی شاگردی سے فیض اٹھا کر ہزارہا مخلوقِ خدا کو نفع پہنچا رہے ہیں۔

کتاب کیا ہے! روحانی خزائن سے معمور ایک شاہکار، آفت رسیدہ اور جان بلب مریضوں کیلئے پیغام شفاء، بیروزگار اور تنگ دست فقیروں کیلئے رحمتِ الٰہی کی روشن کرن، آسیب زدہ اور سحر خوردہ دوستوں کیلئے مستند علاج، اسم اعظم کے متلاشیوں کیلئے دُرِ یکتا، اسارت اور قید کے مصائب جھیلنے والوں کیلئے امیدِ جاں فزا اور سب سے بڑھ کر در بدر کی ٹھوکریں کھانے والے عاجز و درماندہ بندوں کو ان کے پیارے اور مہربان رب سے جوڑنے کا ایک وسیلہ، طریقہ اور راستہ۔

مولانا موصوف زید مجدہم اس سے پہلے بھی اسماء الٰہی کے خواص پر ایک کتاب ''تحفۂ سعادت'' تحریر فرما چکے ہیں اور اب یہ کتاب ''لطف اللطیف جل جلالہ'' اپنے دیدہ زیب ٹائٹل اور خوبصورت طباعت کے ساتھ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اللہ کرے کہ یہ دونوں کتابیں بھٹکے ہوؤں کو راہِ ہدایت دکھانے اور صراطِ مستقیم پر چلنے والوں کیلئے مزید قرب و ترقی کا ذریعہ بن جائیں۔ آمین ثم آمین

مولانا مفتی محمد منصور احمد
(۲۲/۱۱/۱۴۲۴ھ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم. خاتم النبیین.
وعلی آلہ وصحبہ اجمعین.

تعارف

کتاب کا نام ''لطف اللطیف جل جلالہ'' ہے۔ لطیف اللہ تعالیٰ کا نام اور اس کی صفت ہے۔ یقیناً یہ لطیف جل شانہ کا لطف وکرم ہی ہے کہ یہ کتاب لکھی گئی ..... ورنہ ..... کہاں ہمت تھی اور کہاں مجال؟ اور ظاہری حالات بھی کہاں سازگار تھے ..... دنیا کے طاقتور حکمران دشمن ہیں اللہ تعالیٰ کے دین کا ہر دشمن در پے قتل و آزار ہے ..... وہ جن کی ظاہری قوت سنبھالے نہیں سنبھلتی ..... اپنی پوری طاقت جھونک رہے ہیں ..... مگر اس کے باوجود چالیس دن کی روپوشی ..... اور پھر اللہ تعالیٰ کے ذکر سے معمور اس کتاب کا لکھا جانا ..... میں کیوں نہ کہوں میرا رب لطیف ہے ..... لطیف ہے ..... لطیف ہے ..... کہاں بھائیوں کا حسد، پھر کہاں ہلاکت خیز اندھا کنواں ..... پھر مصر کے بازار کا ایک سستا بکاؤ سامان ..... پھر غلامی ..... پھر کہاں بے بسی کے عالم میں قیامت خیز حسن وشباب کی دعوت گناہ ..... پھر کہاں ہر زبان پر چہ مگوئیاں ..... پھر کہاں مصر کا جیل خانہ ..... نہ کوئی ملاقاتی نہ کوئی وکیل ..... نہ کوئی پرسان حال، نہ کوئی غم شریک اور نہ کوئی غم وتنہائی کے آنسو پونچھنے والا ..... پھر یکا یک کیا ہوا ..... باعزت رہائی، مصر کی حکومت، والدین کی زیارت، بھائیوں کی فریفتگی اور وہ شاہی تخت جس پر غموں سے زخمی یہ خاندان ..... اپنے سارے غم بھلا رہا تھا ..... تب سیدنا یوسف علیہ السلام کیوں نہ کہتے ..... اِنَّ رَبِّیْ لَطِیْفٌ لِّمَا یَشَآءُ (یوسف ۱۰۰)

ہاں! میرا رب لطیف ہے ..... لطیف ہے ..... لطیف ہے

اپنے گھروں میں سکون سے بیٹھنے والے مسلمانو! ..... اللہ تعالیٰ آپ کو حفاظت، عافیت اور امن سے رکھے اور اپنے آپ سے جوڑ دے۔ آپ کا ایک دربدر بھٹکتا بھائی آپ کو بتا رہا ہے کہ اس کتاب کا نام لطف اللطیف جل شانہ ہے ..... جی ہاں میرے عظیم پیارے رب لطیف کا لطف وکرم .....

آپ کا لطف وکرم...... اے میرے رب لطیف...... صبح وشام دیکھ رہا ہوں اور اس کی لمس محسوس کر رہا ہوں...... آپ کے کس کس لطف وکرم کا تذکرہ کروں...... میں گنتی کرنے سے عاجز ہوں...... میری مختصری زندگی میں کئی بار اندھیرا ہوا...... اور مجھے بتایا گیا کہ بس اب یہی اندھیرا تمہارا مقدر ہے...... مگر میرے رب! پھر سب حیران رہ گئے...... جب آپ کے لطف وکرم کے نور نے...... ان اندھیروں کو بھگا دیا...... اے میرے رب لطیف...... مجھے وہ بھیانک اندھیرے یاد ہیں...... اور آپ کے لطف وکرم کا نور بھی اچھی طرح یاد ہے۔

سبحان اللہ...... کیسے عجیب مناظر تھے؟...... میں تو ان کھائیوں میں جا گرا تھا جہاں سے واپسی بظاہر...... ناممکن تھی...... کبھی نفس کے خوفناک اندھیرے...... کبھی شیطان کے بھیانک اندھیرے اور کبھی دشمنوں کے اذیت ناک اندھیرے...... میرے رب میں وہاں اکیلا تھا...... میرا کوئی بھی مددگار اور پرسان حال نہیں تھا...... مگر تیرا لطف وکرم وہاں بھی آ پہنچا اور اس نے ہر موقع پر مجھے کہاں سے کہاں لا کھڑا کیا...... ہاں میرے رب ہاں! میں نے تیرے لطف وکرم کو اپنے سانس سے زیادہ قریب پایا...... حالانکہ میں اپنے گناہوں کی وجہ سے خود کو...... اس کا مستحق نہیں سمجھتا تھا...... اے خوفناک اندھیروں میں اپنے لطف وکرم کے نور کو جگمگانے والے ابھی تیرے کمزور، عاجز، بے بس، ناکس...... اور گناہگار بندے کو ایک اور خطرناک اندھیرے کا سامنا ہے...... اے میرے رب تو تو وہی ہے...... ازلی بھی ہے اور ابدی بھی، اوّل بھی ہے اور آخر بھی...... میرے سامنے موت کا اندھیرا ہے...... اے رب لطیف مدد فرما...... مدد فرما...... مدد فرما...... اے لطیف...... اے لطیف...... اے لطیف...... اس اندھیرے کو شہادت کے لطف وکرم سے دور فرما...... مقبول شہادت...... میٹھی شہادت...... آسان شہادت...... اے میرے رب لوگوں کو کیا پتا؟ مگر تو تو جانتا ہے کہ تیرا یہ بندہ کتنا عاجز وکمزور ہے...... کمزوروں اور بے کسوں کا تیرے سوا اور کون ہے؟ کوئی نہیں، کوئی نہیں...... کوئی نہیں...... بس تو ہی رب ہے، تو ہی اللہ جل جلالہ ہے اور تو ہی کارساز ووکیل ہے...... اے میرے رب حنّان ومنّان...... اے میرے رب لطیف! کیا میں امید کرلوں کہ تو مجھ گناہگار کو...... بخش دے گا اور موت کی گھڑی بھی لطف وکرم کا معاملہ فرمائے گا...... اے لطیف یا لطیف...... یا لطیف...... یا لطیف

❁

امت مسلمہ کے ہزاروں نوجوان گرفتار ہیں...... اس امت کی کئی بیٹیاں بھی پابند سلاسل ہیں...... عقوبت خانوں سے چیخوں، آہوں اور سسکیوں کی آوازیں مسلسل آرہی ہیں...... سب اللہ اللہ پکار رہے ہیں...... میرے پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر عجیب وقت آن پڑا ہے...... وہ جو کمزور ہیں جانوں پر کھیل رہے ہیں اور وہ جو طاقتور ہیں اپنے بچاؤ کیلئے دشمنوں کے قدموں کو اپنی پناہ گاہ سمجھ رہے ہیں...... ہر طرف چھاپے، کریک ڈاؤن، زنجیریں اور حملے ہیں ...... غیر کرتے تو پرواہ نہیں تھی مگر اپنے ان سے دو ہاتھ آگے ہیں...... اے میرے رب تیری عزت وجلال کی قسم! اگر یہ اپنے غیروں کے ساتھ نہ کھڑے ہوتے تو تیرے دشمنوں پر...... تیرے جانثار بندے زمین تنگ کر دیتے، مگر ان اپنوں کا کیا کریں۔ یہ کلمہ تیرا پڑھتے ہیں مگر مدد تیرے دشمنوں کی کرتے ہیں۔ یہ نام تیرا لیتے ہیں مگر ڈرتے تیرے دشمنوں سے ہیں...... یہ تیرے دشمنوں سے لڑنا حرام اور تیرے دوستوں کو کاٹنا عبادت سمجھتے ہیں...... یا اللہ ان پر ہدایت اور عقل ودانش کے راستے کھول دے...... ہم ان تیرے بندوں کا کیا کریں...... اگر ان سے لڑیں تو ان کا اسلام، کلمہ، نماز اس کی اجازت نہیں دیتے اور اگر ان کو چھوڑ دیں تو یہ ہمیں عزت کا ایک سانس تک نہیں لینے دیتے...... یا اللہ تیری تدبیر خفیہ ہے، کارگر ہے اور پختہ ہے، یا اللہ ان سب کی پیشانیاں تیرے ہاتھ میں ہیں ہم نے تیرے بندے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے طریقے کو اختیار کیا ہے اور اب تک کسی مسلمان کے خلاف لڑنے کا سوچا تک نہیں...... مگر پھر بھی یہ ہم پر تہمتیں لگا رہے ہیں اور ہمارے دین کے درپے ہیں یا اللہ ان کے ساتھ وہ معاملہ فرما جو امت مسلمہ کے لیے بہتر ہو اور ان میں عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ جیسے لوگ کھڑے فرما جو اپنے مسلمان قیدیوں کے آنسو پونچھ سکیں، جو بہنوں کے ڈوپٹے کا تحفظ کر سکیں اور جو تیرے نام پر مرنے اور جینے کا مقام پہچانتے ہوں اے رب لطیف امت مسلمہ کو ایسی قیادت کی بے حد ضرورت ہے اے لطیف لطف فرما...... اے ودود! محبت کی ایک نظر اس زخمی امت پر فرما...... ہم بہت محتاج ہیں...... اے لطیف

یا لطیف...... یا لطیف...... یا لطیف......

۞

ہندوستان کی قید سے آزادی ملی تو پاکستان والوں کو شوق ہوگیا کہ اللہ جل شانہ کے اس کمزور بندے کو ستائیں اور دل کھول کر تڑپائیں...... قندھار سے کراچی پہنچا تھا کہ ہتھکڑیوں کی جھنکار سنائی دینے لگی...... مسلمان جی ہاں! مسلمانان پاکستان ایک ایسے شخص کو کہاں

برداشت کر سکتے تھے جس کو اللہ تعالیٰ نے انڈیا کے مشرکوں کی شکست کا ذریعہ بنایا تھا......
کراچی پریس کلب کے باہر گرفتاری کی کوشش کامیاب نہ ہو سکی تو اسلام آباد بات چیت کی دعوت دے کر گرفتار کر لیا گیا...... پندرہ دن تک لہتراڑ (اسلام آباد) کے ایک ریسٹ ہاؤس کی زمین اور تکیے میرے آنسو چوستے رہے۔ میری کمزوری ہے کہ میں مسلمان حکمرانوں کو اپنا سمجھتا ہوں، انہیں مسلمان جانتا ہوں اور میں اب تک اپنے دل کو ان کا دشمن نہیں بنا سکا......
ان پندرہ دنوں میں میں خوب رویا...... یا اللہ تیرے پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ایک دوسرے کے ساتھ یہی کچھ کرتے ہیں؟...... جرم پوچھتا تو جواب ملتا غیر ملکی دباؤ ہے تمہارے جیسے نظریات رکھنے والوں کا یہ ملک متحمل نہیں ہے...... ہمیں غیروں کے سامنے تمہاری وجہ سے شرمندگی ہوتی ہے وغیرہ وغیرہ...... ابھی گیارہ ستمبر نہیں آیا تھا...... پندرہ دن بعد رہائی ملی مگر مشروط...... بہاولپور سے باہر نہیں جا سکتے، تقریر نہیں کر سکتے وغیرہ وغیرہ...... ان دنوں پاکستان کے علماء کرام اور عوام جوق در جوق تشریف لاتے رہے، مجلسیں ہوتی رہیں، معانقے، مصافحے، افادے اور استفادے کا دور بھی چلتا رہا۔ روزانہ سینکڑوں افراد آتے اور اگلے دن اس سے زیادہ...... پھر کچھ عرصہ آزادی ملی...... پھر دوبارہ شدت، سختی اور بے رخی کے ساتھ حیدر آباد سے میانوالی جیل پہنچا دیا گیا...... دو سال پہلے یہی دن تھے، ایسی ہی ٹھنڈی اور یخ بستہ راتیں...... نظر بندی کا یہ دور تیرہ مہینے مسلط رہا...... پھر اللہ تعالیٰ نے رہائی عطاء فرمائی چند دن آزادی رہی پھر ہماری بہادر فورسز کی بارہ مسلح گاڑیوں نے گھر پر دھاوا بول دیا...... کاش کسی اسلام دشمن کافر ملک کے خلاف اسی طرح سینہ تان کر، گریبان کھول کر اور قہقہے لگا کر حملہ بولا جاتا تو آسمان کے فرشتے بھی ان کی زیارت کے لئے زمین پر آ جاتے...... مگر کافروں کیلئے تو یاری، دوستی، اپنائیت، بات چیت اور خفیہ مسکراہٹیں ہیں...... یہ چھاپہ تو اپنے ایک مسلمان بھائی کے گھر پر مارا جا رہا تھا جس کی معذور ماں گھٹ گھٹ کر رو رہی تھی اور اس کی گرم سسکیاں چھاپہ مارنے والوں کے نصیب کو جلا رہی تھیں...... کیا یہاں بات چیت نہیں ہو سکتی تھی؟ ایک مسلمان بھائی کے گھر کی چار دیواری کا تقدس نہیں بچایا جا سکتا تھا؟ کیا یہی اصول پسندی ہے کہ امریکی سفیر کی ایک مسکراہٹ کی خاطر رب تعالیٰ کو ناراض کیا جائے اور اس کے بندوں کو ستایا جائے۔
میں چھاپے کے وقت گھر میں نہیں تھا اس لیے بچ گیا...... گرفتاریوں کے اس تسلسل کے

دوران میں نے سوچا تھا کہ قید اور اس سے رہائی کے موضوع پر ایک کتاب لکھوں چنانچہ تیرہ ماہ کی نظر بندی کے بعد اس کی تیاری شروع کر دی تھی، میرے کئی محبوب روحانی بھائی انڈیا کی قید میں ہیں جہاں سے وقتاً فوقتاً ان کے خطوط اور دلخراش حالات پہنچتے رہتے ہیں، ادھر شبرغان میں بھی کافی سارے ساتھی قید ہیں، گوانتاناموبے کے نام سے بھی ساری دنیا آگاہ ہے۔ میرا ارادہ تھا کہ ان تمام قیدیوں کی تسلی، دلجوئی، اشک شوئی اور حوصلہ افزائی کے لئے یہ کتاب ترتیب دی جائے اور اس کے آخر میں قید سے رہائی کیلئے مسنون و مجرب اعمال و وظائف بھی درج کیے جائیں۔ ابھی کتاب کی تیاری ابتدائی مراحل میں تھی کہ اللہ تعالیٰ نے دیگر کئی دینی مصروفیات عطا فرمادیں۔

آٹھ ماہ میں دو مرتبہ آیات جہاد کی تفسیر کا دورہ ہوا، ملک بھر میں کئی بڑے دینی اجتماعات ہوئے اور اسفار کا سلسلہ بھی جاری رہا...... ان مشغولیات نے کتاب کے کام کو پیچھے چھوڑ دیا...... اب ان دنوں جبکہ باقی تمام مشغولیات ختم ہو چکی ہیں اس کتاب کی ترتیب کا بہترین موقع تھا... مگر اب اپنے کتب خانے تک رسائی مشکل ہے البتہ اس موضوع پر ایک مختصر مقالہ...... اللہ تعالیٰ نے لکھنے کی توفیق عطا فرمائی ہے یہ مقالہ اس کتاب کا ساتواں باب ہے اس میں قید کی دس اقسام اور قید سے رہائی کے بائیس وظائف درج ہیں اس طرح اس کتاب کی کمی کسی حد تک پوری ہوگئی ہے اگر قسمت میں ہوا اور اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی تو ان شاء اللہ وہ کتاب بھی تیار ہو جائے گی ورنہ اسی پر اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمالے اور مقبول بنادے۔ آمین

یالطیف...... یالطیف...... یالطیف

❁

اللہ تبارک وتعالیٰ نے جو دینی مصروفیات...... محض اپنے فضل وکرم سے...... مجھ ناچیز کو عطا فرمائی ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ علماء کرام اور عوام اپنی بعض بیماریوں کے سلسلے میں مشاورت فرماتے ہیں...... آج کل تکلیفیں عام ہیں، کسی پر جادو ہے تو کوئی آسیب کا ستایا ہوا ہے، کسی پر نظر کا اثر ہے تو کوئی جسمانی امراض کا شکار ہے، کسی زمانے وقت میں وسعت تھی تو زیادہ لوگ آیا کرتے تھے پھر جب جہادی اور تعلیمی مشاغل بڑھ گئے تو اپنے مجربات عزیزم محمد یوسف ازہر کو سکھادیئے اس طرح مجھے اس کام سے فرصت مل گئی اور

عزیزم کے گرد لوگوں کا ہجوم رہتا تھا...... حضرت شیخ مفتی ولی حسن صاحب نور اللہ مرقدہ نے علاج پر اجرت لینے سے منع فرمایا تھا الحمد للہ اس پر سختی سے عمل تھا۔ سعودیہ، افریقہ اور برطانیہ وغیرہ کے اسفار کے دوران کثرت سے لوگ اپنے ان مسائل کے لئے رجوع کرتے تھے۔ اب چونکہ مصروفیات زیادہ تھیں اس لیے یہ سلسلہ کافی محدود ہو چکا تھا مگر پھر بھی اہل محبت تشریف لے آتے تھے اور علاج کا تقاضا فرماتے تھے۔ زیر نظر کتاب ''لطف اللطیف جل شانہ'' میں بندہ نے اپنے اکابر و مشائخ سے حاصل شدہ بعض مجربات لکھ دیئے ہیں تا کہ جو حضرات سفر کی تکلیف برداشت کر کے آتے تھے اب گھر بیٹھ کر ان مجربات سے مستفید ہو سکیں اور اہل علم و تقویٰ حضرات ان کے ذریعے سے دوسروں کو بھی فائدہ پہنچا سکیں۔

❁

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اسکول سے نکال کر جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوریؒ ٹاؤن کراچی پہنچادیا۔ اس زمانے میں پورا نصاب نو سال کا تھا، تجویز یہ سامنے آئی کہ چونکہ اسکول کی آٹھویں کلاس چھوڑ کر آیا ہے اس لیے استعدادی درجہ (درجہ اعدادیہ) چھوڑ کر درجہ اولیٰ میں داخل کرادیا جائے۔ یوں آٹھ سال میں درس نظامی کی تکمیل ہو جائے گی۔ میرے محسن حضرت مولانا مفتی سعید الرحمٰن صاحب مدظلہٗ نہ مانے اور فرمایا درجہ اعدادیہ سے ہی اندازہ ہوگا کہ چل سکتا ہے یا نہیں؟ ان کا یہ فیصلہ میرے حق میں رحمت ثابت ہوا اور مجھے درجہ اعدادیہ کی برکت سے دینی تعلیم کے ماحول کے ساتھ ضروری مناسبت نصیب ہوگئی۔ چوتھے سال درجہ ثالثہ میں پہنچے تو بیعت کا داعیہ پیدا ہوا۔ میرے مربی و محسن حضرت مولانا مفتی عبدالسمیع صاحب شہید نور اللہ مرقدہ نے سفارش فرمائی اور یوں مجھے اللہ تعالیٰ کے ایک مخلص بندے حضرت شیخ مفتی ولی حسن صاحب نور اللہ مرقدہ سے اصلاحی بیعت کا شرف حاصل ہوا...... حضرت مفتی صاحب ''مروّجہ خانقاہی نظام نہیں رکھتے تھے کیونکہ آپ پر تعلیمی و تدریسی مشغولیات کی بڑی ذمہ داریاں عائد تھیں۔ آپ بیعت بھی کم فرماتے تھے اور اپنے مریدین کو چلتے پھرتے تسبیحات اور ذکر تلقین فرمادیا کرتے تھے نیز حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب نور اللہ مرقدہ کی آپ بیتی اور اس کے بعد حضرت حکیم الامت نور اللہ مرقدہ کی تربیت السالک کے مطالعے کا مشورہ دیتے تھے۔ چونکہ خود ماشاء اللہ اونچے درجے کے ولی اور محقق عالم تھے اس لیے آپ کا تھوڑا بھی بہت تھا اور سالکین کی الحمد للہ بہت جلد اصلاح ہو جایا کرتی تھی۔ آخری زمانے میں (جب آپ علیل تھے) بدھ کے دن عصر کی نماز کے بعد آپ کے گھر پر

اصلاحی مجلس کا باقاعدہ سلسلہ بھی شروع ہوگیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کا خاص کرم رہا کہ بندہ کو کچھ عرصہ سفر وحضر میں حضرت کی صحبت میسر رہی، اس دوران معلوم ہوا کہ حضرت ماشاء اللہ بہت زبردست قسم کے عامل بھی ہیں مگر آپ کی تمام صفات آپ کی علمی مشغولیات کے نیچے چھپ کر رہ گئی تھیں۔ دوران سفر حضرت والا ازراہ شفقت اپنے بعض مجربات کی اجازت عطا فرمادیا کرتے تھے۔ بس یہی عملیات کے ساتھ میرے تھوڑے بہت تعلق کا نقطۂ آغاز ہے۔ دورہ حدیث والے سال ہمارے ساتھ بنگلہ دیش کے ایک طالبعلم تھے بندہ کی ان سے دوستی تھی وہ عملیات کے ماہر تھے ان کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے کی وجہ سے اس طرف کچھ شوق پیدا ہوا اور انہوں نے اپنے مجرّبات ایک ڈائری میں لکھ کر بمع اجازت نامہ مجھے دے دیئے۔ پھر غیر ملکی اسفار کا سلسلہ شروع ہوا تو بنگلہ دیش بھی جانا ہوا۔ وہاں ایک روز دارالعلوم دیوبند کے ایک بزرگ فاضل حضرت مولانا انور شاہ صاحب کی خدمت میں حاضری ہوئی انہوں نے ازراہ شفقت ہاتھوں میں ہاتھ لیکر اپنے تمام مجربات ومعمولات کی اجازت مرحمت فرمائی۔ حضرت مولانا باقاعدہ عامل تھے اور اس کام میں شغف رکھتے تھے۔ انہوں نے نافع الخلائق نامی کتاب کے تمام معمولات کی اجازت دے دی۔ بندہ نے انڈیا کی قید کے دوران اس کتاب کا مطالعہ کیا تو اس میں ہر طرح کے رطب ویابس اور جائز وناجائز کو جمع کردیا گیا ہے البتہ مصنفؒ نے غلط چیزوں سے بچنے کی تلقین کردی ہے۔ مصنفؒ کی یہ تلقین اگر کتاب کے آغاز میں ہوتی تو بہت مناسب تھا مگر وہ بیچ میں کئی جگہ پر ہے۔ بندہ نے جیل میں ان صفحات پر نشانات لگادیئے تھے اور کتاب کے پہلے صفحے پر لکھ دیا تھا کہ اس کتاب کا مطالعہ کرنے سے پہلے فلاں فلاں صفحے کو پڑھیں اس کے بعد کتاب سے استفادہ کریں۔ میری قارئین سے بھی تاکیدی گزارش ہے کہ عملیات کی کتابیں پڑھنے میں سخت احتیاط سے کام لیں اور ہر وظیفہ بلاتحقیق شروع نہ کردیا کریں۔ اسی طرح کوئی بھی دعا پڑھنے سے پہلے اس کے الفاظ میں غور کرلیں کہ وہ شریعت کے خلاف نہ ہو...... اسی طرح وہ کتابیں جن کا عربی سے اردو میں ترجمہ ہوا ہے ان میں بہت ساری غلطیاں رہ جاتی ہیں اور ان میں سے بعض غلطیاں خطرناک حد تک نقصان دہ ہوتی ہیں۔ پاکستان کے نامور طباعتی ادارے دارالاشاعت نے حضرت ابوالعباس علی بونیؒ کی کتاب شمس المعارف الکبریٰ کا ترجمہ شائع کیا ہے۔ عملیات کی یہ مشہور کتاب اس موضوع پر لاجواب ہے مگر ترجمے کی اشاعت میں سخت غلطیاں رہ گئیں ہیں اور اکثر عربی دعائیں اور عبارات غلط لکھی گئی ہیں۔ اس طرح غلط دعائیں پڑھنے سے نقصان ہوتا ہے۔ بندہ نے دارالاشاعت

کراچی کے ذمہ دار حضرات کو اس سے آگاہ کر دیا ہے اور انہوں نے اصلاح و تصحیح کا وعدہ فرمایا ہے۔ حضرت مولانا انور شاہ صاحب کی اجازت کے بعد بندہ نے نافع الخلائق سے استفادہ کیا اور الحمدللہ اس کتاب کے بعض مجربات اور بعض دعاؤں سے بہت فائدہ پہنچا..... اس کے علاوہ سفر و حضر کے دوران جب کسی اللہ والے کے ہاں حاضری ہوتی ہے تو بعض اوقات کوئی دعاء یا نسخہ ہاتھ آ جاتا ہے۔ بس یہ مختصر سی تاریخ ہے بندہ کے عملیات سے تعلق کی..... چونکہ میں نے خود کو اس کام میں مشغول نہیں کیا اور نہ اسے دوسرے دینی کاموں پر ترجیح دی اس لیے میں اس سلسلے کا کوئی باقاعدہ ماہر نہیں ہوں۔ بس اللہ تعالیٰ کے بندوں کو فائدہ پہنچانے اور انہیں شرک و بدعات سے بچانے کے لئے ایک حد تک اس سلسلے سے تعلق ہے۔ انڈیا کی قید کے دوران بندہ نے اپنے اکثر مجربات برادر محترم کمانڈر حافظ سجاد خان شہید نور اللہ مرقدہ کو سکھا دیئے تھے اور انہیں اجازت بھی دیدی تھی۔ وہ جیل میں کشمیری مجاہدین کو اس کے ذریعے نفع پہنچایا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ میں شفاء اور تاثیر رکھی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور انہیں شہداء کا اعلیٰ مقام نصیب فرمائے۔

۞

مجربات اور دعائیں تو اور بھی ہیں، اس کتاب ''لطف اللطیف جل شانہ'' میں چند کا انتخاب کیا گیا ہے۔ بعض ایسے مجربات جن میں سیکھنا سکھانا ضروری ہوتا ہے چھوڑ دیئے گئے ہیں، ممکن ہے اسے بخل سے تعبیر کیا جائے تب دعاء کریں کہ اللہ تعالیٰ بخل وجبن سے بچائے۔ ویسے علماء کرام اور باذوق حضرات غور فرمائیں گے تو ان شاء اللہ انہیں اکثر چیزیں اس مختصر سے مجموعہ میں مل جائیں گی۔ ہمارے اکابر میں سے ایسے حضرات بھی گزرے ہیں جو ساری زندگی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو برتتے رہے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو خوب فائدہ پہنچایا جبکہ اس کتاب میں تو سینکڑوں دعائیں اور وظائف ہیں۔ بس شرط یہ ہے کہ عامل کا عمل درست ہو تب اثر خود بخود آ جاتا ہے۔ جس منہ میں حرام لقمہ نہ جاتا ہو اور نہ اس میں جھوٹ وغیبت گونجتی ہو اور نہ وہ کسی سے ناجائز لذت حاصل کرتا ہو...... بلکہ تلاوت، ذکر، استغفار، درود شریف، دعاء، دعوت، تبلیغ، اصلاح اور تسبیحات سے معطر رہتا ہو اس منہ کی ہر چیز میں تاثیر ہوگی۔ دم میں الگ، لعاب میں الگ، زبان میں الگ، آواز میں الگ، دانتوں میں الگ۔ کیا خیال ہے جس کاغذ پر اللہ تعالیٰ کا کلام لکھا ہو اس کی قیمت کس قدر بڑھ جاتی ہے؟ اگر یہی نعمت منہ اور زبان کو حاصل ہو تو اس کی تاثیر میں کیوں شبہ کیا جاتا ہے؟

الغرض یہ سارے مجربات کا نہیں بلکہ بعض یا اکثر مجربات کا مجموعہ ہے۔

❁

آپ جس قدر خلوص، طہارت، ادب اور اہتمام وتوجہ کے ساتھ ان اعمال کو برتیں گے اسی قدر ان شاء اللہ فائدہ اٹھائیں گے۔ باقی جہاں تک سوال ہے اجازت کا تو تمام مسلمانوں کو ان مجربات کی اجازت ہے، بشرطیکہ:

درست عقیدہ رکھتے ہوں، فرائض کے پابند ہوں، حرام سے بچتے ہوں اور جہاد فی سبیل اللہ کو اسلام کا ایک قطعی اور محکم فریضہ مانتے ہوں۔ پھر جتنا گڑ اتنا میٹھا۔ جو ایمان و اسلام و احسان میں جتنی ترقی کرتا چلا جائے گا اسی قدر اسے فائدہ نصیب ہوتا جائے گا۔ باقی عمومی فائدہ ان مجربات کا ہر مسلمان اٹھا سکتا ہے، اجازت ہو یا نہ ہو۔

میری عاجزانہ درخواست ہے کہ عملیات وغیرہ کو دنیا پرستی اور کمائی کا ذریعہ نہ بنائیں، اس میں بہت سارے مفاسد ہیں۔ آپ بے لوث و بے غرض ہو کر دین کی اور لوگوں کی خدمت کیجئے اور روزی کا معاملہ رب تعالیٰ پر چھوڑ دیں، تعویذوں کی دکان لگانے سے کسی کی روزی میں اضافہ نہیں ہوگا البتہ بہت سارے نقصانات کا اندیشہ ضرور رہے گا۔ باقی رہا یہ مسئلہ کہ اجرت لینا جائز ہے یا نہیں؟ تو میں نے اس مسئلہ کو نہیں چھیڑا، آپ مستند مفتیان کرام سے پوچھ لیں اور علماء کرام سے بدگمانی نہ رکھیں، ہمارے حضرت مفتی ولی حسن صاحب نور اللہ مرقدہ بس اتنا فرمایا کرتے تھے کہ علماء کرام کیلئے اجرت لینا مناسب نہیں ہے...... بندہ نے بھی اپنے حضرت کا اتباع کیا ہے اور یہ تجویز بطور مشورہ عرض کی ہے کہ اگر کسی عالم دین کا عمل اس کے خلاف ہو تو ہم ان سے بدگمان نہیں ہوں گے بلکہ حسن ظن رکھیں گے۔

❁

کتاب کی ترتیب میں مشائخ کے تلقین فرمودہ مجربات کے علاوہ نافع الخلائق، تبرکات شمس المعارف الکبریٰ اور حیوۃ الحیوان سے بھی استفادہ کیا گیا ہے مگر اس میں اکثر وہی چیزیں چھانٹ کر لائی گئیں ہیں جو خود بندہ کے تجربہ اور عمل میں رہی ہیں۔ کتاب کا کافی سارا حصہ لکھنے کے بعد الکنز الاعظم فی تعیین الاسم الاعظم کی تلخیص کا داعیہ پیدا ہوا جو بحمد اللہ جلد مکمل ہوگئی۔ اب وہ بھی اس کتاب کا حصہ ہے۔

❁

ابھی یہ تعارف لکھ رہا تھا کہ ایک المناک خبر نے دل ودماغ میں ہلچل مچادی ہے۔ میرے محسن عارف باللہ امام العارفین حضرت اقدس مولانا قاری محمد عرفان صاحب نور اللہ مرقدہ اس جہانِ فانی سے کوچ فرما گئے ہیں۔ آپ اس کتاب میں کئی جگہ پر ان کا نام نامی دیکھیں گے وہاں ان کے نام کے ساتھ وہ القاب اور دعائیں لکھی ہیں جو عام طور سے ان حضرات کیلئے لکھی جاتی ہیں جنہوں نے شربت وصال نہ پیا ہو۔

حضرت بہت بڑے آدمی اور بہت اونچے ولی تھے ان کی سرپرستی اور دعائیں مجاہدین کے لئے ایک بہت بڑا سرمایہ تھیں وہ اہل یقین میں سے تھے اور عجیب وغریب صفات وکرامات کے مالک تھے ان کی جدائی ہمارے لیے ایک بڑا صدمہ ہے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن. اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَہٗ
اَللّٰھُمَّ اٰجِرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاخْلُفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْھَا

وہ اس زمانے میں فقر ودرویشی کی آبرو اور توکل کی علامت تھے۔ جہاد کے ساتھ انہیں لگاؤ ہی نہیں عشق تھا اس وقت ان کا جنازہ اٹھ رہا ہوگا یقیناً فرشتوں کے جھرمٹ ہوں گے جبکہ میں ان کے جنازے کو کندھا دینے سے محروم ہوں ...... یا اللہ ان کی مغفرت فرما ان کے درجات اعلیٰ علیین میں بلند فرما اور ان کی قبر کو روضۃ من ریاض الجنۃ بنا ...... میں کس سے تعزیت کروں؟ ایسا لگتا ہے یہ حادثہ مجھے ہی پیش آیا ہے جبکہ حضرت تو تکلیفوں سے آزاد ہو گئے ہیں ...... یا لطیف اس غم کے موقع پر لطف وکرم فرما ان پر بھی جو تیرے پاس چلے گئے اور ہم پر بھی جو کڑی دھوپ کے اس سفر میں ایک پرسکون سائے سے محروم ہو گئے ...... لطف وکرم فرما ...... اے لطیف، اے لطیف، یا لطیف

۞

کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ دعاء فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اسے مسلمانوں کیلئے نافع بنائے ...... جو مسلمان بھی اس کتاب سے کچھ فائدہ حاصل کرے اس سے گزارش ہے کہ میرے لئے، میرے والدین، اہل خانہ، اولاد اور عزیز واقارب کے لئے دعا فرمادے۔ یہ اس کا مجھ پر احسان ہوگا۔

کتاب میں کوئی علمی، فکری یا کتابت کی غلطی نظر آئے تو ضرور مطلع فرمائیں تاکہ تصحیح کی

جا سکے............ یا اللہ! یہ تیرے نام کی دعائیں تیرے بندوں کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں تو اپنی رحمت کے صدقے اسے قبول فرما لے اور اسے میرے لیے، میرے والدین، اہل خانہ، اولاد، عزیز و اقارب اور اساتذہ و مشائخ کیلئے صدقہ جاریہ بنا دے...... یا اللہ! ان دعاؤں کے ذریعے بیماروں کو شفاء عطا فرما...... پریشان حال لوگوں کی پریشانیاں دور فرما...... مسلمانوں کی حاجات پوری فرما...... ان کی مشکلات آسان فرما...... اور انہیں اپنے ساتھ جوڑ کر اپنا مقبول بندہ بنا۔

یا اللہ! بے شمار مسلمان مردوں اور خواتین کو اس کتاب سے نفع عطاء فرما اور انہیں اپنے پاک نام لے لے کر مانگنے، رونے اور گڑگڑانے کی توفیق عطاء فرما۔ یا اللہ! ہم سب کو دعا مانگنے اور اپنا نام لینے کا سلیقہ سکھا اور ہم سب پر خصوصی مہربانی فرما۔

یا اللہ! اس کتاب سے تحریک جہاد اور مجاہدین کو خوب فائدہ عطاء فرما اور پوری دنیا میں مجاہدین کی خصوصی نصرت فرما...... یا اللہ! جو مسلمان تیرے راستے میں قید و بند کی صعوبتیں اٹھا رہے ہیں ان تک یہ کتاب اپنی رحمت سے پہنچا۔ انہیں اس کتاب سے خوب نفع عطاء فرما اور اس کتاب میں مرقوم دعاؤں کی برکات انہیں نصیب فرما کر باعزت و عافیت رہائی عطا فرما...... یا اللہ! اس کتاب کو حکمرانوں کی ہدایت اور ان کے دلوں کی زندگی کا ذریعہ بنا...... اور انہیں اسلام اور مسلمانوں کا خیر خواہ خادم بنا...... یا اللہ! مجھ نا اہل کو تفسیر آیات الجہاد مکمل کرنے کی توفیق عطا فرما اور مجھے اپنے پیارے اسماء الحسنٰی کی خصوصی برکات عطاء فرما...... عالم ناسوت میں بھی...... عالم برزخ میں بھی...... عالم حشر میں بھی اور عالم معاد میں بھی...... یارب العالمین...... یا اللہ! مجھ پر اور پوری امت مسلمہ پر لطف و کرم کا معاملہ فرما...... آمین یا ربی......

یا لطیف...... یا لطیف...... یا لطیف

وَصَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا

فقط

محمد مسعود ازہر

۱۱رذوالقعدہ ۱۴۲۴ھ بمطابق ۴رجنوری ۲۰۰۴ء

یوم الاحد

بسم اللہ الرحمن الرحیم
رأس الحکمۃ مخافۃ اللہ
حدیث شریف
بہترین حکمت اور دانائی یہ ہے کہ انسان کے دل میں اللہ کا خوف ہر وقت موجود رہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قال اللہ تعالیٰ:

قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ لَئِنْ اَنْجٰنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝ قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ (الانعام۔۶۳۔۶۴)

ترجمہ: کہو بھلا تم کو جنگلوں اور دریاؤں کے اندھیروں سے کون مخلصی دیتا ہے (جب) کہ تم اسے عاجزی اور نیاز پنہانی سے پکارتے ہو (اور کہتے ہو) اگر اللہ ہم کو اس (تنگی) سے نجات بخشے تو اس کے بہت شکر گزار ہوں۔ کہو کہ اللہ ہی تم کو اس (تنگی) سے اور ہر سختی سے نجات بخشا ہے پھر (تم) اس کے ساتھ شرک کرتے ہو۔

پہلا باب

حلِ مشکلات اور قضائے حاجات کے مؤثر مجرب اور خاص اعمال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
واللہ بما تعملون خبیر
اللہ تعالیٰ خبر رکھنے والا ہے جو کچھ تم عمل کرتے ہو: القرآن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حل مشکلات اور قضائے حاجات کے موثر مجرب اور خاص اعمال

یَا لَطِیفُ کا مجرب عمل

عشاء کی نماز کی بعد دو رکعت نماز صلوٰۃ الحاجۃ پڑھیں نماز کے بعد گیارہ بار سورہ الم نشرح پڑھیں پھر گیارہ بار درود شریف پڑھ کر سولہ ہزار چھ سو اکتالیس (۱۶۶۴۱) مرتبہ یالطیف پڑھیں اور آخر میں گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر اپنے مقصد کیلئے دعا مانگیں۔

بہت عجیب اور سریع التاثیر عمل ہے۔

عمل کا طریقہ یہ ہے کہ ایک سو انتیس (۱۲۹) دانے والی تسبیح لے کر قبلہ رخ بیٹھ جائیں ایک تسبیح پڑھ کر ان چاروں آیات کو پڑھیں یا ان میں سے کسی ایک کو پڑھیں۔

آیت نمبر ۱: لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ. (الانعام ۱۰۳)

آیت نمبر ۲: اَللّٰهُ لَطِيفٌ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ (الشوریٰ ۱۹)

آیت نمبر ۳: اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ. (الملک ۱۴)

آیت نمبر ۴: فَلَمَّا دَخَلُوا عَلٰى يُوسُفَ اٰوٰٓى اِلَيْهِ اَبَوَيْهِ وَقَالَ ادْخُلُوا مِصْرَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِينَ وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوا لَهٗ سُجَّدًا وَقَالَ يٰٓاَبَتِ هٰذَا تَاْوِيلُ رُءْيَايَ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي حَقًّا

وَقَدْ اَحْسَنَ بِیْٓ اِذْ اَخْرَجَنِیْ مِنَ السِّجْنِ وَجَآءَ بِکُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّیْطٰنُ بَیْنِیْ وَبَیْنَ اِخْوَتِیْ ؕ اِنَّ رَبِّیْ لَطِیْفٌ لِّمَا یَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ ○ (یوسف۔۹۹۔۱۰۰)

آیت پڑھنے کے بعد پھر ایک تسبیح (۱۲۹ دانوں والی پڑھیں) اور ہر تسبیح کے بعد چاروں آیات یا ان میں سے کوئی ایک دو آیات پڑھیں۔ یہ عمل ایک سوانتیس (۱۲۹) بار دہرائیں اس طرح کل عدد (۱۶۶۴۱) پورا ہو جائے گا...... یعنی ایک سوانتیس دانوں والی تسبیح ایک سوانتیس بار پڑھیں۔

درمیان میں جو آیات پڑھی جاتی ہیں ان کا راز یہ ہے کہ اگر کسی کو دشمنوں کی طرف سے تکلیف اور پریشانی ہو تو وہ ہر تسبیح کے بعد آیت نمبر۱: لَا تُدْرِکُهُ الْاَبْصَارُ...... الخ پڑھے۔ جو روزی کی تنگی اور مشکل کا شکار ہو وہ آیت نمبر۲: اَللّٰهُ لَطِیْفٌ بِعِبَادِهٖ ...... الخ پڑھے۔ جو کسی مرتبے، مقام، عہدے یا درجے کا طلب گار ہو وہ آیت نمبر۳: اَلَا یَعْلَمُ ...... الخ پڑھے اور جو قید و بند کی مصیبت میں مبتلا ہو وہ آیت نمبر۴: فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰی یُوْسُفَ ...... الخ پڑھے اور جسے چاروں طرح کی مشکلات درپیش ہوں وہ چاروں آیات پڑھ لے۔ اسی طرح دو یا تین آیات بھی حسب ضرورت پڑھ سکتے ہیں۔

اس عمل کیلئے عشاء کے بعد کا وقت بہترین ہے۔ وضو اچھی طرح آداب و اہتمام سے کریں، عمل توجہ اور محبت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضاء کیلئے ذکر اللہ کی نیت سے کریں اور تواضع اختیار کریں۔ یاد رکھیں یا لطیف کا اکسیر عمل اسے بہت فائدہ دیتا ہے جو تواضع اختیار کرنے والا ہو۔ ہو سکے تو زندگی میں ایک بار یہ عمل ضرور کر لیں۔ تب زندگی کا رخ آسانیوں اور رحمتوں کی طرف ہو جاتا ہے اور اگر توفیق ملے تو بار بار کریں۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر جتنا کیا جائے اتنا مفید ہے۔ یہ عمل کرنے کے بعد اگر روزانہ ایک سوانتیس بار یا لطیف کو معمول بنا لیں اور آخر میں کوئی آیت بھی پڑھ لیا کریں تو بے حد مفید ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کا مجرّب و سریع الاثر عمل

اوّل آخر سات سات مرتبہ درود شریف...... مصلّٰی پر قبلہ رخ بیٹھ کر ایک ہزار مرتبہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھیں۔ پھر اٹھ کر دو رکعت نماز پڑھ کر اپنی حاجت کیلئے دعا کریں۔ پھر ہزار مرتبہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھیں پھر اٹھ کر دو رکعت نماز پڑھ کر اپنی حاجت کیلئے دعاء کریں۔ یہ عمل بارہ مرتبہ دھرائیں۔ اس طرح کل بارہ ہزار بار بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کی تلاوت ہو جائے گی اور بارہ مرتبہ دو رکعت نماز اور بارہ مرتبہ دعا۔

درود شریف عمل کے شروع اور آخر میں سات سات بار پڑھ لیں اور دعاء میں ہر بار ایک حاجت پیش کریں یا دو یا تین حاجتیں۔ اس سے زیادہ نہیں۔

یہ عمل بے حد موثر اور مفید ہے۔ ناجائز کاموں کیلئے ہرگز نہ کریں اور نہ ہی فضول اور مکروہ کاموں کیلئے۔ (تلقین فرمودہ امام العارفین حضرت مولانا قاری محمد عرفان صاحب زید مجدہم)

سورۂ اخلاص کا مجرّب عمل

باوضو قبلہ رخ بیٹھ کر ایک ہزار ایک مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھیں۔ پہلی مرتبہ پڑھنے سے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ لیں پھر باقی بغیر بسم اللہ کے پڑھیں...... عمل کے اوّل و آخر میں سات سات مرتبہ درود شریف پڑھ لیں۔ آخر میں اپنے مقصد کیلئے دعا کریں۔ بہت طاقتور عمل ہے اور بعض اہل علم نے اسے ''اسم اعظم'' قرار دیا ہے۔

سورہ فاتحہ کا مجرّب عمل

اچھی طرح وضو کر کے خلوت میں دو رکعت صلوٰۃ الحاجۃ پڑھیں۔ پھر کھڑے ہو کر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ پھر اکتالیس بار سورہ فاتحہ (الحمد شریف) اس صورت سے پڑھیں کہ پہلے ہر مرتبہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھیں پھر دوبارہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اس طریقے سے پڑھیں کہ الرحیم کی میم کو الحمد کے لام سے ملا دیں (رَحِیْمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ) اس طریقے سے اکتالیس مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھ کر سجدہ میں چلے جائیں اور اپنی مشکلات کے حل کیلئے دعا کریں۔ ان شاء اللہ ضرور قبول ہوگی۔ اس عمل میں بیاسی بار بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھی جائے گی اور اکتالیس بار سورہ فاتحہ۔ نیز فجر کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان اکتالیس بار سورہ فاتحہ پڑھنا بھی بے حد مفید ہے۔

یَاهَادِیُ کا مجرّب عمل

دو رکعت صلوٰۃ الحاجۃ پڑھیں۔ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد آیت الکرسی اور دوسری میں سورۂ اخلاص (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) پڑھیں۔ سلام پھیر کر ایک سانس میں جتنی بار ممکن ہو یَاهَادِیُ کا ورد کریں۔ سانس ٹوٹنے کے بعد سجدے میں جا کر اپنی حاجت پیش کریں۔ ان شاء اللہ ضرور پوری ہو گی۔ اوّل و آخر سات سات مرتبہ درود شریف۔

کَبْش والا مجرّب عمل (از حضرت شیخ بونی رحمہ اللہ)

جس شخص کو اپنی جان کا خوف ہو یا کسی مصیبت کا ڈر ہو تو ایک موٹا تازہ صحیح سالم کبش یعنی مینڈھا یا دنبہ لے کر کسی غیر آباد جگہ چلا جائے اور اسے جلدی سے قبلہ رخ لٹا کر ذبح کر دے اور اس کے خون وغیرہ کو گڑھا کھود کر چھپا دے اور ذبح کے وقت تکبیر سے پہلے یہ دعاء پڑھے:

اَللّٰهُمَّ هٰذَا لَكَ وَمِنْكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ فِدَآئِيْ فَتَقَبَّلْهُ مِنِّيْ.

ذبح کے بعد اس کے ساٹھ (۶۰) ٹکڑے کرے، کھال ایک ٹکڑا، سر ایک ٹکڑا۔ الغرض اس طرح ساٹھ حصے کر کے فقراء و مساکین میں تقسیم کر دے۔ خود اور اپنے عیال کو نہ کھلائے۔ یہ اس کیلئے فدیہ ہو جائے گا اور جس تکلیف اور مصیبت کا اسے اندیشہ ہو گا اس سے ان شاء اللہ محفوظ رہے گا۔ علامہ دمیریؒ فرماتے ہیں یہ مجرب و معمول بہ ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر احسان و انعام فرمانے والا ہے۔ (حیوۃ الحیوان ج ا ص ۹۴ فی ذکر الکبش روایۃ عن الشیخ بونیؒ)

اور اگر اس سے کم درجے کی مصیبت و تکلیف کا خطرہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو پیٹ بھر کر بہترین قسم کا کھانا کھلائے۔ اور یہ دعاء پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَكْفِي الْاَمْرَ الَّذِيْ اَخَافُهٗ بِهِمْ هٰؤُلَآءِ وَاَسْئَلُكَ بِاَنْفُسِهِمْ وَاَرْوَاحِهِمْ وَعَزَائِمِهِمْ اَنْ تُخَلِّصَنِيْ مِمَّا اَخَافُ وَاَحْذَرُ

ان شاء اللہ وہ مصیبت دور ہو جائے گی۔ (حوالہ مذکورہ بالا)

جب ظاہری تدبیر کارگر نہ رہے

جب کوئی ظاہری تدبیر کارگر نہ ہوتو نماز تہجد کے بعد ایک سو ایک بار یہ آیت شریفہ خشوع و خضوع کے ساتھ پڑھے:

اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ (سورہ حج آیت نمبر ۴۰)

جب غم سختی سے مسلّط ہو جائے

ایک ہی مجلس میں سات بار سورۂ جن پڑھ کر دعا کریں۔ان شاءاللہ غم دور ہو جائے گا اور مسئلہ حل ہو جائے گا۔ یہ مجرّب ہے۔

غم اور پریشانی دور کرنے کا ایک طاقتور عمل

تیس ہزار مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ پڑھیں۔

اگر ایک ہی دن یا دن رات میں پڑھ لیں تو عجیب وغریب تاثیر دیکھیں گے۔

خوشیوں کا خزانہ

غم اور پریشانی دور کرنے کیلئے سورۂ یٰسین شریف کی تلاوت عجیب مجرّب عمل ہے۔ یہ سورۃ قرآن پاک کا دل ہے۔اگر اسے اپنے دل کی توجہ سے پڑھا جائے تو عجیب اثرات محسوس ہوتے ہیں۔ صبح پڑھنے والا رات تک اور رات کو پڑھنے والا صبح تک غموم وہموم سے محفوظ رہتا ہے۔

غم دور کرنے کی ایک مسنون دعاء

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

یہ دعا مسنون ہے اور حدیث شریف میں اس کے کئی فضائل وارد ہوئے ہیں۔غم اور پریشانی کے وقت اگر توجہ سے اس کا ورد کیا جائے تو عجیب تاثیر محسوس ہوتی ہے اور دل کا بوجھ اتر جاتا ہے۔

اَللّٰہُ الصَّمَدُ کا ورد

مصیبت، غم، پریشانی اور تکلیف کے وقت اَللّٰہُ الصَّمَدُ کا ورد بہت مجرب ہے۔ خوب توجہ کے ساتھ بے تعداد پڑھیں اور ربِّ بے نیاز پر توکل کریں۔

حلِّ مشکلات کیلئے حضرت شیخ بونی رحمہ اللہ کا ایک خاص الخاص عمل

جس کو کوئی حاجت ہو وہ بدھ، جمعرات اور جمعہ کے روزے رکھے۔ جمعہ کے روز غسل کر کے مسجد جائے راہ میں کچھ صدقہ دے پھر نماز سے فارغ ہو کر یہ دعاء پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الْعَظِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ. وَاَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ. اَلَّذِیْ مَلَأَتْ عَظْمَتُہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَنَتْ لَہُ الْوُجُوْہُ وَخَشَعَتْ لَہُ الْاَبْصَارُ وَوَجِلَتِ الْقُلُوْبُ مِنْ خَشْیَتِہٖ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَنْ تُعْطِیَنِیْ مَسْأَلَتِیْ وَتَقْضِیَ حَاجَتِیْ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ.

یہاں اپنی ضرورت کا نام لے جو اسی وقت پوری ہوگی۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ دعا جاہلوں کو نہ سکھاؤ ورنہ وہ ایک دوسرے پر بددعا کریں گے اور قبول ہوگی۔

(شمس المعارف الکبریٰ ص ۲۵۹)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قال اللہ تعالیٰ:

وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُ حَيْثُ اَتٰى (طٰہٰ۔٦٩)

ترجمہ: اور جادوگر جہاں جائے فلاح نہیں پائے گا۔

دوسرا باب

سحر (جادو) کا خاتمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
سورۃ المائدۃ آیت ۴۲
إن الله يحب المقسطين
بے شک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سحر جادو کا خاتمہ

سحر (جادو) کا مجرّب علاج

بیری کے سات پتے جن میں سوراخ نہ ہو لے کر ان میں سے ہر پتے پر تین بار یہ آیت پڑھیں اور ہر بار پڑھ کر دم کریں۔

وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّیٰطِیْنُ...... سے ...... لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ

تک پوری آیت (البقرہ۔۱۰۲)

اس طرح سات پتوں پر کل اکیس بار یہ آیت پڑھی جائے گی۔ ان پتوں کو پاک ہاتھوں سے توڑ کر پانی میں ڈال دیں۔ مریض سات دن تک یہ پانی پیتا رہے...... پانی کم ہونے پر اور پانی ملاتے رہیں۔

یہ پانی گھر اور دکان پر بھی چھڑکیں۔ ان شاء اللہ شفاء ہوگی۔ مجرّب ہے۔

عمل آیۃ الکرسی

مرشدی وسیدی حضرۃ مولانا مفتی ولی حسن صاحب نور اللہ مرقدہ۔ جادو کے علاج کیلئے عمل آیۃ الکرسی تلقین فرمایا کرتے تھے۔ عمل آیۃ الکرسی یہ ہے:

درود شریف تین بار، سورہ فاتحہ تین بار، آیۃ الکرسی تین بار، سورہ اخلاص تین بار، سورہ فلق تین بار، سورہ والناس تین بار، تین بار درود شریف۔

فجر، ظہر اور عشاء کے بعد پڑھ کر اپنے اوپر دم کریں اور ہاتھوں پر دم کر کے پورے جسم پر پھیریں۔ یہ دم مریض پر بھی کیا جا سکتا ہے۔ بعض مشائخ اس میں سورۃ الکافرون کا اضافہ بھی فرماتے ہیں۔

ایک زود اثر علاج

صبح سورج جب قدرے بلند ہو جائے تو سورہ عبس و تولّٰی تین بار پڑھیں۔ پڑھ کر اپنے اوپر یا مریض پر دم کریں اور پانی پر دم کر کے پئیں۔ مسلسل سات دن تک یہ عمل کریں...... جادو کے توڑ کیلئے بے حد مفید ہے۔

جادو کے توڑ کیلئے ایک طاقتور علاج

حضرت اقدس مولانا قاری محمد عرفان صاحب زید مجدہ جادو کے توڑ کے لئے درج ذیل آیات کا وظیفہ تلقین فرماتے ہیں جو بے حد مفید اور مجرب ہیں۔

فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَاكَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ٥ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ ٥ وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ٥ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ٥ رَبِّ مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ٥ (اعراف ۱۱۸ تا ۱۲۲)

فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَاجِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ ٥ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ ٥ (یونس ۸۱_۸۲)

وَاَلْقِ مَافِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَاصَنَعُوْا ؕ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ؕ وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُ حَيْثُ اَتٰى ٥ فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَ مُوْسٰى ٥ (طٰهٰ ۶۹_۷۰)

ان آیات کو صبح شام تین تین بار پڑھ لیا جائے۔ دم کرنا اور پانی پر دم کر کے چھڑکنا بھی مفید ہے۔

ہم نے ایک چھوٹے سے کارڈ پر ان آیات کو لکھ لیا ہے۔ مجاہدین اس کارڈ کو جیب میں رکھتے ہیں اور نماز فجر کے بعد پڑھتے ہیں۔

وہ لوگ جو جادو کے شدید وہم میں مبتلا ہیں وہ اگر ان آیات کا ترجمہ پڑھیں تو انہیں وہم سے ان شاء اللہ افاقہ ہوگا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں جادو عروج پر تھا۔ جب ان

جادوگروں کو اللہ تعالیٰ نے ناکام فرما دیا تو اس زمانے کے جادوگر کس کھاتے میں آتے ہیں؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلے میں جادوگر نہ ٹھہر سکے اور ایمان لے آئے۔

جادو سے بچاؤ کا ایک مسنون ومحبوب عمل

صبح منہ نہار عجوہ کھجور کے سات دانے کھانا جادو کا بہترین علاج ہے۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو صبح عجوہ کے سات دانے کھائے گا اسے اُس دن جادو اور زہر نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ (کمافی روایۃ البخاری)

پس پورے یقین کے ساتھ اس نبوی علاج پر عمل کرنا چاہئے۔ عجوہ کھجور مدینہ منورہ میں ملتی ہے، حجاج کرام وہاں سے لے آتے ہیں۔ جزیرۂ عرب جانے والوں سے غیر ملکی مصنوعات کی فرمائش کرنے کی بجائے اس طرح کی متبرک اشیاء منگوانی چاہئیں۔

جادو واپس لوٹ جائے

سورۂ توبہ کی آخری دو آیات جادو کے علاج میں اکسیر ہیں۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَؤُفٌ رَّحِيْمٌo فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِo

(سورہ توبہ ۱۲۸۔۱۲۹)

عصر یا مغرب کے بعد توجہ اور محبت کے ساتھ سات بار پڑھ لیں۔

ان آیات کو پابندی سے پڑھنے کے اور بھی بہت سارے دینی، روحانی اور دنیوی فوائد ہیں۔

جادو کا حرف آخر علاج

قرآن پاک کی وہ آیات جنہیں علماء کرام ''منزل'' کا نام دیتے ہیں جادو اور آسیب کے علاج میں حرف آخر ہیں...... ان آیات کو پڑھنا، دم کرنا، تعویذ بنا کر باندھنا سب ہی کے بے شمار فوائد ہیں۔ نیز ان آیات کو پڑھنے سے اور بھی بہت سارے فائدے حاصل ہوتے ہیں اور دینی و

دنیوی مشکلات سے نجات ملتی ہے۔

ہمارے ہاں جامع مسجد عثمانؓ و علیؓ بہاولپور میں فجر کے بعد سورۂ یٰسین کے علاوہ ''منزل'' کی تلاوت بھی معمول ہے...... وہ آیات درج ذیل ہیں......

منزل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٢ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝٣ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝٤ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝٥ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝٦ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۵ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝٧

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

الٓمّٓ ۚ﴿۱﴾ ذٰلِكَ الۡكِتٰبُ لَا رَيۡبَ ۖ ۛ فِيۡهِ ۛ هُدًى لِّلۡمُتَّقِيۡنَ ۙ﴿۲﴾ الَّذِيۡنَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡغَيۡبِ وَيُقِيۡمُوۡنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ يُنۡفِقُوۡنَ ۙ﴿۳﴾ وَالَّذِيۡنَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِمَآ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ وَمَآ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِكَ ۚ وَبِالۡاٰخِرَةِ هُمۡ يُوۡقِنُوۡنَ ؕ﴿۴﴾ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنۡ رَّبِّهِمۡ ۖ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴿۵﴾ (البقرۃ ۱ تا ۵)

وَاِلٰهُكُمۡ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحۡمٰنُ الرَّحِيۡمُ ﴿۱۶۳﴾ (البقرۃ ۱۶۳)

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلۡحَىُّ الۡقَيُّوۡمُ ۚ لَا تَاۡخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوۡمٌ ؕ لَهٗ مَا فِى

السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ

یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ یَعْلَمُ مَا

بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا

یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ

وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ

وَلَا یَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ﴿۲۵۵﴾

لَاۤ اِكْرَاهَ فِی الدِّیْنِ ۙۗ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ

مِنَ الْغَیِّ ۚ فَمَنْ یَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ

وَیُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ

الْوُثْقٰی ۗ لَا انْفِصَامَ لَهَا ؕ وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ

عَلِیْمٌ ﴿۲۵۶﴾ اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۙ یُخْرِجُهُمْ

مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ؕ۬ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا

اَوْلِيٰٓـئُهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ

النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ

النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵۷﴾ (البقرۃ ۲۵۵ تا ۲۵۷)

لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ؕ

وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِىْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ

يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ

وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ

قَدِيْرٌ ﴿۲۸۴﴾ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ

رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ

وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ

مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۗ

غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿۲۸۵﴾

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا
مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا
تُؤَاخِذْنَاۤ اِنْ نَّسِيْنَاۤ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا
تَحْمِلْ عَلَيْنَاۤ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا
طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ٙ وَاغْفِرْ لَنَا ٙ
وَارْحَمْنَا ٙ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا
عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾ (البقرۃ ۲۸۴ تا ۲۸۶)

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ
وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۸﴾ ؕ (آل عمران ۱۸)

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي

الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ
مِمَّنْ تَشَآءُ ز وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ
تَشَآءُ ط بِيَدِكَ الْخَيْرُ ط اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ ﴿۲۶﴾ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَ
تُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَتُخْرِجُ
الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ تُخْرِجُ الْمَيِّتَ
مِنَ الْحَيِّ ز وَ تَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ
بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۲۷﴾ (آل عمران ۲۶/۲۷)

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
وَ الْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى
عَلَى الْعَرْشِ قف يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ
يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا لا وَّ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ

وَ النُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا
لَهُ الْخَلْقُ وَ الْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ
رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۵۴﴾ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ
تَضَرُّعًا وَّ خُفْیَةً ؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ
الْمُعْتَدِیْنَ ﴿۵۵﴾ وَ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ
بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَ ادْعُوْهُ خَوْفًا
وَّ طَمَعًا ؕ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ
مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۵۶﴾ (الاعراف ۵۴تا۵۶)

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَیًّا مَّا
تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ۚ وَ لَا تَجْهَرْ
بِصَلَاتِكَ وَ لَا تُخَافِتْ بِهَا وَ ابْتَغِ بَیْنَ
ذٰلِكَ سَبِیْلًا ﴿۱۱۰﴾ وَ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ

لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِى الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ﴿۱۱۱﴾ (الاسراء ۱۱۰/۱۱۱)

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱۵﴾ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ﴿۱۱۶﴾ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۱۸﴾ (المؤمنون ۱۱۵ تا ۱۱۸)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۙ﴿۱﴾ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۙ﴿۲﴾
فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ۙ﴿۳﴾ اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ؕ﴿۴﴾
رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا
وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ؕ﴿۵﴾ اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ
الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ ﹰالْكَوَاكِبِ ۙ﴿۶﴾ وَحِفْظًا
مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ۚ﴿۷﴾ لَا يَسَّمَّعُوْنَ
اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ
كُلِّ جَانِبٍ ۖ﴿۸﴾ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ
وَّاصِبٌ ۙ﴿۹﴾ اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ
فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ﴿۱۰﴾ فَاسْتَفْتِهِمْ
اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ؕ اِنَّا
خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ﴿۱۱﴾ (الصّٰفّٰت ۱تا۱۱)

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ
اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا
بِسُلْطٰنٍ ۚ﴿۳۳﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۴﴾
يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ وَّ
نُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ۚ﴿۳۵﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۶﴾ فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ
فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ۚ﴿۳۷﴾ فَبِاَيِّ
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۸﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْئَلُ
عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ۚ﴿۳۹﴾ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۰﴾ (الرحمٰن ۳۳ تا ۴۰)

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ

عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ ؕ وَ تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ﴿۲۲﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴿۲۳﴾ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ؕ یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۲۴﴾

(الحشر ۲۱ تا ۲۴)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قُلۡ اُوۡحِیَ اِلَیَّ اَنَّہُ اسۡتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الۡجِنِّ فَقَالُوۡۤا اِنَّا سَمِعۡنَا قُرۡاٰنًا عَجَبًا ۙ﴿۱﴾ یَّہۡدِیۡۤ اِلَی الرُّشۡدِ فَاٰمَنَّا بِہٖ ؕ وَ لَنۡ نُّشۡرِکَ بِرَبِّنَاۤ اَحَدًا ۙ﴿۲﴾ وَّ اَنَّہٗ تَعٰلٰی جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَۃً وَّ لَا وَلَدًا ۙ﴿۳﴾ وَّ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوۡلُ سَفِیۡہُنَا عَلَی اللّٰہِ شَطَطًا ۙ﴿۴﴾

(الجن ۱ تا ۴)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قُلۡ یٰۤاَیُّہَا الۡکٰفِرُوۡنَ ۙ﴿۱﴾ لَاۤ اَعۡبُدُ مَا تَعۡبُدُوۡنَ ۙ﴿۲﴾ وَ لَاۤ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ ۚ﴿۳﴾ وَ لَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدۡتُّمۡ ۙ﴿۴﴾ وَ لَاۤ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ ؕ﴿۵﴾ لَکُمۡ دِیۡنُکُمۡ وَلِیَ دِیۡنِ ٪﴿۶﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ ﴿۲﴾ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ ﴿۳﴾ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۧ ﴿۴﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ ﴿۱﴾ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ ﴿۲﴾ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ ﴿۳﴾ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۙ ﴿۴﴾ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۧ ﴿۵﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ ﴿۱﴾ مَلِكِ النَّاسِ ۙ ﴿۲﴾ اِلٰهِ النَّاسِ ۙ ﴿۳﴾ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۙ ﴿۴﴾ الَّذِیْ يُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ ﴿۵﴾ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۧ ﴿۶﴾

جادو کا حتمی علاج

قرآن پاک کی آخری دو سورتیں جنہیں معوذتین کہا جاتا ہے سحر کے علاج میں مغز کی حیثیت رکھتی ہیں۔یعنی سورۂ فلق اور سورۂ والناس۔

انہیں گیارہ گیارہ مرتبہ صبح شام پڑھنا چاہئے اور بچوں پر پڑھ کر دم کرنا چاہئے۔ یہ بے نظیر و بے مثال عمل ہے۔انہیں آیات کے پڑھنے سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سحر سے شفاء ملی۔بس ادھر ادھر سر مارنے کے بجائے پوری توجہ، محبت اور یقین سے انہیں پڑھا جائے اور پھر اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسہ رکھا جائے۔

جادو کا مستقل علاج

قرآن پاک کی کثرت سے تلاوت جادو کا بہترین اور انمول علاج ہے۔ درجنوں تعویذ پینے، جلانے اور دردر کی ٹھوکریں کھانے کی بجائے کثرت سے قرآن پاک کی تلاوت کی جائے تو ان شاء اللہ جادو سے مکمل نجات مل سکتی ہے۔جادو ایک سفلی عمل ہے جب کہ قرآن پاک ایک علوی عمل ہے۔سفلی کی کیا مجال کہ ملاء اعلیٰ سے اترنے والی حق وحی کے سامنے ٹھہر سکے؟

جادو کا ایک اور مؤثر علاج

مٹی کا نیا کوزہ لے کر اس میں یہ آیت مبارکہ لکھیں اور سات دن تک صبح پاک وصاف ہو کر منہ نہار اس کو چاٹیں۔

وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا (النساء۱۰۰)

جادوئی طلسم توڑنے کا مضبوط عمل

جس طلسم پر ۷۸۶ مرتبہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھ کر دم کیا جائے تو فوراً وہ جادو باطل اور ختم ہو جاتا ہے۔

جادو سے حفاظت اور اس کے علاج کیلئے چند اہم اصول

جادو کے علاج کیلئے درج ذیل امور کا خوب اہتمام کیا جائے۔

پاکی اور طہارت:

وہ لوگ جو ناپاک رہتے ہیں ان پر جادو زیادہ اثر کرتا ہے۔ پس اپنے جسم اور کپڑوں کو پاک صاف رکھیں، بستر کی چادر بھی پاک ہو، زیادہ وقت باوضو رہیں، جنابت کی حاجت ہونے کے بعد جلدی غسل کر لیں، پیشاب سے بہت احتیاط کریں، بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت یہ دعاء پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

بیت الخلاء میں بلاضرورت زیادہ وقت نہ بیٹھیں اور شرمگاہ کے ساتھ نہ کھیلیں۔

شہوت پر قابو:

وہ لوگ جو شہوت میں بے قابو ہو جاتے ہیں ان پر جادو زیادہ اثر کرتا ہے۔ پس اس آگ کو قابو میں رکھیں اور اپنے اوپر مسلط نہ ہونے دیں۔ اس کیلئے ضروری ہے کہ گانا، باجا، موسیقی اور میوزک وغیرہ نہ سنیں، بدنظری سے سخت پرہیز کریں، عورتوں اور بے ریش لڑکوں سے اختلاط نہ رکھیں، ناول، ڈائجسٹ اور رومانی کہانیاں نہ پڑھیں، متناسب غذا استعمال کریں، ورزش کو معمول بنائیں، جنسی دوائیوں کے اشتہارات نہ پڑھیں، ٹی وی فلم وغیرہ نہ دیکھیں، اخبارات و رسائل میں عورتوں کی تصاویر نہ دیکھیں، لسانی اور قلبی ذکر کے ذریعے شہوت کی آگ پر قابو پائیں، شادی یعنی حلال ذریعے کو استعمال کریں اور اپنے دماغ پر گندے خیالات کو مسلط نہ ہونے دیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کا التزام:

اکثر جادو کھانے پینے کی اشیاء پر ہوتا ہے۔ اس لئے ہر چیز کھانے پینے سے پہلے بسم اللہ پڑھ لیا کریں۔ یوں اس کے مضر اثرات ان شاء اللہ زائل ہو جائیں گے۔

گندے جانور نہ پالیں:

گھر میں گندے اور ناپاک جانور نہ پالیں اور حلال جانوروں کا بھی ایسا شوق نہ رکھیں کہ ان کے ساتھ حد درجہ اختلاط ہو اور ان کے پیشاب وغیرہ سے احتیاط نہ رہے۔ مرغ بازی، بٹیر

بازی اور اس طرح کے دوسرے فضول کاموں سے اجتناب کریں۔ بسا اوقات یہی چیزیں جادو کا ذریعہ بن جاتی ہیں۔

مقدس اوراق کا احترام:

جادو کرنے کا ایک معروف طریقہ یہ ہے کہ (نعوذ باللہ) مقدس ناموں اور مقدس اوراق پر گندگی ڈالی جاتی ہے۔ بس جن لوگوں کے گھروں میں قرآنی آیات اور مقدس اوراق کی توہین ہوتی ہے اور ان اوراق پر گندگی، جوتے اور پیشاب گرایا جاتا ہے وہ گھر اور افراد خود بخود جادو کی لپیٹ میں آجاتے ہیں۔

بے کاری سے اجتناب:

جو لوگ اکثر فارغ رہتے ہیں ان کے دماغ شیطان کے گھونسلے بن جاتے ہیں۔ اس لئے خود کو مصروف رکھیں اور اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے وقت کو دین کے کاموں میں کھپائیں۔ یہ بھی جادو کے علاج میں مفید نکتہ ہے۔

وہم سے پرہیز:

آج کل جس کسی کو بھی بتا دیا جائے کہ آپ پر جادو ہے تو وہ فوراً یقین کر لیتا ہے اور سوچ سوچ کر پاگل ہوتا رہتا ہے۔ اس کے برعکس قرآنی آیات پر یقین نہیں کیا جاتا۔ حالانکہ سوچنے کی بات یہ ہے کہ اگر جادو اثر کر سکتا ہے تو قرآنی آیات کا اثر کتنا زیادہ ہوگا؟ جادو انسانوں کا کلام اور شیاطین کی شرارت ہے۔ جبکہ قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ پس ایک مسلمان پر لازم ہے کہ وہ قرآن پاک کی آیات پڑھ کر مکمل یقین کر لے کہ جادو ٹوٹ چکا ہے۔ اسی یقین میں دین و دنیا کی فلاح ہے۔

پیشہ ور عاملوں سے حفاظت:

اگر آپ جادو کا علاج چاہتے ہیں اور دین و دنیا کی کامیابی کے متلاشی ہیں تو اللہ کیلئے اللہ کیلئے بدعمل پیشہ ور عاملوں سے اپنی حفاظت کریں۔ جادو ممکن ہے آپ کا زیادہ کچھ نہ بگاڑ سکے مگر یہ نام نہاد روحانیت فروش آپ کو کہیں کا نہیں رہنے دیں گے۔ قرآن پاک باعمل لوگوں کی زبانوں سے اثر کرتا ہے جس طرح گولی بندوق کے چیمبر سے چلتی ہے۔ یہ دنیا کی خاطر سارا دن لوگوں کی راہ تکنے والے لوگ خود قرآن پاک کی ہدایت سے دور ہیں۔ یہ آپ کا کیا علاج کریں گے یہ تو خود علاج کے محتاج ہیں۔

تقدیر پر کامل یقین:

ضروری نہیں کہ ہر بیماری کا علاج ہو جائے اور یہ بھی ضروری نہیں کہ ہر مشکل ٹل جائے۔ یہ دنیا امتحان کی جگہ ہے یہاں انسان صرف اپنے ذاتی مسائل حل کرانے نہیں آیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاتون کو اس بات پر جنت کی بشارت دی کہ انہوں نے اپنی بیماری کو برضا ورغبت اللہ تعالیٰ کا حکم سمجھ کر قبول کر لیا تھا۔ صحابہ کرام اس خاتون کو جنتی عورت کہا کرتے تھے۔ اپنے ہر مسئلے کو ہر حال میں حل کرانے کی فکر انسان کو بعض اوقات کفر و شرک میں مبتلا کر دیتی ہے۔ دنیا میں کون ہے جس پر تکلیف یا بیماری نہیں آتی؟ یا کون ہے جس کی ہر خواہش اس کی مرضی کے مطابق پوری ہو رہی ہو؟ خواہش اور مرضی کی جگہ دنیا نہیں جنت ہے۔ اس لئے اپنی قسمت معلوم کرنے کیلئے اور اپنی بگڑی سنوارنے کیلئے ہر در پر جھکنا اور جائز و ناجائز عمل کر گزرنا مسلمان کا نہیں مشرک کا شیوہ ہے۔ اللہ تعالیٰ پر کامل یقین رکھیئے اور اسکی تقدیر کو خوشی سے قبول کیجئے۔ وہ مالک ہے اس کی مرضی ہمیں جس حال میں رکھے۔ ہاں! ہم کمزور ہیں اور صحت و عافیت کے طلبگار ہیں، اس کیلئے ہمیں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا چاہئے اور صرف ان طریقوں کو اختیار کرنا چاہئے جو شریعت میں جائز ہیں۔ تب اللہ تعالیٰ ہماری مشکل دور فرما دے گا اور اگر چاہے گا تو ہمیں اسی حال میں سکون اور اطمینان عطا فرما دے گا۔ موت کا وقت مقرر اور اٹل ہے، بیماری اور صحت سب قسمت میں لکھی جا چکی ہیں۔ اصل کامیابی آخرت کی کامیابی ہے اور اصل مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔ جادو، بیماری اور مشکلات سے حفاظت کیلئے کفر و شرک میں مبتلا ہونا ایسا ہی ہے کہ کوئی انسان مچھر سے بچنے کے لئے اژدھے کے منہ میں جا بیٹھے۔ آج ہر طرف کفر و شرک کی دکانیں سجی ہوئی ہیں، مشکلات حل کرنے اور قسمت بتانے کے دعوے ہیں۔ یا اللہ! ہم سب مسلمانوں کی حفاظت فرما اور ہمیں ایمان والی زندگی اور ایمان والا خاتمہ نصیب فرما۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

حرام غذا سے اجتناب:

حدیث شریف میں آتا ہے کہ جو گوشت حرام غذا سے بنتا ہے وہ آگ کا مستحق ہوتا ہے۔ جادو بھی آگ کا اثر ہے۔ پس جو لوگ حرام مال کھاتے ہیں وہ ایسے انگارے کھاتے ہیں جو دنیا و آخرت میں تکلیف و پریشانی کا باعث بنتے ہیں۔ پس حلال کمائی اور حلال غذا کا التزام کیا جائے ان شاء اللہ جادو وغیرہ سے حفاظت رہے گی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قال اللہ تعالیٰ:

وَاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا
(جن۔۱۱)

ترجمہ: (جنات نے کہا) اور یہ کہ ہم میں کوئی نیک ہیں اور کوئی اور طرح کے،
ہمارے کئی طرح کے مذہب ہیں۔

آسیب سے چھٹکارا

آسیب سے نجات کے دس مفید و مجرب نسخے اور ایک مؤثر تعویذ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
إنما المؤمنون إخوة
فأصلحوا بين أخويكم
(سورۃ الحجرات: ۱۰)
ترجمہ:
بے شک مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں
سو اپنے دو بھائیوں کے درمیان صلح کرا دیا کرو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آسیب سے چھٹکارا

آسیب کا علاج

یاد رہے کہ آسیب کے مسلط ہونے کی کئی صورتیں ہیں اور ہر صورت کا علاج الگ ہے۔ ہم ذیل میں چند صورتیں اور ان کا علاج لکھ رہے ہیں۔

علاج نمبر ۱

جادوگر کالے اور سفلی عمل کے ذریعے کسی شخص پر آسیب مسلط کر دیتے ہیں اس کا علاج تو جادو کے علاج سے ممکن ہے۔ چنانچہ آسیب کی فکر کرنے کی بجائے جادو کی فکر کی جائے اور اسے توڑا جائے، تب آسیب خود ٹل جاتا ہے۔ جادو کے متعدد علاج دوسرے باب میں ذکر کیے جا چکے ہیں۔

علاج نمبر ۲

مؤنث جن کسی مرد پر یا مذکر جن کسی عورت پر عشق کے نام سے مسلط ہو جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو بار بار احتلام ہوتا ہے، جسم کا رنگ پیلا اور ناخن سفید ہو جاتے ہیں، طبیعت پر بے چینی مسلط رہتی ہے اور معدہ خراب ہو جاتا ہے۔ اس کا بے حد مؤثر علاج درج ذیل تعویذ ہے:
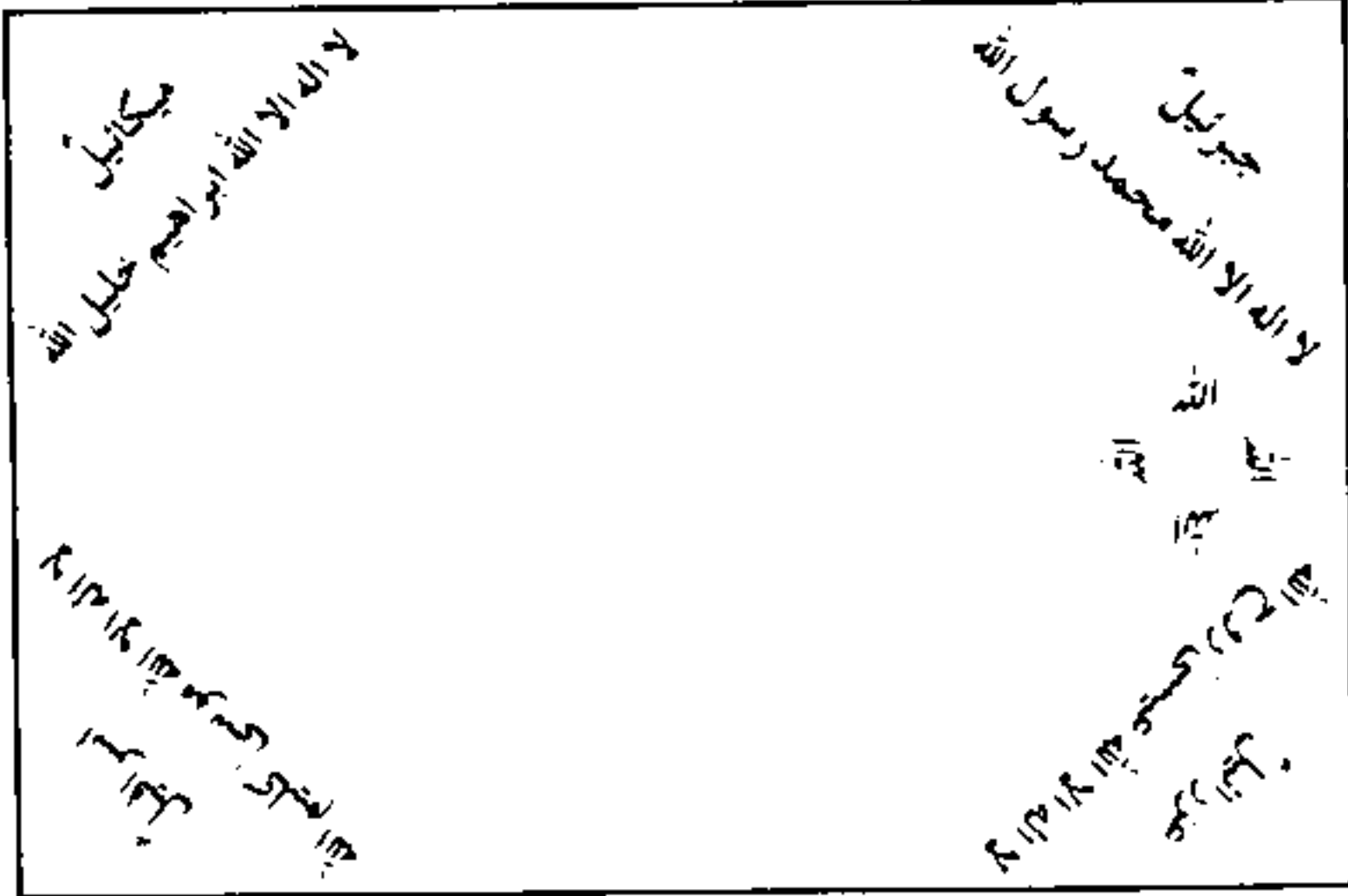
وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقه سیدنا محمد و آله واصحابه اجمعین

یہ تعویذ باوضو قبلہ رخ پاک جگہ پر بیٹھ کر، بے لکیر سفید کاغذ پر لکھیں، پھر اسے تہہ کر کے موم بتی سے موم پگھلا کر اسے اچھی طرح بند کر دیں پھر موم جامہ کر کے مریض کو اکیس دن تک پہنائیں۔ تعویذ کو بند کرنے میں یہ احتیاط رکھیں کہ بند کرنے سے پہلے کسی بے وضو کا ہاتھ اسے نہ لگے اور کوئی سوراخ بھی نہ رہ جائے۔ اکیس دن تک مریض اسے کسی حالت میں نہ اتارے۔ اگر بے چینی میں قدرے اضافہ ہو تو اسے برداشت کرے۔

جو لوگ تعویذ باندھنا پسند نہیں کرتے (اور ایسے لوگ اچھا کرتے ہیں) انہیں یہ تعویذ گیارہ دن تک پلانا بھی مفید ہے۔

علاج نمبر ۳

عام آسیب کیلئے درج ذیل دعاء کاغذ پر لکھ کر سات دن تک پلانا یا تعویذ بنا کر باندھنا مفید ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ خَيْرِ الْاَسْمَآءِ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْاَرْضِ وَرَبِّ السَّمَآءِ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِىْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَىْءٌ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِى السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○

آخر میں درود شریف لکھ دیا جائے۔

علاج نمبر ④

جس شخص پر آسیب ہو اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت دی جائے یہ عمل مفید اور مجرب ہے۔

علاج نمبر ⑤

بعض لوگوں پر کوئی جن کسی دشمنی کی وجہ سے مسلط ہو جاتا ہے اور انہیں خوب ستاتا ہے اور ان کے قتل کے درپئے ہوتا ہے۔ ایسے آسیب کا علاج قدرے مشکل ہوتا ہے مگر ناممکن نہیں۔ آسیب کو حاضر کرنے کیلئے مریض کے بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی پکڑ کر ''منزل'' پڑھیں...... آسیب حاضر ہو جائے گا۔ تب اس کے کان میں اذان دیں اور کوئی کاغذ جلا کر ناک میں دھواں دیں۔ اگر جانے سے انکار کرے تو درج ذیل دو طریقوں میں سے ایک اختیار کریں:

(الف) انار کے درخت کی سات ٹہنیاں لیکر ہر ٹہنی پر سات بار سورۂ فیل (الم ترکیف) پڑھیں اور دم کریں پھر ان ساتوں کی ایک لکڑی بنا کر اس سے مناسب پٹائی کریں۔

(ب) سات دانے کالی مرچ (ثابت) کے لیکر ہر دانے پر سات مرتبہ سورۂ فیل (الم ترکیف) مع بسم اللہ پڑھیں اور دم کریں پھر ان ساتوں مرچوں کو کوٹ کر تھوڑا تھوڑا مریض کی آنکھوں میں ڈالیں۔

علاج نمبر ⑥

پانی پر ''منزل'' پڑھ کر دم کریں اور آسیب زدہ کو پلائیں۔ ان شاء اللہ افاقہ ہوگا۔ اسی طرح ''منزل'' سے دم شدہ پانی آسیب زدہ پر چھڑکنے سے بھی افاقہ ہوتا ہے۔

علاج نمبر ⑦

سرسوں کا تیل لیکر اس پر تین بار منزل پڑھ کر دم کریں۔ مریض رات کو اپنے پورے بدن پر یہ تیل لگائے اور صبح اٹھ کر غسل کر لے۔ تین راتیں یہ عمل کرنے سے آسیب کے برے اثرات بحمد اللہ ٹوٹ جاتے ہیں۔

علاج نمبر ⑧

اِنَّاۤ اَرْسَلْنَاۤ اِلَیْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَیْكُمْ كَمَاۤ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا (مزمل۔۱۵)

اس آیت مبارکہ کو اکتالیس مرتبہ پڑھ کر دم کرنا اور تعویذ بنا کر پہنانا آسیب کا علاج ہے۔

علاج نمبر ۹

اسماء الحسنٰی کے ذریعے آسیب کے بعض انتہائی مفید اور مجرب علاج بندہ کی تالیف ''تحفہ سعادت'' میں مذکور ہیں وہاں ملاحظہ فرمالیں۔ (خصوصاً صفحہ نمبر ۷۱ پر خاص علاج درج ہے)

علاج نمبر ۱۰

جس گھر میں آسیب کا قبضہ ہو یا ویسے ہی شریر جنّات آتے رہتے ہوں اور گھر والوں کو تنگ کرتے ہوں، پتھر گراتے ہوں اور آگ دکھاتے ہوں تو اس کا مفید اور بارہا کا آزمایا ہوا علاج یہ ہے کہ چار عدد کیلیں لے لیں اور ان میں سے ہر کیل پر پچیس مرتبہ

اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًاO وَّاَكِيْدُ كَيْدًاO فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًاO (سورہ طارق۔۱۵تا۱۷)

پڑھ کر دم کریں اور مکان یا متاثرہ کمرے کے چاروں کونوں میں گاڑ دیں..... اللہ تعالیٰ کا خصوصی فضل ہو جائے گا اور قرآنی عمل کی برکت سے مسئلہ حل ہو جائے گا۔ (ان شاء اللہ العزیز)
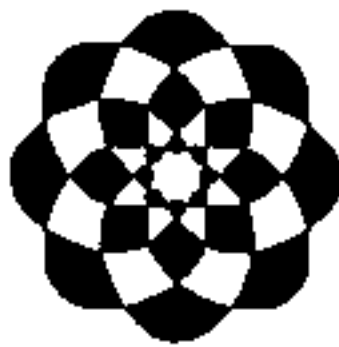
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قال اللہ تعالیٰ:

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ؕ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ (الطلاق: ۲۔۳)

ترجمہ: اور جو کوئی اللہ سے ڈرے گا وہ اس کیلئے (رنج ومحن سے) مخلصی کی صورت پیدا کرے گا۔ اور اس کو ایسی جگہ سے رزق دے گا جہاں سے (وہم و) گمان بھی نہ ہو۔ اور جو اللہ پر بھروسہ رکھے گا تو وہ اس کو کفایت کرے گا۔

چوتھا باب

روزی میں برکت کے مجرب اعمال

بسم اللہ الرحمن الرحیم
اللهم أجرني من النار
اے اللہ!
مجھے جہنم کی آگ سے نجات عطا فرما

بسم اللہ الرحمن الرحیم

روزی میں برکت کے مجرب اعمال

اَلْمُعْطِی ھُوَاللہُ کا سریع الاثر عمل

جو شخص چاہے کہ روزی کی تنگی دور ہو اور رزق خوب فراخی سے نصیب ہو۔ اسے چاہئے کہ پابندی کے ساتھ جمعہ کی نماز فرض کے بعد بحالت تشہد قبلہ رخ بیٹھے بیٹھے ستر بار توجہ کے ساتھ پڑھے:

اَلْمُعْطِی ھُوَاللہُ

اوّل آخر سات سات بار درود شریف۔

اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ والا مسنون و مجرّب عمل

جو شخص جمعہ کے دن ستر بار یہ دعاء پڑھے عجیب تاثیر دیکھے۔ دو جمعہ نہ گزرنے پائیں کہ قرضے کی ادائیگی اور روزی میں برکت کے اثرات ظاہر ہوں۔

اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ

اوّل آخر سات سات بار درود شریف۔

سُبْحَانَ اللہِ وَبِحَمْدِہٖ کا اکسیر عمل

روزانہ پانچ سو مرتبہ سُبْحَانَ اللہِ وَبِحَمْدِہٖ پڑھیں روزی کے دروازے کھل جائیں گے۔

روایات سے ثابت ہے کہ اس کلمہ کی برکت سے اللہ تعالیٰ ساری مخلوق کو روزی عطا فرماتے ہیں۔

سورۂ فلق کا لاجواب عمل

جو شخص کثرت سے سورہ فلق (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ) پڑھے گا۔ اس پر روزی ان شاء اللہ بارش کے قطروں کی طرح برسے گی۔ یقین اور توجہ شرط ہے۔

یا غنی یا مغنی کا مجرّب عمل

فجر کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان گیارہ سو مرتبہ یَا غَنِیُّ یَا مُغْنِیُ پڑھیں..... روزی کا مسئلہ ان شاء اللہ حل ہو جائے گا۔ اوّل آخر طاق عدد میں درود شریف۔

روزی کا اصل الأصل عمل

مغرب کی نماز کے بعد سورۂ واقعہ کا معمول بنائیں اور روزی کے معاملے میں قدرت الٰہی کا مشاہدہ دیکھیں۔

روزی میں فراخی کیلئے مجرّب ترین تر پھلا

تین کام کرلیں اور روزی کے متعلق بے فکر ہو جائیں اور حاسدوں کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگیں۔

(الف) رازق (روزی دینے والا) صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کو مانیں اور دل میں کسی اور کے بارے میں یہ خیال تک نہ آنے دیں کہ میری روزی اس کے ہاتھ میں ہے۔

(ب) دو رکعت پڑھ کر مسجد میں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ سے پکّا عہد کریں کہ کبھی حرام روزی کو اختیار نہیں کریں گے۔

(ج) تھوڑا یا زیادہ جتنا مال اور رزق ملے اس میں سے سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا حصہ نکالیں اور اسے نہایت خوشدلی سے فی سبیل اللہ کاموں میں خرچ کریں۔

روزی میں برکت کا ایک فطری عمل

کھانے پینے کی اشیاء اور روزی کی دیگر چیزوں کو ضائع نہ کریں۔ دستر خوان پر بچے ہوئے ٹکڑے کھالیں اور پلیٹ کو اچھی طرح صاف کریں اور جو رزق ملے اس پر اللہ تعالیٰ کا

شکرادا کریں۔ اس عمل کی برکت سے روزی کے دروازے بحمد اللہ کھل جاتے ہیں اور تنگی دور ہو جاتی ہے۔

اسماء الحسنٰی کے اعمال

اسماء الحسنٰی کے کئی اعمال و وظائف روزی میں برکت کیلئے بے حد مفید ہیں۔ ایسے ہی چوبیس مؤثر اعمال بندہ کی تالیف تحفۂ سعادت میں مذکور ہیں، وہاں ملاحظہ فرمالیں۔

بے گمان رزق اور قبولیت

حضرت شیخ بونی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان آیتوں کا جو شخص ورد رکھے گا اس کو ان کی برکت معلوم ہوگی، اگر لکھ کر اپنے پاس رکھے گا تو وہاں سے رزق ملے گا جہاں سے وہم و گمان بھی نہ ہو اور وہ آیات یہ ہیں۔

وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ (البقرہ۔۳)

كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ؕ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝
(آل عمران۔۳۷)

وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝ (المائدہ۔۱۱۴)

قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ۝ (الانعام۔۱۴)

وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ۝ (اعراف۔۱۳۷)

فَاٰوٰكُمْ وَاَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ○ (انفال-۲۶)

رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْـِٕدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْۤ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ○ (ابراہیم-۳۷)

وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِى الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ○ (اعراف-۱۰)

كُلًّا نُّمِدُّ هٰۤؤُلَاۤءِ وَهٰۤؤُلَاۤءِ مِنْ عَطَاۤءِ رَبِّكَ ؕ وَمَا كَانَ عَطَاۤءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا○ (بنی اسرائیل-۲۰)

وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَاۤئِنُهٗ○ (حجر-۲۱)

اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِى الْاَرْضِ وَاٰتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا○ فَاَتْبَعَ سَبَبًا○ (کہف-۸۴،۸۵)

وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى○ (طہ-۱۳۱)

وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا○ (مریم-۶۲)

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِى الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ○ (الانبیا-۱۰۵)

فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ○ (المؤمنون-۷۲)

لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍo (النور۔۳۸)

قَالَ اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ فَمَا اٰتٰنِۦَ اللّٰهُ خَيْرٌ مِّمَّا اٰتٰكُمْo (نمل۔۳۶)

اَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِo (نمل۔۶۴)

وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِى الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَo (قصص۔۵)

رَبِّ اِنِّىْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَىَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌo (قصص ۲۴)

اَوَلَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰٓى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَىْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا (قصص۔۵۷)

فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ؕ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَo (عنکبوت۔۱۷)

وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ۖ اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُo (عنکبوت۶۰)

اَلَمْ تَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ (لقمان۔۲۰)

كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوْا لَهٗ ؕ (سبا۔۱۵)

مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ وَمَا يُمْسِكْ ۙ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ (فاطر۔۲)

وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَىْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝ (سبا۔۳۹)

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَىْءٍ فِى السَّمٰوٰتِ وَلَا فِى الْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا ۝ (فاطر۔۴۴)

اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ ۝ (ص۔۵۴)

هٰذَا عَطَآؤُنَا فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ (ص۔۳۹)

مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ۝ (النحل۔۹۶)

اَللّٰهُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ۝ (الروم۔۴۰)

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۙ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ؕ (الطلاق۔۲۔۳)

وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ (النور۔۳۸)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قال اللہ تعالیٰ:

وَقَالَ مُوْسٰی اِنِّیْ عُذْتُ بِرَبِّیْ وَرَبِّکُمْ مِّنْ کُلِّ مُتَکَبِّرٍ لَّا یُؤْمِنُ بِیَوْمِ الْحِسَابِ (المؤمن ۲۷)

ترجمہ: موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا کہ میں ہر متکبر سے جو حساب کے دن (یعنی قیامت) پر ایمان نہیں لاتا، اپنے اور تمہارے پروردگار کی پناہ لے چکا ہوں۔

پانچواں باب

دشمنوں اور ظالم حکمرانوں سے حفاظت کے اکسیر اعمال

تیر بہدف اور زود اثر مجرّب اعمال کا عجیب و نادر مجموعہ

بسم الله الرحمن الرحیم
١٤
٢٢

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محبوبی وسیدی حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب ٹونکی...... مفتی اعظم پاکستان......
نوّر اللہ مرقدہ وبرّد اللہ مضجعہ...... دشمنوں سے حفاظت کے لئے درج ذیل چار اعمال تلقین فرماتے تھے...... یہ اعمال بندہ کے مجرّب ہیں:

سورۂ قریش کا عمل

مغرب کی نماز کے بعد اکتالیس مرتبہ سورہ لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ ہر بار بسم اللہ کے ساتھ پڑھیں۔ بہت مقبول، مفید اور موثر عمل ہے۔ اول آخر درود شریف پڑھیں۔

ایک مسنون دعاء

عصر کے بعد ۳۱۳ مرتبہ یہ مسنون دعاء پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ

اول آخر درود شریف پڑھیں۔

ایک آیتِ کریمہ کا عمل

عصر کے بعد پہلے دن ۶۱۳ مرتبہ اور آئندہ جس قدر چاہیں پڑھیں۔

سَیُھْزَمُ الْجَمْعُ وَیُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ (القمر۔۴۵) اوّل وآخر درود شریف

عجیب تاثیر والا عمل

اس آیت مبارکہ کی تلاوت، حفاظت کے سلسلے میں عجیب تاثیر رکھتی ہے:

ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً مِّنْكُمْ وَطَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ؕ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَیْءٍ ؕ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ؕ يُخْفُوْنَ فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ؕ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ؕ قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِیْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۚ وَلِيَبْتَلِیَ اللّٰهُ مَا فِیْ صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِیْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

(آل عمران۔۱۵۴)

اس آیت کے بے شمار فوائد ہیں۔ جن میں سے چند ایک جو صاحب نافع الخلائق نے ذکر فرمائے ہیں، درج ذیل ہیں: (۱) ہر حاجت اور مشکل کے لئے چالیس دن تک روزانہ چالیس بار پڑھیں۔ (۲) دشمن کی ہلاکت کے لئے نو روز تک انتیس بار پڑھیں۔ (۳) حاسدوں کے دفع کرنے کے لئے انتیس روز تک انتیس بار پڑھیں۔ بکرم اللہ تعالیٰ سب دفع ہوں گے۔ (۴) نوکری پانے کے لئے دس دن تک روزانہ دس بار پڑھیں۔ (۵) بیماری اور آدھے سر کے درد کے علاج کے لئے سات دن تک سات بار پڑھیں۔ (۶) جان، مال اور اولاد کی سلامتی کے لئے ہمیشہ روزانہ پانچ بار پڑھیں۔ (۷) دشمنوں کے مقابلے کے لئے اگرچہ سو ہزار دشمن ہوں بصدق دل ہر روز ایک بار پڑھیں۔ بحکم الٰہی سب دشمن مقہور و مطیع و فرمانبردار ہوں گے۔ (۸) واسطے جمیع حاجات و مرادات کے ہر روز تین مرتبہ پڑھیں۔

یَا عَزِیْزُ کا عمل

حضرت مولانا محمد امین صفدر صاحب اوکاڑوی...... مناظر اہلسنت والجماعت نوراللہ مرقدہ ...... دشمنوں سے حفاظت کے لئے یہ عمل ارشاد فرماتے تھے...... فجر اور عشاء کے بعد آنکھیں بند کر کے اپنے اوپر ایک نور کی چادر تصور کریں اور اکتالیس مرتبہ یَا عَزِیْزُ پڑھیں اول آخر تین تین بار درود شریف۔ آخر میں ان الفاظ سے دعا کریں:

"یااللہ! آپ کے علم میں میرے جو دین دنیا کے دشمن ہیں ان کے شر سے میری حفاظت فرما"۔ دعاء کے بعد آنکھیں کھول لیں...... اس عمل سے بہت سارے لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے فائدہ عطاء فرمایا ہے۔

یَا لَطِیْفُ کا عمل

ہر نماز کے بعد ایک سو انتیس مرتبہ یالطیف پڑھیں۔ آخر میں یہ آیت پڑھیں:

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ
وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ (الانعام ۱۰۳)

ایک آزمودہ عمل

دشمنوں سے حفاظت کیلئے درج ذیل دعاء اکسیر ہے اور بارہا کی آزمودہ ہے:

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سُبْحَانَ اللهِ الْقَادِرِ الْقَاهِرِ الْقَوِيِّ الْكَافِيْ اَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ شَرِّ عَدُوٍّ لِّيْ هُوَ اَقْوٰى مِنِّيْ بِرَبٍّ هُوَ اَقْوٰى مِنْهُ اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِئِيْنَ رَبِّ اَنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ.

وہ لوگ جن کے دشمن زیادہ ہیں کم از کم ایک بار صبح شام پڑھ لیا کریں اور زیادہ مشکل کے وقت سو بار پڑھا کریں۔

ظالم وکافر کو مغلوب کرنے کا عمل

جب کسی دشمن ظالم وکافر سے سامنا ہو تو اس کے سامنے یہ دعاء پڑھیں۔ وہ سخت مشکل میں مبتلا ہو جائے گا اور مغلوب ہوگا۔

اَللّٰہُ الْغَالِبُ اَللّٰہُ الْقَاھِرُ مُذِلُّ کُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ قَاھِرُ الْحَقِّ حَیْثُ کَانَ وَبِہِ الْحَوْلُ وَالْقُوَّۃُ اِنْ کَانَتْ اِلَّا صَیْحَۃً وَّاحِدَۃً فَاِذَا ھُمْ خَامِدُوْنَ٥

یہ بہت عجیب التاثیر اور سخت دعاء ہے۔ پڑھتے ہی فوراً اثر کرتی ہے۔ بارہا کی آزمودہ ہے۔ اس بارے میں سخت ہدایت یہ ہے کہ مسلمانوں پر یہ دعاء نہ پڑھیں اور نہ ہی چھوٹے موٹے جھگڑے یا اختلاف میں اسے استعمال کریں۔

سورۃ الفیل والا عمل

روزانہ ایک سو بار سورۃ الفیل مکمل سورۃ پڑھیں۔ دشمن مغلوب ہو جائیں گے، ان شاءاللہ۔

ظالم حکمران کے خطرے سے بچنے کا عمل

ظالم حکمران سے خطرہ ہو تو پورے یقین کے ساتھ درج ذیل دعاء پڑھیں:

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ عَزَّ جَارُکَ وَ جَلَّ ثَنَآءُ کَ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ

اس کے آخر میں ان الفاظ کا اضافہ بھی کر سکتے ہیں:

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ اَللّٰھُمَّ اکْفِنَاھُمْ بِمَا شِئْتَ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ٥

تلوار سے زیادہ تیز عمل

دشمنوں سے حفاظت کے لئے تلوار سے زیادہ تیز عمل درج ذیل ہے۔ مصنف تبرکات لکھتے ہیں: ''اس دعاء کو پڑھنے والا چور، رہزن، آسیبی خلل سے محفوظ رہے گا۔ اعداء (دشمن) مغلوب ہوں گے خود غالب رہے گا۔ کبھی کوئی دشمن اس کو ضرر نہ پہنچا سکے گا بلکہ پڑھنے والے کی طرف سے اعداء کو ضرر و نقصان پہنچتا رہے گا۔ مختصر یہ کہ اس دعا کا پڑھنے والا جمیع آفات ارضی و سماوی سے امن و امان میں رہے گا۔'' (ان شاء اللہ)

''بعد نماز فجر نشستِ نماز کے ساتھ سر برہنہ ہو کر ایک مرتبہ پڑھے اور اپنے بدن پر دم کرے جو مسلمان حفظ جان و مال و عزت کے خواہاں ہوں ان کو لازم ہے کہ اس دعاء کا ورد ضرور رکھیں۔ اس کی برکت سے ان شاء اللہ تعالیٰ حفظ الٰہی کے قلعہ میں محفوظ رہیں گے۔ ناخواندہ مرد تانبے کے تعویذ اور عورت چاندی کے تعویذ میں رکھ کر گلے میں ڈالیں۔''

''دوسرا طریقہ: اس کے پڑھنے کا غایت موثر یہ ہے کہ پانچ پانچ بار اول و آخر درود شریف ایک سو ایک بار سورہ لایلاف قریش مع بسم اللہ شریف پڑھ کر پھر دعاء کو پڑھے'' (انتھیٰ بلفظہٖ)

وہ دعاء درج ذیل ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَمِنَ اللّٰهِ اَصْبَحْتُ بِنُوْرِ وَجْهِ اللّٰهِ الْقَدِيْمِ الْكَامِلِ وَتَحَصَّنْتُ بِحِصْنِ اللّٰهِ الْقَوِيِّ الشَّامِلِ وَرَمَيْتُ مَنْ بَغٰى وَضَلَّ بِسَهْمِ اللّٰهِ وَسَيْفِهِ الْقَاتِلِ اَللّٰهُمَّ يَاغَالِبًا عَلٰى اَمْرِهٖ وَ قَآئِمًا فَوْقَ خَلْقِهٖ وَقَاهِرًا فَوْقَ عِبَادِهٖ وَحَآئِلًا بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ حُلْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ وَبَيْنَ اَعْدَآئِيْ وَبَيْنَ مَالَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ مِنْ عِبَادِكَ كُفَّ عَنِّيْ اَلْسِنَتَهُمْ وَاغْلُلْ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَاجْعَلْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ سَدًّا

وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ۝ اَللّٰهُمَّ اَغْشِ عَنِّیْ اَبْصَارَ النَّاظِرِيْنَ حَتّٰی اَرِدَ الْمَوَارِدَ وَاَغْشِ عَنِّیْ الْاَبْصَارَ حَتّٰی لَا اُبَالِیَ اَبْصَارَهُمْ.

يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ۝ يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِی الْاَبْصَارِ۝ (نور۴۳،۴۴)

كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ. (الکہف۔۴۵)

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ۝ (الحشر۔۲۲)

يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَی الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ ۬ؕ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ۝ (المومن۔۱۸)

عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّآ اَحْضَرَتْ۝ فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ۝ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ۝ وَالَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ۝ وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ۝ (التکویر۔۱۴تا۱۸)

صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّكْرِ۝ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِیْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ۝ (ص۔۱تا۲)

قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ۝ (ق۔۱)

شَاهَتِ الْوُجُوْهُ وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا وَعُمِيَتِ الْاَبْصَارُ وَخُرِّسَتِ الْاَلْسِنُ وَتُبَّتِ الْاَيْدِیُ وَالْاَرْجُلُ مِنْ حَامِلِ كِتَابِیْ هٰذَا وَ ذَلَّتِ الْاَعْنَاقُ لِعَظْمَةِ الْخَلَّاقِ اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِيْنَ خَيْرُهُمْ بَيْنَ اَعْيُنِهِمْ وَشَرُّهُمْ تَحْتَ اَقْدَامِهِمْ وَلَا غَالِبَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ الْقَادِرِ الْمُقْتَدِرِ الْقَوِيِّ الْقَاهِرِ الْكَافِي الْوَكِيْلِ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ.

دشمنوں سے مستور ہونے کا عمل

ان آیات مبارکہ کو پڑھنے والا دشمنوں کی نظر سے مستور رہتا ہے:

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ○ (النحل ـ ۱۰۸)

اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِیْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ○ (الکہف ـ ۵۷)

يٰسٓ ○ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ○ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ○ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ○ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ○ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى

اَکْثَرِھِمْ فَھُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ○ اِنَّا جَعَلْنَا فِیْٓ اَعْنَاقِھِمْ اَغْلٰلاً فَھِیَ اِلَی الْاَذْقَانِ فَھُمْ مُّقْمَحُوْنَ○ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْھِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِھِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰھُمْ فَھُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ○ (یٰسٓین ـ ۱تا۹)

اَفَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰھَهٗ ھَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰی عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰی سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰی بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ (الجاثیۃ ۲۳)

ان آیات کو صبح شام تین تین بار پڑھ لیا جائے یا بوقت ضرورت پڑھا جائے، علامہ قرطبی رحمہ اللہ کے بقول یہ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مجربات میں سے ہے۔

دشمنوں سے مستور ہونے کا ایک اور عمل

علامہ دمیری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

یہ دعاء دشمنوں سے مستور ہونے کے لئے مجرب ہے۔ اسی طرح حکمران، دشمن، درندے اور ڈسنے والی چیزوں سے بھی حفاظت کا ذریعہ ہے۔ طلوع شمس کے وقت یہ دعاء سات بار پڑھنی چاہئے:

اَشْرَقَ نُوْرُ اللّٰهِ وَظَھَرَ كَلَامُ اللّٰهِ وَاَثْبَتَ اَمْرُ اللّٰهِ وَنَفَذَ حُكْمُ اللّٰهِ اِسْتَعَنْتُ بِاللّٰهِ وَتَوَكَّلْتُ عَلَی اللّٰهِ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ تَحَصَّنْتُ بِخَفِیِّ لُطْفِ اللّٰهِ وَبِلَطِیْفِ صُنْعِ اللّٰهِ وَبِجَمِیْلِ سَتْرِ اللّٰهِ وَبِعَظِیْمِ ذِكْرِ اللّٰهِ وَبِقُوَّةِ سُلْطٰنِ اللّٰهِ دَخَلْتُ فِیْ كَنَفِ اللّٰهِ وَاسْتَجَرْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَرِئْتُ مِنْ حَوْلِیْ وَقُوَّتِیْ وَاسْتَعَنْتُ بِحَوْلِ اللّٰهِ وَقُوَّتِهٖ اَللّٰھُمَّ اسْتُرْنِیْ فِیْ نَفْسِیْ وَدِیْنِیْ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ

وَوَلَدِیْ بِسَتْرِكَ الَّذِیْ سَتَرْتَ بِهٖ ذَاتَكَ فَلَا عَیْنٌ تَرَاكَ وَلَا یَدٌ تَصِلُ اِلَیْكَ یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ اِحْجِبْنِیْ عَنِ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ بِقُدْرَتِكَ یَا قَوِیُّ یَامَتِیْنُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا كَثِیْرًا دَآئِمًا اَبَدًا اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (حیوۃ الحیوان ج ۲ ص ۲۰۹)

اس دعاء میں بعض علماء کرام ''وَاسْتَجَرْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ'' کی جگہ ''وَاسْتَجَرْتُ بِرَبِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ'' پڑھتے ہیں اور تلقین کرتے ہیں۔

دشمنوں سے محجوب ہونے کی ایک اور دعاء

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِسِرِّ الذَّاتِ بِذَاتِ السِّرِّ هُوَ اَنْتَ اَنْتَ هُوَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اِحْتَجَبْتُ بِنُوْرِ اللّٰهِ وَبِنُوْرِ عَرْشِ اللّٰهِ وَ بِكُلِّ اِسْمٍ مِّنْ اَسْمَآءِ اللّٰهِ مِنْ عَدُوِّیْ وَعَدُوِّ اللّٰهِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ خَلْقِ اللّٰهِ بِمِائَةِ اَلْفِ اَلْفِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ خَتَمْتُ عَلٰی نَفْسِیْ وَ دِیْنِیْ وَاَهْلِیْ وَمَالِیْ وَوَلَدِیْ وَجَمِیْعِ مَا اَعْطَانِیْ رَبِّیْ بِخَاتَمِ اللّٰهِ الْقُدُّوْسِ الْمَنِیْعِ الَّذِیْ خَتَمَ بِهٖ اَقْطَارَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ٥ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ ٥ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ ٥ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ ٥ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ

دشمنوں سے مستور ہونے کا مختصر عمل

سورہ یٰسین شریف کی اس آیت کا بوقت ضرورت ورد کیا جائے:

وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ اَيْدِيهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ○ (یٰسین ـ ۱ تا ۹)

امام العارفین حضرت مولانا قاری محمد عرفان صاحب رحمہ اللہ کے ۴ مجرب تحفے

دشمنوں سے حفاظت اور جائز مقاصد کی تکمیل کے لئے یہ چار اعمال اکسیر ہیں:

❶ سات بار یہ دعاء پڑھیں:

اَللّٰهُ نَاصِرُنَا، اَللّٰهُ حَافِظُنَا، اَللّٰهُ نَاظِرُنَا، اَللّٰهُ مَعَنَا

اول آخر تین تین بار درود شریف۔

❷ عشاء کی نماز کے بعد چار سو پچاس بار یہ دعاء پڑھیں:

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ

اول آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف۔

❸ بکثرت یہ آیت پڑھیں:

وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ○ (المؤمن ـ ۴۴)

❹ کثرت سے "یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ" کا ورد رکھیں۔

حضرت نے یہ وظائف خاص طور سے مجاہدین کو مشکل حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے تلقین فرمائے، اہل دل جانتے ہیں کہ یہ کس قدر طاقتور اعمال ہیں۔

دشمنوں سے حفاظت کا ایک مفید و آسان وظیفہ

عشاء کی نماز کے بعد اکتالیس بار یہ آیت مبارکہ پڑھیں:

وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ؕ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ○ (طٰہٰ ـ ۱۱۱)

اول آخر سات سات بار درود شریف۔

(تلقین فرمودہ حضرت مولانا قاری اللہ بخش صاحب مدظلہ طاہر والی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قال اللہ تعالیٰ:

وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ۝ (الشعراء:۸۰)

ترجمہ: اور جب میں بیمار پڑتا ہوں تو وہ مجھے شفاء بخشتا ہے۔

چھٹا باب

جسمانی اور رُوحانی بیماریوں کا علاج

ترجمہ:

اور (اے نبی) تجھ سے میرے بندے میرے متعلق دریافت کریں تو بتادو کہ میں ان سے قریب ہی ہوں اور جب مجھے پکارتے ہیں تو پکار سنتا ہوں۔ (القرآن الکریم ۲/۱۸۶)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جسمانی اور روحانی بیماریوں کا علاج

دل کو زندہ رکھنے کا عجیب ونافع نسخہ

ایک مسلمان کو سب سے زیادہ فکر اپنے دل کو زندہ رکھنے کی کرنی چاہئے۔ زندہ دل اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے، اس میں رقت ہوتی ہے، وہ آخرت کے کاموں کو ترجیح دیتا ہے اور جسم کے تمام اعضاء کو اللہ تعالیٰ کی عبادت یعنی اُس کی رضا والے کاموں میں لگائے رکھتا ہے۔ اور اگر خدانخواستہ دل مردہ ہو جائے تو اس پر شیطان کا قبضہ ہو جاتا ہے اور شیطان اپنی زہریلی سونڈ اس میں گھسا کر نافرمانی اور گناہ کے گندے اثرات اس میں ڈال دیتا ہے۔ یہ مردہ دل فانی دنیا کے چکر میں پڑا رہتا ہے اور غیر اللہ سے عشق کی ذلت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ جس کا دل زندہ اُس کی آخرت زندہ، تابندہ اور سدا بہار اور جس کا دل مردہ اس کی آخرت مردہ، ویران اور عذاب زدہ..... دل کی زندگی کا مجرّب نسخہ یہ ہے کہ فجر کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان توجہ کے ساتھ چالیس مرتبہ یہ دعاء پڑھی جائے۔

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ

اوّل آخر درود شریف پڑھیں۔

(تمام اہل محبت سے گزارش ہے کہ اس عمل کو پابندی کے ساتھ کریں۔)

دل کی صحت کا ایک مجرّب نسخہ

ہمارے حضرت مفتی ولی حسن صاحب نور اللہ مرقدہ ارشاد فرماتے تھے کہ ہر نماز کے بعد اپنا دایاں ہاتھ دل کے مقام پر رکھ کر سات بار یہ دعا پڑھیں پھر ہاتھ پر دم کر کے دل کے مقام پر پھیریں۔ یہ دل کے امراض سے حفاظت کا مجرب اور زود اثر طریقہ ہے۔ اس دعا میں پانچ قاف ہیں، ہر قاف دل کے ایک وال کو قوت دیتا ہے پس پانچوں وال جاری اور فعال رہتے

ہیں۔دعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ یَاقَوِیُّ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ قَوِّنِیْ وَقَلْبِیْ.

دل کی کمزوری کا علاج

❶ جس کا دل کمزور ہو چکا ہو وہ فجر کی نماز کے بعد گیارہ مرتبہ اس دعا کا اہتمام کرے:

لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِ وَیُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.

❷ حدیث پاک میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ یٰسین کو قرآن پاک کا دل قرار دیا ہے۔ پس سورہ یٰسین کی تلاوت دل کی مضبوطی کا بہترین علاج ہے کیونکہ دل دل کو نفع دیتا ہے۔ وہ افراد جن کے دل کمزور ہو چکے ہوں وہ چند دن تک ہر نماز کے بعد توجہ سے یٰسین شریف پڑھیں یا کسی ایک وقت میں پانچ مرتبہ پڑھ لیں اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو کم از کم صبح شام ایک ایک مرتبہ پڑھ لیا کریں۔

ایک ضروری گذارش

چونکہ جادو اور آسیب کا زیادہ اثر انسان کے دل و دماغ پر ہوتا ہے اس لئے جادو اور آسیب کے خاتمے اور علاج کے بعد بھی دل اور دماغ پر کمزوری کے اثرات رہتے ہیں اور انسان یہ سمجھتا ہے کہ مجھ پر ابھی تک جادو یا آسیب مسلط ہے۔ اس لئے لازم ہے کہ جادو اور آسیب کے علاج کے بعد دل کی مضبوطی کے روحانی نسخے استعمال کرائے جائیں تاکہ کمزوری ختم ہو جائے اور برے اثرات مکمل طور پر ڈھل جائیں۔ اگر ایسا نہ کیا جائے تو کئی لوگ مستقل نفسیاتی مریض بن جاتے ہیں۔ انہیں ہر وقت موت کا دھڑکا لگا رہتا ہے۔ کبھی کبھار مختلف سائے اور شکلیں نظر آتی ہیں اور طبیعت میں بے چینی، غصہ اور بے کاری پیدا ہو جاتی ہے۔

۳۔ دل کی کمزوری کا تیسرا نافع علاج اُن لوگوں کی صحبت اختیار کرنا ہے جن کے دل زندہ ہوں۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ جب کسی گاڑی کی بیٹری بیٹھ جاتی ہے اور وہ اسٹارٹ نہیں ہو سکتی تو اُس کی تاریں کسی فعال اور مضبوط بیٹری والی گاڑی سے جوڑ کر اُسے اسٹارٹ کر دیتے ہیں......بس اسی طرح زندہ دل والوں کی صحبت میں بیٹھنے سے مردہ اور کمزور دل زندگی کی لمس محسوس کرتے ہیں

اور اگر یہ صحبت ادب، احترام اور اطاعت کے ساتھ ہو تو بہت جلد اس کے اثرات ظاہر ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح قرآن پاک کی تلاوت اور موت کی یاد بھی دل کے زنگ کو دور کرتی ہے اور اگر ان لوگوں کے حالات اور واقعات پڑھے جائیں جن کے دل زندہ تھے اور اب وہ آخرت کی زندگی کے مزے لوٹ رہے ہیں تو اس سے بھی کمزور دلوں کو بہت فائدہ پہنچتا ہے۔

آدھے سر کے درد کا زود اثر علاج

مفتی اعظم پاکستان حضرت اقدس مفتی ولی حسن ٹونکی نوراللہ مرقدہ نے اس تعویذ کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔ الحمدللہ اس سے بہت سارے لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے فائدہ پہنچایا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ط ط ط ط ط ط ط ط ط
ط ط ط ط ط ط ط ط
ط ط ط ط ط ط ط
ط ط ط ط ط ط
ط ط ط ط ط
ط ط ط ط
ط ط ط وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد
ط ط
ط وعلیٰ الہ واصحابہ اجمعین

پہلی سطر میں نو (۹) بار 'ط' پھر ہر سطر میں ایک ایک بار کم کرتے جائیں

مریض کے سر پر باندھیں یا ٹوپی میں رکھیں فوری فائدہ ہوتا ہے۔

یرقان کا عجیب علاج

حضرت اقدس مفتی ولی حسن صاحب نوراللہ مرقدہ نے یہ علاج تلقین فرمایا ہے۔ الحمدللہ کافی لوگوں کو فائدہ ہوا۔

پانی پر تین بار "سورۃ البینہ" پڑھ کر دم کریں اور مریض کو پلائیں۔ تین دن تک روزانہ دم کر کے پلاتے رہیں۔ سخت سے سخت یرقان کا ان شاءاللہ خاتمہ ہو جائے گا۔

پھوڑے پھنسی کا تیر بہدف علاج

شہادت کی انگلی پر لعاب لگائیں پھر تین بار بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَر اور ایک بار اَمْ اَبْرَمُوْٓا اَمْرًا فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ (زخرف ۷۹) پڑھ کر دم کریں اور وہ لعاب پھوڑے پھنسی یا زخم پر لگائیں۔ سبحان اللہ عجیب وغریب تاثیر رکھتا ہے۔ خصوصاً وضو کے فوراً بعد اعضاء کو خشک کرنے سے

پہلے اگر یہ عمل کیا جائے تو اس کی تاثیر بڑھ جاتی ہے۔ عورتوں کیلئے یہی دم تیل پر کر کے دیں یعنی لعاب پر دم کر کے اسے تیل میں شامل کر کے دیں۔

تحدیث بالنعمۃ کے طور پر عرض ہے کہ اس دم کی برکت سے کوڑھ جیسی بیماری کے مریض بھی الحمدللہ ٹھیک ہو گئے۔ وہ افراد جن کی انگلیوں کے پورے گل کر گر رہے تھے اس دم والے تیل لگانے سے بھلے چنگے ہو گئے۔ والحمدللہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات

سر درد کا ایک عجیب علاج

لکڑی کی ایک تختی پر ''ابجد'' لکھیں پھر مریض کو سامنے بٹھا کر چاقو کی نوک ''ابجد'' کے ''الف'' پر رکھ کر دبائیں اور سورہ فاتحہ پڑھ کر مریض پر دم کریں۔ دم کے بعد اُس سے پوچھیں کہ درد ختم ہوا یا نہیں؟ اگر ختم ہو گیا ہو تو بہت بہتر وگرنہ چاقو کی نوک ''ب'' پر دبائیں اور سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کریں اور درد ختم نہ ہونے کی صورت میں ''ج'' اور پھر ''د'' پر چاقو رکھ کر دم کریں۔ ان شاء اللہ ''د'' پر ہر حال میں درد ختم ہو جائے گا۔ بارہا کا آزمودہ اور کامیاب عمل ہے۔

دم کے دوران مریض اپنا دایاں ہاتھ درد کی جگہ پر رکھے تو زیادہ بہتر ہے۔ یہی دم دانت کے درد کیلئے بھی کیا جاتا ہے، جبکہ دانت کے درد کیلئے اسی طرح کا ایک اور عمل بھی ہے۔

سر درد کا ایک مسنون دم

سر یا جسم کے جس حصے میں درد ہو، وہاں اپنا دایاں ہاتھ رکھ کر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر سات بار یہ دعا پڑھیں:

أَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللهِ وَقُدْرَتِهٖ وَسُلْطَانِهٖ وَأُحَاذِرُ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ

اگر اپنے اوپر دم کریں تو آخری لفظ اَجِدُ پڑھیں اگر کسی دوسرے مرد پر دم کریں تو آخری لفظ یَجِدُ پڑھیں اور اگر کسی محرم عورت پر دم کریں تو آخری لفظ تَجِدُ پڑھیں۔

تنبیہ: کسی غیر محرم عورت کو ہاتھ نہ لگائیں!

دانت یا ڈاڑھ کے درد کا مختصر و مؤثر تعویذ

جس کسی کے دانت یا ڈاڑھ میں درد ہو اسے ایک چھوٹے سے کاغذ پر یہ آیت لکھ کر دیں:

لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ (الانعام ۶۷)

اس کاغذ کو لپیٹ کر درد والے دانت کے نیچے رکھ لے، ان شاء اللہ بہت جلد اثر ہوگا۔

راہِ راست پر لانے والا مجرّب عمل

جو بچہ شرارتی ہو یا برائیوں میں مبتلا ہو یا جو نوجوان گمراہی اور گناہوں میں مبتلا ہو، اُس کی پیشانی کے بال پکڑ کر توجہ سے سات مرتبہ یہ آیت شریفہ پڑھیں، ان شاء اللہ عجیب تاثیر دیکھیں گے:

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ۝ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ۝

(المومنون ۱۱۶-۱۱۵)

نظرِ بد کا تیر بہدف علاج

وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ۝ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ (القلم ۔ ۵۱)

پاک پانی لے کر اُس پر یہ آیات سات مرتبہ پڑھیں اور ہر مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔ مریض سے کہیں کہ وہ اس پانی میں سے نو گھونٹ پیئے اور ہر گھونٹ پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے۔ باقی پانی بالٹی یا کسی بڑے برتن میں ڈال کر اس میں اور پانی ملا کر پورے جسم پر بہالے۔ ان شاء اللہ سخت سے سخت نظر دور ہو جائے گی۔

یہ دم جانوروں پر بھی کیا جا سکتا ہے کہ انہیں پانی پر دم کر کے پانی پلایا جائے۔ نیز جس کسی پر نظر لگی ہو اُس پر یہ آیات پڑھ کر دم بھی کیا جا سکتا ہے انسان ہو یا جانور۔ نیز وہ افراد جنہیں اکثر و بیشتر نظر لگ جاتی ہے، انہیں یہ آیات روزانہ سات مرتبہ پڑھنی چاہئیں۔

نظر کا ایک اور علاج

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ حَرَّهَا وَبَرْدَهَا وَوَصَبَهَا

یہ دعا سات بار پڑھ کر دم کریں بے حد نافع ہے۔

نظر کا مسنون علاج

جس کی نظر لگی ہو وہ وضو کر کے استعمال شدہ پانی اس شخص پر چھڑکے جسے نظر لگی ہو۔ ویسے بھی وضو کا پانی چھڑکنے سے نظر کا علاج ہو جاتا ہے۔۔

بیماریوں کے علاج کیلئے ایک عجیب و نافع تحفہ

قرآن پاک کی چھ آیات جن میں شفاء کا تذکرہ ہے۔ دم کرنے، تعویذ بنا کر پلانے، تعویذ بنا کر باندھنے، پانی پر دم کر کے پلانے اور بطور ورد بتانے الغرض ہر طریقے سے ہر بیماری کیلئے نفع مند ہیں...... تعویذ بنانے کی صورت میں پہلے سورۂ فاتحہ اور آخر میں درود شریف بھی لکھ لیا جائے۔

وہ چھ آیات درج ذیل ہیں:

۱۔ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ (التوبہ۔۱۴)

۲۔ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ (یونس۔۵۷)

۳۔ يَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ (النحل۔۶۹)

۴۔ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ (الاسراء۔۸۲)

۵۔ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ (الشعراء۔۸۰)

۶۔ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ (حٰم السجدہ۔۴۴)

ان آیات کے استعمال کے درج ذیل طریقے مفید و مجرب ہیں:

۱۔ مریض خود ان آیات کو پڑھ کر اپنے او پر دم کرے۔

۲۔ کوئی اور پڑھ کر مریض پر دم کرے۔

۳۔ پانی دم کر کے دیں کہ مریض اس پانی کو سات دن تک پیئے۔

۴۔ تعویذ بنا کر دیں کہ اس تعویذ کو پانی میں ڈال کر وہ پانی سات دن تک پیئیں۔ کم ہونے کی صورت میں اور پانی ملاتے رہیں۔

۵۔ سخت ضرورت کے تحت چند دن تک تعویذ بنا کر باندھیں۔

۶۔ بڑے امراض کینسر و شوگر وغیرہ کیلئے چینی کی پلیٹ پر مشک و زعفران سے مع فاتحہ و درود شریف لکھیں۔ مریض علی الصبح یہ پلیٹ دھو کر پی لے یہ عمل اکیس دن تک کریں، ان شاء اللہ عجیب اثرات دیکھیں گے۔

امام شافعی رحمہ اللہ کا مجرّب عمل

امام شافعی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ بنی امیہ کے بعض مکانات میں چاندی کا ایک ڈبہ پایا گیا جس پر سونے کا تالا لگا ہوا تھا اور اس پر لکھا ہوا تھا "ہر بیماری سے شفاء" اس ڈبے میں یہ دعاء لکھی ہوئی تھی:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اُسْكُنْ اَيُّهَا الْوَجْعُ سَكَنْتُكَ بِالَّذِيْ يُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اُسْكُنْ اَيُّهَا الْوَجْعُ سَكَنْتُكَ بِالَّذِيْ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس دعا کے بعد میں کبھی طبیب کا محتاج نہیں ہوا۔

یہ دعاء دردِ سر کیلئے مفید و مجرب ہے۔ (حیوۃ الحیوان ص ۴۰، ج ۱)

دل کی کمزوری اور بدخوابی کا نافع و مؤثر علاج

جس شخص کا دل کمزور ہو گیا ہو اور اسے ڈراؤنے خواب ستاتے ہوں، وہ فجر کی نماز کے بعد گیارہ مرتبہ یہ دعا پڑھے بے حد مفید ہے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيٖ وَ يُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

اگر نیند نہ آئے تو اس کا مجرب ترین علاج

ا۔ دایاں ہاتھ سر پر رکھ کر سات بار آیت کا صرف اتنا حصہ پڑھیں:

فَضَرَبْنَا عَلٰى اٰذَانِهِمْ فِي الْكَهْفِ (کہف۔۱۱)

پھر ہاتھ پر دم کر کے سر پر پھیریں، ان شاء اللہ خوب گہری نیند آئے گی۔

اگر نیند نہ آ رہی ہو تو قرآن پاک کی یہ آیت مبارکہ پڑھیں:

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○ (الاحزاب۔۵۶)

اس کے بعد درود شریف پڑھتے رہیں جس قدر دھیان اور توجہ سے پڑھیں گے اتنی جلد نیند آ جائے گی۔

نیند لانے کا ایک طاقتور نسخہ

بستر پر باوضو دائیں کروٹ قبلہ رخ لیٹ کر سات مرتبہ پڑھیں:

تَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ

ان شاء اللہ خوب نیند آئے گی۔ (از حضرت صندل بابا جی مدظلہ)

نیند سے وقت مقررہ پر بیداری کا خاص عمل

سورہ کہف کی آخری آیات اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا سے بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا تک پڑھیں۔

اوّل آخر سات سات بار درود شریف...... اس کا ایصال ثواب جناب حضرت رسول اکرم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے کریں اور دعا کریں کہ یا اللہ! مجھے اتنے بجے جگا دیجئے۔ ان شاء اللہ اُسی وقت آنکھ کھلے گی۔

شہوت کا علاج

جس شخص کو شہوت زیادہ ستاتی ہو اسے چاہئے کہ یہ چار اسماء الٰہی بکثرت پڑھے، ان شاء اللہ معاملہ قابو میں رہے گا۔

يَا حَلِيمُ يَارَبُّ يَارَؤُوفُ يَامَنَّانُ

خصوصاً اگر روزہ رکھ کر زیادہ مقدار میں پڑھیں تو عجیب وغریب تاثیر دیکھیں گے، ان شاء اللہ۔ ان چاروں اسماء کے اور بھی بہت سارے خواص ہیں۔

شہوت اور بدنظری کا ایک اور مفید علاج

روزانہ خلوت میں توجہ کے ساتھ ایک سو مرتبہ پڑھیں:

يَا حَمِيدُ يَا بَاعِثُ

اوّل آخر تین تین بار درود شریف (یہ عمل پابندی سے کریں)

دانت اور کان کے درد کا مستقل علاج

استاذ مکرم حضرت علامہ مولانا بدیع الزمان صاحب نور اللہ مرقدہ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص چھینک کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ پڑھنے کا معمول بنالے اس کے دانتوں اور کانوں میں کبھی کوئی تکلیف نہیں ہوگی (انشاء اللہ)۔ یہ عمل حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ کا ارشاد فرمایا ہوا ہے۔

گردے کے درد اور پتھری کا آزمودہ علاج

عرق گلاب لیکر اس پر اکتالیس بار یہ آیات پڑھ کر دم کریں:

اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ۝ وَلِسَانًا وَّ شَفَتَيْنِ ۝
وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ۝ (البلد ۸تا۱۰)

پھر سات دن تک ایک چمچ کی مقدار ایک گلاس پانی میں ملا کر مریض کو پلائیں ان شاء اللہ فوری اثر اور عجیب تاثیر دیکھیں گے۔

قوتِ حافظہ کا مجرّب نسخہ

❶ روزانہ ایک سو مرتبہ پڑھیں:

رَبِّ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ

یہ عمل دشمنوں کے شر سے حفاظت کے لئے بھی مفید ہے اور قوت حافظہ کے لئے بھی لاجواب ہے۔

❷ نماز کے بعد دایاں ہاتھ سر پر رکھ کر گیارہ مرتبہ ایک سانس میں یَا قَوِیُّ پڑھیں۔

تقریر و بیان میں بہتری اور کامیابی کا وظیفہ

اگر بیان کرنے والا چاہتا ہے کہ اس کے بیان سے سامعین کو فائدہ ہو اور اس کی زبان پر وہ باتیں جاری ہوں جن کی سامعین کو حاجت و ضرورت ہے تو بیان سے پہلے نہایت توجہ کے ساتھ یہ دعا سات بار پڑھے:

اَللّٰھُمَّ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ

بیان اور وعظ ایک عظیم الشان عبادت ہے۔ پس کوشش کرے کہ باوضو ہو اور عبادت کے باقی آداب بھی ملحوظ رکھے۔

دعاءِ قناعت

اَللّٰھُمَّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَنِیْ

یہ عجیب پُرتاثیر مسنون دعاء ہے۔

دعاء ہدایت و عفّت

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی

یہ دعاء بے راہ روی سے حفاظت کا عجیب نسخہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال اللہ تعالیٰ:

وَقَدْ اَحْسَنَ بِیۤ اِذْ اَخْرَجَنِیْ مِنَ السِّجْنِ (یوسف ۱۰۰)

ترجمہ: اور اس نے مجھ پر بہت سے احسان کیے ہیں کہ مجھ کو جیل خانے سے نکالا۔

ساتواں باب

قید سے رہائی کے مفید و مجرب اعمال

قید کی اقسام اور قید سے رہائی کے ۲۲ مجرب اعمال پر مشتمل ایک قیمتی دستاویز

بسم الله الرحمن الرحيم
وأن ليس للإنسان إلا ما سعى
اور یہ کہ انسان کو وہی ملتا ہے جس کی وہ کوشش
کرتا ہے ۔ (سورۃ النجم آیت ۳۹)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قید سے رہائی کے مفید و مجرب اعمال

پیش لفظ

قید ہونا، گرفتار ہونا اور نظر بند ہونا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ''آزمائش'' ہے۔ خصوصاً اگر کوئی انسان جہاد میں نکل کر اپنے کافر یا منافق دشمنوں کے ہاتھوں قید ہو جائے تو یہ ایک بہت سخت اور کڑی آزمائش اور مشکل امتحان ہے۔ دور حاضر کی نام نہاد ترقی اور بہیمانہ تہذیب نے قید خانوں کو اذیت، ایمان سوزی اور گناہ کے اڈے بنا دیا ہے۔ اس لیے قید کاٹنا مزید مشکل اور خطرناک ہو چکا ہے۔ آج شبرغان سے لیکر گوانتانامو بے تک ان قید خانوں کا ایک جال بچھا پڑا ہے جن میں مجاہدین کے ایمان، جذبات اور جوانیوں کو بھسم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ کشمیر اور انڈیا کے عقوبت خانے اور قید خانے خوفناک حد تک خطرناک ہیں جبکہ اسرائیل کے قید خانوں میں بھی اسلام کے شیروں کو تڑپایا جا رہا ہے۔

کس کس ملک کے عقوبت خانوں کا تذکرہ کیا جائے۔ خود وہ ممالک جو اسلامی کہلاتے ہیں وہاں بھی انتہا پسندی کو کچلنے کے ناپاک نعرے کے نام پر امت محمدیہ (علی صاحبہا الف تحیۃ وسلام) کے بہترین اور پاکباز افراد کے لئے عقوبت خانوں اور جیلوں کے دروازے کھل چکے ہیں۔ سعودی عرب ہو یا پاکستان، مصر ہو یا الجزائر یا دیگر تمام اسلامی ممالک، وہاں اب سب سے بڑا جرم نہ قتل ہے نہ زنا، نہ چوری ہے نہ اغواء، نہ شراب نوشی ہے نہ دیوثی۔ بس ایک ہی بڑا جرم ہے ...... جہاد اور خلافت کا نام لینا، امریکہ اور یورپ کی مخالفت کرنا، کافروں سے یاری نہ کرنے کی بات کرنا اور اسلامی نظام کے نفاذ کی فکر رکھنا۔ یہ جرم کرنے والے ناقابل برداشت ہیں، حکمرانوں کا بس چلے تو ایسے لوگوں کا نام ونشان تک مٹا دیں جن کی وجہ سے انہیں گورے کافروں کے سامنے خفت اٹھانی پڑتی ہے اور ان کے غلامانہ عیش ونشاط میں خلل پڑتا ہے۔ مگر کافروں کے

سامنے گردن جھکانے والے یہ حکمران بزدل ہیں اس لیے وہ عقوبت خانوں اور جیلوں کا سہارا لیتے ہیں...... خیر چھوڑیئے یہ ایک لمبی اور دردناک داستان ہے۔ اس کے علاوہ کئی افراد کسی ظالم کے ظلم کا شکار ہو کر...... بے گناہ قید کر دیئے جاتے ہیں۔ ناپاک انگریز نے ہمارے سروں پر جاگیرداروں اور ظالم افسروں کی صورت میں جو سانپ مسلط کیے ہیں ان کی موجودگی میں ایسا بارہا ہوتا ہے کہ بے گناہ اور مظلوم افراد سالہا سال تک جیلوں میں سڑتے رہتے ہیں اور عجیب وغریب پیچیدہ نظامِ انصاف کی وجہ سے ان کی شنوائی تک نہیں ہوتی۔ اسی طرح بعض افراد اپنے رشتہ داروں اور دوست احباب کے جرائم کی پاداش میں قید بھگتنے پر مجبور ہوتے ہیں اور ملک کے پھرتیلے تفتیش کار انہیں بھی شریکِ جرم ثابت کر دیتے ہیں۔ جبکہ بعض افراد واقعی کسی جرم کی وجہ سے پکڑے جاتے ہیں...... مگر پھر سچی توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی باقی زندگی دین کیلئے وقف کر دیتے ہیں...... یہ تمام لوگ قید سے رہائی چاہتے ہیں اور اس کے لئے دعائیں اور وظائف پوچھتے ہیں۔ ہم اس باب میں قید سے رہائی کے بعض مسنون اور بعض مفید و مجرب وظائف و اعمال ذکر کر رہے ہیں۔ ان وظائف و اعمال کے بیان سے پہلے دو باتیں اچھی طرح سے ذہن نشین ہونی چاہئیں:

پہلی بات

قید کی کئی قسمیں ہیں اور ہر قسم کے قیدی کو الگ طرح کا وظیفہ فائدہ دیتا ہے۔ اس لیے پہلے قید کی دس قسمیں ذکر کی جا رہی ہیں۔

قید کی دس قسمیں

❶ قیدِ محبت

اللہ تعالیٰ اپنے بعض بندوں کو محبت کی وجہ سے آزماتا ہے

ع ڈانٹ انہیں کو پڑتی ہے محبوب جو اپنے ہوتے ہیں

ایسے لوگوں کو رفع درجات کے لئے اس آزمائش میں ڈالا جاتا ہے۔ جیسا کہ کئی احادیث و روایات کے مفہوم سے یہ بات ثابت ہوتی ہے۔

حضرات انبیاء علیہم السلام کی قید اسی نوعیت کی رہی ہے۔ مثلاً حضرت یوسف علیہ السلام کی

سات سالہ قید اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی تین سالہ نظر بندی۔

اللہ تعالیٰ کے مقرب بندے ہر زمانے میں ہوتے ہیں اور ان میں سے بعض کو قید کے ذریعے سے درجات کی مزید بلندی عطاء فرمائی جاتی ہے۔ یہ قید خوش نصیب افراد کو حاصل ہوتی ہے اور اس قید کے دوران اللہ تعالیٰ کی نصرت، رحمت اور محبت کے بوسے انہیں سکون بخشتے رہتے ہیں، یہ موضوع بہت تفصیل طلب ہے ہم نے اسے مختصر عرض کر دیا ہے۔

۲ قیدِ تربیت

اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے بعض بندوں کی اعتبار افزائی اور تربیت کے لئے انہیں قید کی آزمائش میں ڈالتا ہے۔ دشمنوں کے مظالم، اپنوں کی طوطا چشمی، احساس تنہائی، خلوت اور بے بسی انسان کو بہت کچھ سکھاتی ہے اور بہت کچھ سمجھاتی ہے۔ درجہ کمال تک پہنچنے کیلئے مشقت اور تکلیف ناگزیر ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بعض بندوں سے کام لینا چاہتا ہے مگر عمومی ماحول میں ان کے اندر اس کام کی مطلوبہ صفات پیدا نہیں ہوسکتیں۔ تب انہیں قید و بند میں مبتلا کر کے انہیں کامل بنایا جاتا ہے اور ان میں وہ صفات پیدا کی جاتی ہیں جو مستقبل میں دوران عمل ان کی معاون ثابت ہوتی ہیں۔ علامہ اقبال نے غالباً قید کی اسی قسم کی طرف اپنے ان اشعار میں اشارہ کیا ہے۔

ہے اسیری اعتبار افزا جو ہو فطرت بلند
قطرۂ نیساں ہے زندان صدف سے ارجمند
مشک اذفر چیز کیا ہے اک لہو کی بوند ہے
مشک بن جاتی ہے ہو کر نافۂ آہو میں بند
ہر کسی کی تربیت کرتی نہیں قدرت مگر
کم ہیں وہ طائر کہ ہیں دام وقفس سے بہرہ مند
شہپرِ زاغ وزغن دربندِ قید وصید نیست
ایں سعادت قسمتِ شہباز وشاہیں کردہ اند

۳ قیدِ حفاظت

اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے بعض بندوں کو کسی شر اور ہلاکت یا کسی گناہ اور معصیت سے بچانے کے لئے قید و بند میں ڈال دیتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا تکوینی نظام ہے کہ وہ ظاہری شر میں خیر اور ظاہری خیر میں شر رکھ دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آگے چل کر اپنے بعض بندوں سے کچھ کام لینا ہوتا

ہے اور اپنے دین اور اپنی مخلوق کو ان سے فائدہ پہنچانا ہوتا ہے..... مگر ابھی اس وقت میں کچھ دیر ہوتی ہے اور اس دوران اس بندے کے لئے شر، ہلاکت یا گناہ کا خطرہ ہوتا ہے تب اسے پر مشقت تکلیف میں ڈال دیا جاتا ہے تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کی حالت میں رہے اور خطرات سے بھی محفوظ رہے۔ اللہ تعالیٰ حکیم ہے اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں ہے۔

۴ قیدِ اصلاح

اللہ تعالیٰ کے بعض بندے کام کے ہوتے ہیں مگر ماحول اور حالات ان میں بعض خرابیاں اور برائیاں پیدا کر دیتے ہیں۔ ان میں سے بعض لوگوں کی اصلاح صرف اور صرف..... اختیارات کو جزوی طور پر سلب کرنے..... اور انہیں اہل محبت کے ماحول سے نکال کر اہل ستم کے حوالے کرنے میں ہوتی ہے۔ ایسے لوگوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ اصلاح کے لئے قید و بند کی مصیبت میں مبتلا فرما دیتا ہے جہاں انہیں اپنے عیب اور کمزوریاں دیکھنے اور انہیں دور کرنے کا بھرپور موقع ملتا ہے یا انہیں قید کے دوران کسی کامل کی صحبت اور پھر اس سے استفادے کا کھلا وقت مل جاتا ہے یا انہیں قید کا خوف سجدے میں گراتا ہے اور پھر ان پر اپنے اندر جھانکنے کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ الغرض کسی بھی بہانے یہ قید ان کے لئے اصلاح کا بہترین ذریعہ بن جاتی ہے۔

۵ قیدِ مغفرت

اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے بعض بندوں کو ان کے گناہوں سے پاک صاف کرنے کے لئے قید و بند کی صعوبت میں مبتلا فرماتا ہے۔ یہ بات مسلّم ہے کہ بندہ مؤمن کو جو تکلیف بھی آتی ہے وہ اس کے لئے گناہوں سے پاکی اور معافی کا ذریعہ بنتی ہے۔ پھر قید تو ہے ہی سراسر تکلیف اور سخت مشقت۔ پس اللہ تعالیٰ اس تکلیف کے ذریعے اپنے بعض بندوں کے گناہ معاف فرماتے ہیں انہیں توبہ کی توفیق مرحمت فرماتے ہیں اور موت سے پہلے انہیں پاک صاف کر کے اپنے پاس بلاتے ہیں۔

۶ قیدِ غنیمت

اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے بعض بندوں کو کچھ انعامات سے نوازنا چاہتے ہیں۔ ان پر اپنا کوئی خاص فضل فرمانا چاہتے ہیں یا انہیں دینی یا دنیاوی طور پر کچھ ترقی دینا چاہتے ہیں..... اور ان تمام چیزوں کے لئے قید و بند کو ذریعہ بنا دیتے ہیں۔

آپ نے دیکھا ہوگا کہ کئی لوگ قید ہونے کے بعد دین کا کوئی ایسا کام کرگزرتے ہیں جو بغیر قید و بندان کے لئے ظاہری طور پر ممکن نہیں ہوتا، بعض لوگ ایسی مفید اور نافع کتابیں لکھ لیتے ہیں جو کتابیں صدیوں تک ان کے لئے صدقہ جاریہ رہتی ہیں۔ حالانکہ قید سے باہر انہیں اس دینی خدمت کے لئے مطلوبہ اسباب و فرصت مہیا نہیں ہوتی۔ بعض لوگوں کو اللہ تعالیٰ دوسرے قیدیوں کی اصلاح و تربیت کے لئے جیل بھیجتا ہے جہاں وہ کافروں کو مسلمان کرتے ہیں، فاسقوں کو توبہ کرواتے ہیں اور غافلوں کو رب سے جوڑتے ہیں۔ یقیناً خود ان کے لئے یہ بہت بڑی نعمت اور سعادت ہوتی ہے کہ انہیں دین کی خدمت کا اس قدر موقع مل جاتا ہے اور ان کی ذات سے اس قدر خیر پھیلتی ہے۔ اسی طرح بعض لوگوں کو جو تنگدست اور فقیر ہوتے ہیں قید میں جا کر مالی وسعت اور معاشی ترقی مل جاتی ہے۔ اسی طرح بعض بے ہنر لوگ قید کے دوران ایسے ہنر سیکھ لیتے ہیں جو آئندہ زندگی میں ان کے لئے بہترین ذریعہ معاش بن جاتے ہیں...... الغرض کوئی نہ کوئی فائدہ پہنچانے کے لئے انہیں قید میں ڈالا جاتا ہے جہاں سے وہ اپنی جھولی بھر کر رہا ہوتے ہیں۔

۷ قیدِ مہلت

اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے بعض گناہگار اور سرکش بندوں کو توبہ کی مہلت دینے کے لئے قید و بند کی مصیبت میں مبتلا فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یہ بندے اپنے گناہوں اور برائیوں کی وجہ سے ہلاکت اور جہنم کے کنارے پر کھڑے ہوتے ہیں۔ اس وقت اگر انہیں موت آجائے تو سیدھے جہنم میں جا گریں، مگر اللہ تعالیٰ انہیں سوچنے، سنبھلنے اور لوٹنے کی مہلت عطا فرماتا ہے اور ان کے ہاتھوں سے گناہ کے اسباب چھین کر انہیں قید میں ڈلوا دیتا ہے۔ وہاں جا کر کچھ بندے تو اس مہلت کا فائدہ اٹھا کر سنبھل جاتے ہیں مگر کچھ بدنصیب (العیاذ باللہ) وہاں جا کر بھی نہیں سنبھلتے اور اپنے گناہوں کا سلسلہ جاری رکھتے ہیں یا انہیں بڑھا دیتے ہیں اور یوں وہ مہلت سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔

۸ قیدِ مصیبت

اللہ تبارک وتعالیٰ بعض بندوں کو ان کی بدفطرتی اور برے کرتوتوں کی وجہ سے ناراض ہو کر قید و بند میں ڈال دیتا ہے جہاں جا کر انہیں مزید بری صحبت اور گندا ماحول ملتا ہے اور ہر طرف جرائم ہی جرائم کے راستے میسر آجاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو اپنی جہنم مزید بھڑکانے اور اپنی سرکشی میں کھل کر کھیلنے کا موقع مل جاتا ہے۔ وَيَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ○ (البقرۃ ۱۵) کہ اللہ

تعالیٰ ان کی سرکشی میں انہیں خوب ڈھیل دیتا ہے تا کہ وہ اپنی بدقسمتی کی انتہا کو پہنچ جائیں۔ (العیاذ باللہ)

⑨ قیدِ عذاب

اللہ تبارک وتعالیٰ بعض بندوں کے لئے ان کے برے اعمال کی پاداش میں عذاب کا فیصلہ فرمالیتا ہے اور پھر انہیں آخرت کے بڑے عذاب میں مبتلا کرنے سے پہلے دنیا کا ہلکا اور ادنیٰ عذاب چکھانے کے لئے قید و بند کی مصیبت میں مبتلا فرما دیتا ہے۔ یہ لوگ قید ہونے کے بعد خوب ہائے واویلا کرتے ہیں اور اسی عذاب کو سب سے خطرناک مصیبت سمجھتے ہیں۔ حالانکہ یہ تو کچھ بھی نہیں، آگے جو کچھ ان کے لئے تیار ہے، اگر اس کی ایک جھلک دیکھ لیں تو یہ دنیاوی عذاب انہیں میٹھا لگنے لگے۔

اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہِ. اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ جَلَّ وَجْهُكَ لَآ اُحْصِیْ ثَنَآءً عَلَیْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ. اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ رِضَآءَكَ وَالْجَنَّةَ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ سَخَطِكَ وَالنَّارَ.

⑩ قیدِ شر

اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو بعض لوگوں کے شر سے بچانے کے لئے ان شریر لوگوں کو قید و بند میں ڈال دیتے ہیں۔ یہ قید مخلوق کے لئے رحمت اور خود اہل شر کے لئے عذاب اور مصیبت ہوتی ہے۔ یہ قید ان لوگوں کو ملتی ہے جن کے شر سے اللہ تعالیٰ کی مخلوق بہت تنگ ہوتی ہے اور مخلوق کے اعمال اس قابل ہوتے ہیں کہ ان پر اللہ تعالیٰ کی نصرت نازل ہو۔ اس طرح کے حالات میں شریر لوگوں کو قید میں ڈال دیا جاتا ہے۔

قید کی یہ دس قسمیں بندہ نے اپنی ناقص سمجھ کے مطابق لکھی ہیں۔ ان میں بعض قسمیں بعض میں داخل بھی ہوسکتی ہے جبکہ بعض قسموں کا باہمی فرق بہت باریک نوعیت کا ہے۔

دوسری بات

روحانی وظائف تب فائدہ دیتے ہیں جب انہیں ان کی شرطوں کے مطابق پڑھا جائے اگر شرطیں پوری نہ ہوں تو پھر محض ٹکریں مارنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ لوگ وظائف اور دعائیں پڑھتے وقت

ان کی شرطوں کا لحاظ نہیں رکھتے اور پھر بدعقیدہ اور بدگمان بن بیٹھتے ہیں کہ ہماری دعا تو قبول ہی نہیں ہوتی تب شیطان انہیں برائیوں اور غلط کاموں میں مبتلا کر دیتا ہے۔ ہم قید سے رہائی کے وظائف ذکر کرنے سے پہلے ان وظائف کے کارگر ہونے کی موٹی موٹی شرطیں مختصر طور پر عرض کر دیتے ہیں:

۱ یقین کے ساتھ عمل کریں شک عمل کو ضائع کر دیتا ہے۔

۲ توجہ کے ساتھ عمل کریں بے توجہی سے پڑھی جانے والی دعائیں ہوا میں گم ہو جاتی ہیں۔

۳ رزقِ حلال کا اہتمام کریں حرام غذا عمل کے اثر کو ختم کر دیتی ہے۔

۴ ہر عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کریں مالک راضی ہوگا تو کام بنے گا۔

۵ فرائض کا اہتمام کریں جو لوگ نماز اور دیگر فرائض ادا نہیں کرتے ان کے اعمال بے اثر رہتے ہیں۔

۶ حرام کاموں سے بچیں وہ کام جنہیں شریعت نے حرام قرار دے دیا ہے ان کا ارتکاب روحانیت کو نقصان پہنچاتا ہے تب عمل کارگر نہیں ہوتا۔

۷ الفاظ کی تصحیح کا اہتمام کریں الفاظ غلط پڑھنے سے معنی بدل جاتے ہیں۔

۸ طہارت کا اہتمام کریں خود بھی پاک صاف ہوں، لباس اور جگہ بھی پاک صاف رکھیں۔

۹ عاجزی اور آہ و زاری کے ساتھ عمل کریں۔

۱۰ صرف وہ اعمال کریں جن کی شرعاً اجازت ہو۔

ایک ضروری گزارش

اس میں کوئی شک نہیں کہ قید ایک بڑی سخت اور پریشان کن مصیبت اور آزمائش ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسان کو طبعاً آزاد پیدا فرمایا ہے اس لیے وہ اس قدر پابندیاں برداشت نہیں کر سکتا اور اس کا دل شدت غم سے پھٹنے لگتا ہے۔ انسان تو اشرف المخلوقات ہے، ایک چیونٹی بھی برداشت نہیں کرتی کہ زبردستی اس کا راستہ روکا جائے چنانچہ اسے جس طرف جانے سے روکا جائے وہ اسی طرف جانے کی بار بار کوشش کرتی ہے۔ پھر اس زمانے کی بہیمانہ ترقی نے قید کو زیادہ مشکل بنا دیا ہے۔ عقوبت خانوں اور جیلوں کے افسر بے حد اذیت پسند اور لالچی ہوتے ہیں۔ وہ اپنی ہوس پرستی کی وجہ سے قیدیوں پر جو مظالم ڈھاتے ہیں ان کا تصور بھی تکلیف دہ ہے۔ یہی حالت اکثر جیل ملازمین کی ہوتی ہے۔ (آفیسروں اور ملازمین میں کچھ اچھے لوگ بھی ہوتے ہیں مگر آٹے میں نمک برابر)

خلاصہ یہ ہے کہ قید واقعی ایک خوفناک مصیبت ہے۔ چنانچہ ہمارے بعض مسلمان بھائی اس

مصیبت کے سامنے ہتھیار ڈال دیتے ہیں اور اسے ٹالنے کے لئے اپنے ایمان تک کو برباد کر بیٹھتے ہیں۔ نجومیوں کو ہاتھ دکھانا، ستاروں سے قسمت معلوم کرنا اور شرکیہ تعویذ گنڈے اور ٹوٹکے استعمال کرنا یہ سب کچھ حرام ہے۔ اللہ ﷻ کے لئے ان چیزوں سے بچیں ورنہ دنیا کے ساتھ ساتھ آخرت بھی برباد ہو جائے گی اور جتنی قید قسمت میں لکھی ہے اس میں ایک منٹ کی بھی کمی نہیں ہوگی۔

دنیا آزمائش کی جگہ ہے یہاں جو خوش نظر آتا ہے وہ بھی اندر سے غمزدہ ہے۔ یہاں کی ہر ہنسی کے پیچھے رونا اور ہر خوشی کے پیچھے غم ہیں، تو پھر کیوں یہاں کی عارضی پریشانیوں سے گھبرا کر ایمان اور شریعت کا دامن چھوڑا جائے اور اللہ تعالیٰ سے منہ موڑ کر پتھروں، لکیروں اور ستاروں کے سامنے گردن جھکائی جائے۔ یاد رکھئے! ایمان سب سے بڑی نعمت ہے، کامیاب شخص وہی ہے جو اپنا ایمان بچا لے۔ خواہ اس میں اسے اپنا تن تک کٹوانا پڑے اور جان قربان کرنی پڑے۔ حقیقی مسلمان وہی ہے جو اپنا وطن، گھر اور آرام قربان کر دیتا ہے اپنے جسم کے ٹوٹے ٹکڑے کروالیتا ہے مگر اپنے ایمان پر آنچ نہیں آنے دیتا۔ اور ایمان کا اصل امتحان آزمائش کی گھڑیوں میں ہوتا ہے۔ قید بھی ایک آزمائش ہے۔ بس جو اس آزمائش میں اپنے ایمان پر ثابت قدم رہے گا وہ کامیاب ہوگا۔ ہاں شرعی حدود میں رہتے ہوئے قید سے خلاصی کی دعا کرنا اور وظائف پڑھنا کچھ برا نہیں ہے بلکہ یہ ایمان کی نشانی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن پاک میں مصیبت کے وقت ایمان والوں کے زیادہ گڑگڑانے کو بطور تعریف ذکر فرماتا ہے۔ مشرکین کا معاملہ الگ ہے۔ وہ صرف مصیبت کے وقت عبادت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو پکارتے ہیں جبکہ مسلمان ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے اور اسے پکارتا ہے اور مصیبت کے وقت وہ زیادہ آہ وزاری کے ساتھ رب کے حضور گڑگڑاتا ہے اور اسے خوب خوب پکارتا ہے۔ حدیث شریف سے ثابت ہے کہ دعاء تقدیر کو بدل دیتی ہے۔ (کونسی تقدیر دعاء سے بدل دی جاتی ہے۔ یہ ایک علمی مسئلہ ہے) اس لیے قید و بند کے دوران خوب دعاؤں کا اہتمام کرنا چاہئے اور خوب آہ وزاری کے ساتھ گڑگڑا کر رب تعالیٰ سے خلاصی مانگنی چاہئے اور اس وہم میں نہیں پڑنا چاہئے کہ مصیبت کے وقت دعاء مانگنا اور آہ وزاری کرنا مشرکوں کا کام ہے۔

ان دو باتوں اور ایک ضروری گذارش کے بعد ہم اللہ تعالیٰ کی توفیق سے چند مجرب اعمال لکھ رہے ہیں۔ قید سے رہائی کے ان اعمال میں سے بعض مسنون ہیں اور بعض مجرب۔

وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقِ. نَسْتَعِيْنُ بِاللّٰهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ

الْوَكِيلُ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ. مَا شَآءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَالَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ. يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ.

ایک پُر کیف مسنون عمل

کثرت سے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰه پڑھنا قید سے رہائی کے لئے انتہائی پر اثر اور طاقتور عمل ہے۔ خود سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عمل کی تلقین فرمائی ہے۔ تفسیر ابن کثیر اور دیگر مستند کتابوں میں منقول یہ واقعہ صاحب حیات الصحابہ کے الفاظ میں ملاحظہ فرمایئے۔

حضرت محمد بن اسحاق کہتے ہیں حضرت مالک اشجعی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میرا بیٹا عوف قید ہو گیا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے پاس پیغام بھیج دو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسے فرما رہے ہیں کہ وہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰه کثرت سے پڑھے۔ چنانچہ قاصد نے جا کر حضرت عوف رضی اللہ عنہ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام پہنچا دیا۔ حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰه خوب کثرت سے پڑھنا شروع کر دیا۔ کافروں نے حضرت عوف رضی اللہ عنہ کو تانت سے باندھا ہوا تھا۔ ایک دن وہ تانت ٹوٹ کر گر گئی تو حضرت عوف رضی اللہ عنہ قید سے باہر نکل آئے۔ باہر آ کر انہوں نے دیکھا کہ ان لوگوں کی ایک اونٹنی وہاں موجود ہے۔ حضرت عوف رضی اللہ عنہ اس پر سوار ہو گئے۔ آگے گئے تو دیکھا کہ ان کافروں کے سارے جانور ایک جگہ جمع ہیں انہوں نے ان جانوروں کو ایک آواز لگائی تو سارے جانور ان کے پیچھے چل پڑے پھر انہوں نے اچانک اپنے ماں باپ کے گھر کے دروازے پر جا کر آواز لگائی تو ان کے والد نے کہا رب کعبہ کی قسم یہ تو عوف ہے۔ ان کی والدہ نے کہا ہائے یہ عوف کیسے ہو سکتا ہے؟ عوف تو تانت کی تکلیف میں گرفتار ہے۔ بہر حال والد اور خادم دوڑ کر دروازے پر گئے تو دیکھا کہ واقعی حضرت عوف رضی اللہ عنہ موجود ہیں اور سارا میدان اونٹوں سے بھرا ہوا ہے۔ حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے اپنے والد کو اپنا اور اونٹوں کا سارا قصہ سنایا۔ ان کے والد نے جا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ سب کچھ بتایا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا ان اونٹوں کے ساتھ تم جو چاہو کرو (یہ اونٹ تمہارے ہیں، اس لیے) اپنے اونٹوں کے ساتھ تم جو کچھ کرتے ہو وہی ان کے ساتھ کرو۔ پھر یہ

آیت نازل ہوئی:

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ٥ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ؕ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ٥ (طلاق۔۳)

ترجمہ: جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے نجات کی شکل نکال دیتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق پہنچاتا ہے جہاں اس کا گمان بھی نہیں ہوتا اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر توکل کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے کافی ہے۔

ایک ایمان افزاء مجرّب دعاء

شیخ محمد بن موسیٰ بن عیسیٰ کمال الدین الدمیری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

روی ابن بشکوال بسندہ الی احمد بن محمد العطار عن ابیہ قال:

ہمارا ایک پڑوسی تھا وہ رومیوں کے ہاتھوں قید ہو گیا تھا اور بیس برس سے قید میں پڑا تھا اور اپنے گھر والوں کو دیکھنے سے مایوس ہو چکا تھا۔ وہ قیدی خود بیان کرتا ہے میں ایک رات قید کے دوران اپنے بچوں کو یاد کر کے رو رہا تھا کہ اچانک جیل کی دیوار کے اوپر ایک پرندہ آ کر گرا اور وہ پرندہ ایک دعاء پڑھ رہا تھا۔ میں نے وہ دعا یاد کر لی اور پھر میں تین راتوں تک مسلسل وہ دعاء پڑھتا رہا۔ اس کے بعد میں سو گیا۔ جب میری آنکھ کھلی تو میں اپنے گھر کی چھت پر تھا، نیچے اتر کر میں نے اپنے گھر والوں سے ملاقات کی۔ شروع میں تو وہ گھبرا گئے کیونکہ میری حالت اور ہیئت ہی ایسی بن چکی تھی لیکن پھر مجھے پہچان کر بے حد مسرور ہوئے۔ اسی سال اللہ تعالیٰ نے مجھے حج کی توفیق عطا فرمائی۔ میں طواف کے دوران یہی دعاء پڑھ رہا تھا کہ اچانک ایک بزرگ نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا اور پوچھنے لگے تمہیں یہ دعا کہاں سے ملی؟ روم کا ایک پرندہ جو ہوا میں معلق رہتا ہے بس وہی یہ دعا پڑھتا ہے۔ میں نے انہیں پورا ماجرا سنا دیا کہ میں کس طرح سے رومیوں کے ہاں قید تھا اور پھر میں نے پرندے سے یہ دعاء سیکھی۔ بزرگ نے میری تصدیق کی میں نے ان سے تعارف پوچھا تو انہوں نے فرمایا میں خضر (علیہ السلام) ہوں۔ وہ مبارک دعاء یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ يَا مَنْ لَّا تَرَاهُ الْعُيُوْنُ وَلَا تُخَالِطُهُ الظُّنُوْنُ وَلَا يَصِفُهُ الْوَاصِفُوْنَ وَلَا تُغَيِّرُهُ الْحَوَادِثُ وَلَا الدُّهُوْرُ يَعْلَمُ مَثَاقِيْلَ

الْجِبَالِ وَمَكَايِيْلَ الْبِحَارِ وَعَدَدَ قَطْرِ الْاَمْطَارِ وَعَدَدَ وَرَقِ
الْاَشْجَارِ وَعَدَدَ مَا يَظْلِمُ عَلَيْهِ اللَّيْلُ وَيَشْرُقُ عَلَيْهِ النَّهَارُ وَ
لَا تُوَارِيْ مِنْهُ سَمَآءٌ سَمَآءً وَّلَا اَرْضٌ اَرْضًا وَّلَا جَبَلَ اِلَّا يَعْلَمُ
مَافِيْ وَعْرِهٖ وَسَهْلِهٖ وَلَا بَحْرَ اِلَّا يَعْلَمُ مَافِيْ قَعْرِهٖ وَسَاحِلِهٖ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ خَيْرَ عَمَلِيْ اٰخِرَهٗ وَخَيْرَ اَيَّامِيْ
يَوْمَ اَلْقَاكَ فِيْهِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. اَللّٰهُمَّ مَنْ عَادَانِيْ
فَعَادِهٖ وَمَنْ كَادَنِيْ فَكِدْهُ وَمَنْ بَغٰى عَلَيَّ بِهَلَكَةٍ فَاَهْلِكْهُ.
وَمَنْ اَرَادَنِيْ بِسُوْٓءٍ فَخُذْهُ وَاَطْفِئْ عَنِّيْ نَارَ مَنْ اَشَبَّ لِيْ نَارَهٗ
وَاكْفِنِيْ هَمَّ مَنْ اَدْخَلَ عَلَيَّ هَمَّهٗ وَاَدْخِلْنِيْ فِيْ دِرْعِكَ
الْحَصِيْنَةِ وَاسْتُرْنِيْ بِسَتْرِكَ الْوَاقِيْ. يَامَنْ كَفَانِيْ كُلَّ
شَيْءٍ اِكْفِنِيْ مَا اَهَمَّنِيْ مِنْ اَمْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَصَدِّقْ
قَوْلِيْ وَفِعْلِيْ بِالتَّحْقِيْقِ يَا شَفِيْقُ يَا رَفِيْقُ فَرِّجْ عَنِّيْ كُلَّ
ضِيْقٍ وَّلَا تُحَمِّلْنِيْ مَالَا اُطِيْقُ. اَنْتَ اِلٰهِي الْحَقُّ الْحَقِيْقُ يَا
مُشْرِقَ الْبُرْهَانِ يَا قَوِيَّ الْاَرْكَانِ يَا مَنْ رَّحْمَتُهٗ فِيْ كُلِّ
مَكَانٍ وَّفِيْ هٰذَا الْمَكَانِ يَامَنْ لَّا يَخْلُوْ مِنْهُ مَكَانٌ اُحْرُسْنِيْ
بِعَيْنِكَ الَّتِيْ لَا تَنَامُ وَاكْنُفْنِيْ فِيْ كَنَفِكَ الَّذِيْ لَا يُرَامُ اِنَّهٗ
قَدْ تَيَقَّنَ قَلْبِيْ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَاِنِّيْ لَا اَهْلِكُ وَاَنْتَ مَعِيْ
يَا رَجَآئِيْ فَارْحَمْنِيْ بِقُدْرَتِكَ عَلَيَّ يَا عَظِيْمًا يُّرْجٰى لِكُلِّ
عَظِيْمٍ يَا عَلِيْمُ يَا حَلِيْمُ اَنْتَ بِحَاجَتِيْ عَلِيْمٌ وَّعَلٰى خَلَاصِيْ
قَدِيْرٌ وَّهُوَ عَلَيْكَ يَسِيْرٌ فَامْنُنْ عَلَيَّ بِقَضَآئِهَا يَا اَكْرَمَ

الْاَكْرَمِيْنَ وَيَآ اَجْوَدَ الْاَجْوَدِيْنَ وَيَآ اَسْرَعَ الْحَاسِبِيْنَ. يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ اِرْحَمْنِيْ وَارْحَمْ جَمِيْعَ الْمُذْنِبِيْنَ مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. اَللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ لَنَا كَمَا اسْتَجَبْتَ لَهُمْ بِرَحْمَتِكَ عَجِّلْ عَلَيْنَا بِفَرَجٍ مِّنْ عِنْدِكَ بِجُوْدِكَ وَكَرَمِكَ وَارْتِفَاعِكَ فِيْ عُلُوِّ سَمَآئِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ. اِنَّكَ عَلٰى مَا تَشَآءُ قَدِيْرٌ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ.

فائدہ: یہ بہت پُرکیف دعاء ہے۔ قیدیوں کے علاوہ باقی لوگوں کو بھی پڑھتے رہنا چاہیے۔ امام طبرانی نے سند صحیح کے ساتھ ایک واقعہ نقل کیا ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اعرابی کو اس دعاء سے ملتی جلتی ایک دعاء پڑھتے سنا تو اسے انعام میں سونا عطاء فرمایا اور اس کی تعریف فرمائی، یہ دعا صحیح تلفظ کے ساتھ کسی اچھے عالم دین یا عربی دان سے پڑھ لیجئے۔ زیر زبر بھی درست کر لیجئے اور معنی بھی خوب اچھی طرح سمجھ لیجئے اور پھر کیف و مستی میں ڈوب کر محبت کے ساتھ یہ الہامی دعاء پڑھئے۔ ان شاء اللہ بہت سکون ملے گا اور بہت سارے مسئلے حل ہو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت میں اضافہ ہوگا۔

قید میں پڑے حضرات خاص طور پر پورے یقین کے ساتھ اس کا اہتمام فرمائیں، ان شاء اللہ خلاصی نصیب ہوگی۔

ایک سریع الأثر عمل

صاحب نافع الخلائق لکھتے ہیں، حکیم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا جو کوئی اس آیت کو پڑھے اللہ تعالیٰ اسے قید سے جلد خلاصی عطاء فرماتا ہے، تین روز میں:

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ٥ وَلَهُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ٥ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ٥ (الروم۔ ۱۷ تا ۱۹)

قیدی کو چاہئے کہ اس آیت کا خوب ورد کرے اور ویسے بھی صبح شام اس کا پڑھنا مسنون ہے، قید ہوں یا آزاد۔

قید سے رہائی اور غموں سے خوشی دلانے والا ایک عمل

جو کوئی درست اعتقاد کے ساتھ اس آیت کا ورد کرے، اللہ تعالیٰ اسے قید سے رہائی عطا فرماتے ہیں اور جو کوئی اسے یاد کرے اور ہر رات پڑھے اللہ تعالیٰ اسے تمام غموں سے خوشی عطا فرماتے ہیں:

قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ لَئِنْ اَنْجٰنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ○ قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ○ (الانعام۔۶۳/۶۴)

قید سے خلاصی کے لئے ایک مختصر دعاء

روزانہ ایک ہزار بار یہ دعاء پڑھے اور بیچ میں کلام نہ کرے:

يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ اَغِثْنِیْ وَيَا نَاصِرَ الْمَظْلُوْمِيْنَ اُنْصُرْنِیْ

اول آخر درود شریف پڑھے، ان شاء اللہ رہائی نصیب ہوگی۔

سریع الاجابت دعاء سیدنا یوسف علیہ السلام

جس کو قید میں عرصہ گزر چکا ہو اور خلاصی کی کوئی صورت نہ ہو یا اس کے دشمن بہت طاقتور ہوں تو ان آیات مبارکہ کو مشک وزعفران سے لکھے اور اپنے بازو پر باندھے اور بکثرت ان کو پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسے قید سے خلاصی عطا فرماتا ہے۔ یہ دعا سریع الاجابت اور مجرب ہے:

فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰۤى اِلَيْهِ اَبَوَيْهِ وَقَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ○ وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا وَّقَالَ يٰۤاَبَتِ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُءْيَایَ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّیْ حَقًّا ۖ وَقَدْ اَحْسَنَ بِیْۤ اِذْ اَخْرَجَنِیْ مِنَ السِّجْنِ وَجَآءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ

مِنْ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّیْطٰنُ بَیْنِیْ وَبَیْنَ اِخْوَتِیْ اِنَّ رَبِّیْ لَطِیْفٌ لِّمَا یَشَآءُ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ○ (یوسف۔۹۹/۱۰۰)

رہائی کے لئے ایک طاقتور اور مؤثر عمل

جو قیدی باوضو کثرت سے سورۂ جن کی تلاوت کرے تو اللہ تعالیٰ اُسے اپنے فضل و کرم سے رہائی عطا فرمادیتے ہیں۔ بے شمار قیدیوں کا مجرب و کامیاب عمل ہے۔

قید سے خلاصی اور مشکلات سے نجات کا ایک تیر بہدف عمل

خواجہ امام یوسف سکاوندی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ جس کسی کو کوئی کام دشوار ہو اور قیدی خلاصی کی صورت نہ دیکھے تو یہ کلمات ایک کاغذ پر سات روز تک لکھ کر بہتے پانی میں ہر روز ڈالے اور ناغہ نہ کرے اور اگر ناغہ ہو جائے تو از سر نو شروع کردے۔ ایک ہفتہ تک متواتر یہ عمل کرے اگر اس ایک ہفتہ میں غرض اس کی حاصل نہ ہو تو قیامت کے دن اس کا ہاتھ میرے دامن میں ہو۔ اگر بہتا پانی نہ ملے تو کنویں یا چشمے میں ڈالے اور اگر قیدی خود نہ جاسکے تو دو رکعت نماز پڑھ کر اپنا مصلّیٰ (اور دعاء والا کاغذ) کسی باوضو شخص کے ہاتھ میں دے وہ شخص پانی کے کنارے جاکر دو رکعت نماز پڑھے اور کاغذ پانی میں ڈال دے اور واپس آتے وقت پیچھے مڑ کر نہ دیکھے۔ قیدی یا پریشان حال کو چاہیے کہ وہ دعاء پورے اعتقاد کے ساتھ لکھے اور دل میں شک نہ لائے۔ دعاء یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الْمَلِكِ الْحَقِّ الْمُبِیْنِ مِنَ الْعَبْدِ الذَّلِیْلِ اِلَی الْمَوْلَی الْجَلِیْلِ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَسُوْٓءُ الْحُزْنِ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَنْ یَّکْشِفَ عَنِّیْ کُلَّ هَمٍّ وَّحُزْنٍ وَفَرِّجْ عَنِّیْ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِیْنَ. بِرَحْمَتِكَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ.

سورہ مزمّل کی آیت والا عمل

وَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِیْلًا○ (مزمل۔۱۰)

قیدی روزانہ ایک سو پچاس بار یہ آیت پڑھے۔ اللہ تعالیٰ خلاصی عطا فرمائے گا، ان شاء اللہ

ایک طاقتور عمل

روزانہ ایک ہزار بار یَا وَاحِدُ یَا اَحَدُ پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ قید سے خلاصی عطاء فرماتے ہیں۔ (ان شاء اللہ)

بسم اللہ شریف والا عمل

قیدی کو چاہئے کہ روزانہ بلاناغہ ۷۸۶ بار بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر دعا کرے ان شاء اللہ جلد خلاصی و رہائی نصیب ہوگی اور اگر بارہ ہزار بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کا عمل کر لے (جو اس کتاب میں مذکور ہے) تو ان شاء اللہ جلد فائدہ ظاہر ہوگا۔

ایک مجرّب عمل

بندہ کے نانا جی محترم ...... الحاج محمد حسن چغتائی صاحب ...... رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے شیخ و مرشد حضرت امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری ...... نور اللہ مرقدہ سے نقلاً اور اجازۃ یہ عمل بیان فرماتے تھے۔

عشاء کی نماز کے بعد پانچ سو پچپن بار

حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ.

اوّل آخر سات سات بار درود شریف پڑھیں۔ جھوٹے مقدمات اور قید سے خلاصی میں مجرّب ہے۔

ایک پُر تاثیر عمل

شیخ التفسیر حضرت اقدس مولانا شریف اللہ صاحب مدظلہ العالی (جو مایہ ناز مفسر بلند پایہ محدث اور سلسلہ قادریہ کے صاحب تاثیر شیخ ہیں) قید سے خلاصی کے لئے یہ عمل تلقین فرماتے ہیں۔ باوضو قبلہ رخ بیٹھ کر دو ہزار بار یہ دعاء روزانہ پڑھیں:

مَاشَآءَ اللّٰہُ کَانَ وَ مَالَمْ یَشَأْ لَمْ یَکُنْ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ.

ایک مضبوط قرآنی عمل

عارف باللہ حضرت مولانا قاری محمد عرفان صاحب دامت برکاتہم العالیہ قید سے رہائی کے لئے درج ذیل عمل تلقین فرماتے ہیں:

سورہ قصص پارہ نمبر ۲۰ کی آیت نمبر ۶۸ کا آخری حصہ اور آیت نمبر ۶۹ اور ۷۰ مکمل۔ جس قدر ہو سکے پڑھیں۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ٥ وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ٥ وَهُوَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْحَمْدُ فِى الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ وَلَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ٥

ایک آسان ومفید عمل

حضرت شیخ ابوالعباس احمد بن علی بونی رحمہ اللہ تعالیٰ ونور اللہ مرقدہ وقدس سرہ تحریر فرماتے ہیں کہ قیدی کو چاہیے کہ پاک مٹی اٹھا کر اپنے پاس رکھے پھر جمعہ کی پہلی ساعت میں اس مٹی کو بچھا کر دو رکعت نماز پڑھے پھر اس مٹی کو اٹھا کر اپنے پاس رکھے بہت جلد خلاصی پائے۔ یہ مجرب عمل ہے۔ (شمس المعارف الکبریٰ)

قرآنی اعجاز

قرآنی آیات پر مشتمل منزل کا وظیفہ قید میں آسانی اور قید سے رہائی کے لئے مجرب واکسیر عمل ہے۔ قیدی اگر اسے روزانہ پڑھ لیا کرے تو قید میں سختی کم ہونا شروع ہو جاتی ہے اور اگر اسے بکثرت پڑھے تو ان شاءاللہ رہائی بھی مل جاتی ہے۔

''منزل'' کا عمل جادو کے علاج میں مذکور ہے۔

یالطیف کا خاص الخاص عمل

عشاء کی نماز کے بعد ۱۲۹ دانوں کی تسبیح پر یالطیف پڑھے اور ہر تسبیح کے بعد یہ آیت پڑھے:

فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰی یُوْسُفَ سے اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ تک۔ (سورہ یوسف ۹۹۔۱۰۰)

یہ عمل ۱۲۹ بار ایک ہی مجلس میں کرے اس طرح کل ۱۶۶۴۱ بار یالطیف اور ۱۲۹ بار یہ آیت پڑھی جائے گی پھر اس آیت کو لکھ کر اپنے پاس رکھ لے ان شاء اللہ بہت ہی جلد رہائی مل جائے گی۔

بسم اللہ کا ایک اور خاص اور مؤثر عمل

بدھ، جمعرات اور جمعہ کے روزے رکھیں، جمعہ کے روز غسل کر کے مسجد جائیں، راستے میں کچھ صدقہ دیں پھر نماز سے فارغ ہو کر یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْعَظِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ. وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَأْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ. اَلَّذِیْ مَلَأَتْ عَظْمَتُهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَنَتْ لَهُ الْوُجُوْهُ وَخَشَعَتْ لَهُ الْاَبْصَارُ وَ وَجِلَتِ الْقُلُوْبُ مِنْ خَشْیَتِهٖ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَنْ تُعْطِیَنِیْ مَسْأَلَتِیْ وَتَقْضِیَ حَاجَتِیْ بِرَحْمَتِكَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ.

یہاں اپنی حاجت بیان کریں یہ بہت طاقتور اور مؤثر عمل ہے۔ حضرت شیخ بونی رحمہ اللہ

نے اسے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے بیان فرمایا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی للہ عنہما نے فرمایا یہ دعاء جاہلوں کو نہ سکھاؤ ورنہ وہ ایک دوسرے پر بددعا کریں گے اور وہ قبول ہوگی۔ (شمس المعارف۔ص ۲۵۹)

اگر جیل میں مسجد ہو تو قیدی جمعہ کے دن ظہر یا جمعہ کی نماز کے لئے جاتے ہوئے یہ عمل کریں اور اگر مسجد نہ ہو تو تین روزے رکھ کر جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کے وقت صدقہ دیں اور اگر سہولت میسر ہو تو غسل کر کے اپنی نماز کی جگہ جاتے ہوئے یہ دعاء پڑھ لیں اور اگر غسل کی سہولت میسر نہ ہو تو وضو کر کے نماز کے لئے جاتے وقت یہ دعاء پڑھ لیں۔

سورۂ انفال کا عمل

ایک ہی مجلس میں سورۂ انفال کا سات مرتبہ ختم قید سے خلاصی اور ظالموں اور حاسدوں سے مامون ہونے میں بہت مفید ہے۔

سورۂ یٰسین شریف کا عمل

پچھتر بار سورہ یٰسین شریف پڑھیں اور آخر میں ان الفاظ سے دعا کریں:

اَللّٰھُمَّ یَا صَمَدِیْ یَا مُنْتَھٰی طَلَبِیْ عَجِّلْ فَرَجِیْ بِحَقِّ النَّبِیِّ الْعَرَبِیِّ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ. (قید سے خلاصی کے لئے مفید و مؤثر عمل ہے۔)

جمعرات کا عمل

جمعرات کی رات اس دعاء کو ایک ہزار بار پڑھیں۔ قید سے حفاظت اور قید سے خلاصی کیلئے مفید و مجرب ہے:

یَارَبِّ اَنْتَ صَمَدِیْ وَمِنْكَ مَدَدِیْ وَعَلَیْكَ مُعْتَمَدِیْ

اول آخر گیارہ گیارہ بار یہ درود شریف پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ.

یہ درود شریف درود قادری کہلاتا ہے اور اس عمل کی تلقین شیخ طریقت حضرت مولانا سید محمود صاحب عرف صندل باباجی زید مجدہ فرماتے ہیں۔

قید سے رہائی کا ایک مجرّب وظیفہ

روزانہ ایک سو بار یہ دعاء پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ يَا رَحِيْمَ كُلِّ صَرِيْخٍ وَّمَكْرُوْبٍ وَّغِيَاثَهٗ وَمُعَاذَهٗ يَا رَحِيْمُ

اول آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف۔

(تلقین فرمودہ حضرت مولانا محمد امین صفدر صاحب اوکاڑوی نور اللہ مرقدہ)

اسماء الحسنٰی کے دیگر اعمال

قید سے حفاظت اور خلاصی کے لئے اسماء الحسنٰی کے کئی مجرب اعمال ''تحفہ سعادت'' میں مرقوم ہیں۔ صفحہ ۱۴۹ پر ملاحظہ فرمالیں۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى جَمِيْعِ اِخْوَانِهٖ مِنَ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَبَنَاتِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا. رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَتُبْ عَلَيْنَآ اِنَّكَ اَنْتَ

التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ وَفَرِّجْ عَنِّيْ وَعَنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ.

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْلِحْ اُمَّةَ

مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَرِّجْ عَنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِيْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ انْصُرِ الْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِكَ اَيْنَ مَا كَانُوْا وَمَنْ كَانُوْا بِرَحْمَتِكَ يَارَبَّ الشُّهَدَآءِ وَالْمُجَاهِدِيْنَ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ وَصَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ.

(۱۰/ذوالقعدہ ۱۴۲۴ھ بمطابق ۳/جنوری ۲۰۰۴ء)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قال اللہ تعالٰی:

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ (الاخلاص ۱،۲)

ترجمہ: کہو کہ وہ ذات پاک جس کا نام اللہ (ہے) ایک ہے۔ (وہ) معبود برحق بے نیاز ہے۔

آٹھواں باب

اللہ الصمد کے خواص

ایک روح پرور قرآنی وظیفہ جسے پڑھ کر دین و دنیا کی بھلائیاں حاصل کی جا سکتی ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم
مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ
أَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ
ترجمہ:
محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں کفار پر سخت ہیں، آپس میں رحمدل ہیں۔
(سورۃ فتح، آیت ۲۹)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ الصمد کے خواص

(ماخوذ از تبرکات مرتبہ حکیم محمد مشیر الدین صاحب رحمہ اللہ بابوزئی، شاہجہانپور)

❶ جس کسی کو مہم (اہم ضرورت) کلی و جزوی پیش آئے کسی طرح حل نہ ہوسکتی ہو چاہئے کہ کو نماز فجر و عشاء کے بعد ہزار بار اوّل آخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھے اور جو شخص بعد ہر نماز سو سو بار پڑھے کسی وقت رنجیدہ نہ ہو اور ایمان سلامت رہے۔

❷ اگر اَللّٰہُ الصَّمَدُ نماز عصر کے بعد پچاس بار پڑھے تو اس کا مرتبہ دونوں جہان میں بلند ہو۔

❸ اگر کسی کو کام مشکل و دشوار پیش ہو اور کوئی حل کی صورت نہ ہو تو بدھ کی رات کو نہاوے اور ہزار بار اَللّٰہُ الصَّمَدُ پڑھے اس کا کام ان شاء اللہ تعالیٰ پورا ہو جائے۔

❹ جو کوئی اَللّٰہُ الصَّمَدُ تہجد کی نماز کے وقت بہت سا پڑھے۔ جمال و جلال اللہ تعالیٰ جل شانہ کا نصیب ہو۔ سب خلائق آسمان و زمین چرند پرند سب اس سے محبت رکھیں۔

❺ جس نے بعد عشاء اَللّٰہُ الصَّمَدُ پر مداومت کی صرف سو بار، زیارت روحی فداہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوگا۔

❻ اس اسم کی نو ہزار خاصیتیں ہیں جو شخص اَللّٰہُ الصَّمَدُ اپنے گھر میں رکھے کچھ درد و اذیت نہ پہنچے، دشمن نقصان نہ پہنچا سکے۔ نقش یہ ہے:

۳۲	۵۶	۵۳	۳۹
۵۴	۳۸	۴۳	۵۵
۳۷	۵۱	۴۸	۳۴
۵۷	۳۵	۳۶	۵۲

❼ اگر کسی معاملہ کو دریافت کرنا چاہے تو اس کو چاہئے بارہ روز تک بارہ ہزار مرتبہ اَللّٰہُ الصَّمَدُ

پڑھے سب بھید ظاہر ہو جائیں گے۔

۸ جو کوئی چاہے کہ کوئی خزانہ غیب سے پائے یا معلوم کرنا چاہے تو چھ رات دن، ہر دن چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ مرتبہ اَللّٰہُ الصَّمَدُ پڑھے خزانہ خود بخود معلوم ہو جائے گا یا کوئی بزرگ خواب میں آ کر اطلاع دے گا۔

۹ نماز صبح و عصر کے بعد چھ سو مرتبہ اَللّٰہُ الصَّمَدُ پڑھنا اکسیر ہے۔

۱۰ بعد عشاء سو مرتبہ روز پڑھے تو عذاب قبر سے نجات پائے۔

زکوٰۃ بارہ ہزار بارہ سو مرتبہ
قفل تین ہزار تین سو تریسٹھ مرتبہ
اور دور مدور تین سو ساٹھ مرتبہ

(اِنتھی بلفظہٖ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قال اللہ تعالیٰ:

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا (الاعراف۔۱۸۰)

ترجمہ: اور اللہ کے سب نام اچھے ہی اچھے ہیں تو اس کو اس کے ناموں سے پکارا کرو۔

نواں باب

بلند پایہ عربی تصنیف الکنز الاعظم فی تعیین الاسم الاعظم کا خلاصہ،
اسم اعظم کے موضوع پر ایک نورانی خزانہ اور بہت ساری مفید، جامع اور مقبول دعائیں۔

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ

یَا حَلِیْمُ یَا عَلِیْمُ یَا عَلِیُّ یَا عَظِیْمُ...... یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ...... یَا رَحْمٰنُ
یَا رَحِیْمُ...... یَا سَمِیْعُ یَا قَادِرُ...... یَا اَللّٰہُ...... یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ......
یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ یَا سُبْحَانُ...... یَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ
یَا هَادِیُ...... یَا مَالِكَ الْمُلْكِ...... یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ......

یہ بحث لکھنے میں میری مدد فرما اور اس کے ذریعے سے بے شمار مسلمانوں کو فائدہ پہنچا اور اسے میرے لئے، میرے والدین...... اہل وعیال اور مشائخ کیلئے ذخیرۂ آخرت بنا۔

وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ. یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ. سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَآ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ...... رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا...... رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْٓ اَمْرِیْ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ...... اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ دَآئِمًا اَبَدًا...... یَا رَبِّ صَلِّ وَ سَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا. عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

اَللّٰهُمَّ یَا رَبِّ...... اَنْتَ الْهَادِیْ اَنْتَ الْحَقُّ...... لَیْسَ الْهَادِیْ اِلَّا هُوَ...... نَسْتَعِیْنُ بِاللّٰہِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَیْهِ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ.

پیش لفظ

اللہ تبارک وتعالیٰ کا کون سا نام مبارک ''الاسم الاعظم'' ہے؟ جس کے ذریعے سے جو کچھ مانگا جائے ملتا ہے۔ جس کام کیلئے پکارا جائے وہ کام پورا ہوتا ہے۔ وہی اسم جس کے ذریعہ آصف بن برخیار حمہ اللہ نے چشم زدن میں تخت بلقیس حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام کے سامنے حاضر کر دیا۔ جسے پڑھ کر حضرت علاء حضرمی رضی اللہ عنہ اپنے لشکر سمیت سمندر میں پانی پر چلتے رہے۔ وہی اسم جس کی قدو منزلت اس قدر بلند اور اعلیٰ ہے کہ اگر اس کی فضیلت و منقبت لکھنے کیلئے دنیا بھر کے درخت قلم اور سمندر روشنائی بنا دیئے جائیں تب بھی حق ادا نہ ہو سکے گا۔ اللہ تعالیٰ کا ہر مخلص بندہ اور ہر محبوب ولی اسم اعظم کی تلاش میں رہتا ہے۔ شعبدہ بازی دکھانے کیلئے نہیں۔ صرف اور صرف محبوب حقیقی کا قرب پانے کیلئے ..... علماء کرام اور محدثین نے اس موضوع پر دل کھول کر لکھا ہے۔ مفسرین نے اس بحث کو خوب کھنگالا ہے سالکین نے اسکی خاطر جاں شکن مشقتیں اٹھائی ہیں۔ عارفین نے اس میدان میں انتھک آبلہ پائی کی ہے..... کیا لکھا جائے اور کیا چھوڑا جائے؟ اس کا فیصلہ کرنا بے حد مشکل ہے۔ ہمارا زمانہ خیر القرون سے بہت دور واقع ہے۔ ہر طرف فتنہ اور فساد کی آگ اور کفر و نفاق کے بھیانک الاؤ بھڑک رہے ہیں..... مگر ان تمام تر فتنوں اور مصیبتوں کے باوجود..... اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں خیر کے بعض بہت اونچے سلسلے جاری فرمائے ہیں تاکہ اس کے خالص و مخلص بندے اس تک پہنچ سکیں۔ اس کی رضا اور جنت کے مستحق بن سکیں اور شیطان اور اس کے حواریوں کو رُسوا کر سکیں۔ خیر کے ان سلسلوں میں سب سے بلند اور اعلیٰ..... جہاد فی سبیل اللہ کا احیاء ہے..... اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس دور میں جہاد وقتال کا عمومی احیاء فرمایا ہے تاکہ اس کے خوش نصیب بندے غازی بن سکیں۔ شہادت پا سکیں۔ زخم چکھ سکیں۔

اللہ تعالیٰ کے راستے کا غبار سونگھ سکیں۔ آسمان سے اترتی ہوئی نصرت دیکھ سکیں۔ فرشتوں سے بالا مقام پا سکیں۔ مغفرت و بخشش کی نہروں میں نہا سکیں۔ اعلائے کلمۃ اللہ کی خاطر جان لٹانے کے مزے پا سکیں...... محبوب کے در پر گردن کٹانے کی انمول سعادت حاصل کر سکیں۔ کفریہ طاقتوں کے دلوں میں کانٹا بن کر کھٹک سکیں۔ اور قرآن و سنت میں مذکور جہاد و قتال کے ہزاروں فضائل کے مستحق بن سکیں۔ افغانستان...... کشمیر...... ہندوستان...... فلسطین...... بوسنیا...... فلپائن...... برما اور پھر چیچنیا اور ترکستان کے مقبوضہ علاقے...... عشق و وفا کی انجمن خوب برپا ہوئی۔ شہادت کا بازار خوب سجا۔ شجاعت و جوانمردی کی خفتہ تاریخ نے زوردار انگڑائی لی ......اور پھر امت مسلمہ میں سے ہزاروں نام...... دیکھتے ہی دیکھتے...... عظیم کردار بن گئے...... شہداء کے قافلے ہر منزل کو پھلانگ گئے۔ اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے مسلمانوں کو حضرت امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد...... حضرت ملا بورجان شہید رحمہ اللہ...... حضرت مولانا جلال الدین حقانی جیسے حضرات عطا فرما دیئے...... غازیوں کے ساتھ ساتھ شہداء کی فہرست بھی طویل ہے، سعادتوں کے ساتھ ساتھ کرامتوں کی تعداد بھی ان گنت ہے۔ قرآن پاک کی آیاتِ جہاد پھر چمکنے دمکنے لگیں۔ ان کی مہک اور للکار بیک وقت ایسے اٹھی کہ اہل ایمان کے مشام معطر ہو گئے جبکہ کفر کی مکڑی کا کمزور جالا جو خود کو سپر پاور سمجھ بیٹھا تھا لرزنے لگا...... تھرتھرانے لگا......

عشق وجنون کے اس کھلے بازار سے بہت سارے لوگ محروم بھی رہے۔ ہاں! جنہیں حب دنیا کا زکام ہو وہ شہادت کی خوشبو کہاں سونگھ سکتے ہیں؟ ہاں! جنہیں موت کے خوف کا فالج ہو وہ میدانوں کی لذت کہاں پا سکتے ہیں؟ ہاں! جنہیں کافروں سے یاری کا کینسر ہو وہ رب کی غیبی نصرت کو کس طرح دیکھ سکتے ہیں؟ یہ محروم طبقہ ظاہری طور پر خوش ہے۔

فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَكَرِهُوْٓا اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِي الْحَرِّ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا (توبہ۔ ۸۱)

ترجمہ: جو لوگ (غزوہ تبوک میں) پیچھے رہ گئے وہ اللہ (جل جلالہ) کے رسول (کی مرضی) کے خلاف بیٹھ رہنے سے خوش ہوئے اور اس بات کو ناپسند کیا کہ اللہ (جل جلالہ) کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کریں۔ اور (اوروں سے بھی) کہنے لگے کہ گرمی میں مت نکلنا (ان سے) کہہ دو کہ دوزخ کی

آ گ اس سے کہیں زیادہ گرم ہے، کاش یہ (اس بات کو) سمجھتے۔

یہ ہنسنے والے...... جہاد کی ظاہری گرمی سے خود کو بچانے والے...... یہ اپنی عقلمندی اور امن پسندی پر ناز کرنے والے یہ خود کو حکمت و دانش کا بلا شرکت غیرے مالک سمجھنے والے...... یہ کافروں کو صبح شام خوش کرنے والے...... آج تھوڑا سا ہنس لیں...... خوشیاں منالیں...... اپنی رگوں میں دوڑتی ہوئی شیطانی مستی نکال لیں۔ انہیں آگے چل کر بہت رونا پڑے گا۔

فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَّلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا ۚ جَزَآءً ۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ٥

(التوبہ۔۸۲)

ترجمہ: یہ (دنیا میں) تھوڑا سا ہنس لیں اور (آخرت میں) ان کو ان کے اعمال کے بدلے جو کرتے رہے ہیں بہت سا رونا ہوگا۔

اور وہ جو پابندیاں لگنے کی وجہ سے رو رہے ہیں...... یا اللہ! ہمیں جہاد سے محروم نہ فرما...... یا اللہ! جہاد کے راستے بند نہ فرما یہ ان شاء اللہ آخرت میں خوب ہنسیں گے...... ہاں! وہ شہادت چاہتے ہیں اور اس کی تڑپ میں سسکیاں بھر رہے ہیں۔ ان کے گھروں پر پولیس کے چھاپے ہیں اس پولیس کے جو مسلمان کہلاتی ہے...... انہیں حکمرانوں کے غیظ و غضب کا سامنا ہے وہ حکمران جو خود کو مسلمان کہتے نہیں تھکتے...... وہ گھر سے بے گھر اور در سے بے در ہیں انہیں ستایا جاتا ہے۔ انہیں طعنے دیئے جاتے ہیں اور انہیں اسلام اور مسلمانوں کیلئے خطرہ بتایا جاتا ہے۔ سنا آپ نے...... مجاہدین کو کون لوگ مسلمانوں کیلئے خطرہ بتا رہے ہیں؟ وہی لوگ جن کا اسلام سے تعلق صرف اس قدر ہے کہ وہ کسی مسلمان کے گھر پیدا ہوئے۔ پھر ان کا ختنہ کرا دیا گیا اور بس انہیں نماز کی کوئی فکر نہیں۔ ہاں وہی نماز جس کے بارے میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں کہ اسے صرف ایک بار جان بوجھ کر چھوڑنے سے ایمان سلامت نہیں رہتا اور ایسے شخص کو زندہ رہنے یا مسلمان معاشرے میں موجود رہنے کا حق حاصل نہیں رہتا...... اس مسئلے میں اختلاف صرف اس قدر ہے کہ اسے قتل کر دیا جائے یا کہیں دور قید خانے میں ڈالا جائے یہاں تک کہ وہ مر جائے یا توبہ کر لے...... مگر آج یہ بے نمازی طبقہ اسلام اور مسلمانوں کا وکیل بنا پھرتا ہے...... صرف بندوق کے زور پر...... کافروں سے یاری کے زور پر اور بدمعاشی کے زور پر...... ہاں اپنی ذات اور حکومت کیلئے بندوق کا استعمال جائز اور اسلام اور مسلمانوں کی خاطر اس کا استعمال دہشت گردی...... انتہا پسندی اور اسلام کے لئے خطرہ...... وہ لوگ جو اپنے جسم پر لگی غلاظت کو صاف کرنا

اتنا ضروری نہیں سمجھتے جتنا اپنے چہرے سے اسلام اور سنت کی علامت ڈاڑھی کو مٹانا ضروری سمجھتے ہیں، وہ مجاہدین کو اسلام کا دشمن قرار دے رہے ہیں..... صبر کرو..... صبر و کرو..... یوم حساب زیادہ دور نہیں ہے اور قبر تو پاؤں کے بالکل قریب ہے..... ان شاء اللہ..... یہاں یا وہاں فیصلہ ضرور ہوگا ..... ظلم کرنے والے ظلم کے تاریک غار میں گم ہو جائیں گے جبکہ حق پر ڈٹے رہنے والے مر کر ایسے زندہ ہو جائیں گے کہ انہیں مردہ کہنے پر قرآن مجید پابندی لگا دے گا..... جہاد کا یہ مبارک سلسلہ آج بھی باقی ہے لیکن چونکہ مسلمانوں کے ایک بڑے طبقے نے اس کی قدر نہیں کی اور جہاد میں آنے والے کئی افراد نے دین کے اس انمول اور عظیم کام کو اپنی دنیا بنالیا ہے اس لئے اب جہادی مواقع محدود اور مشکل ہوتے جا رہے ہیں اور جنت کے یہ حسین بازار بہت اونچی چوٹیوں پر منتقل ہوتے جا رہے ہیں..... یا اللہ! امت مسلمہ پر رحم فرما اور ہمیں جہاد کے مواقع سے محروم نہ فرما .....

خیر کے وہ اونچے سلسلے جو اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں جاری فرمائے ہیں۔ ان میں سے ایک عظیم سلسلہ خالص دینی تعلیم پر مشتمل دینی مدارس کا ہے۔ یہ "دینی مدارس" اللہ تعالیٰ کا عظیم و بیش بہا انعام ہیں جو اس انعام کی قدر کرتا ہے وہ خیر القرون کی خوشبو سونگھتا ہے اور بغیر کسی ملاوٹ کے حق کو پالیتا ہے اور جو محروم تمنا ان مدارس سے عناد رکھتا ہے وہ اپنے دل کے ساتھ ساتھ اپنی آخرت کو بھی ویران و برباد کرتا ہے..... ان دینی مدارس نے امت مسلمہ کو بڑے بڑے مخلص مجاہد..... وقت کے عظیم ولی اور ماضی کی روشنی سے حال کو منور کرنے والے راسخ العلم محققین عطا فرمائے ہیں..... پھر خصوصی طور پر برصغیر پاک و ہند و بنگلہ دیش کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ یہاں کے مدارس، علماء اور طلبہ نے مادہ پرستی کی کسی علامت کے سامنے گردن نہیں جھکائی بلکہ وہ بد تہذیبی کے طوفانوں کے سامنے چٹانوں کی طرح ڈٹے ہوئے ہیں..... وہی عقیدہ، وہی نظریہ..... وہی فکر..... وہی نظر..... وہی انداز..... وہی لہجہ..... وہی استغناء..... وہی لباس..... اور وہی نصاب..... وہ مدینہ سے جڑے رہنے کو کامیابی اور سعادت سمجھتے ہیں..... کوئی ہنسے یا مذاق اڑائے ..... ان مدارس نے دور حاضر میں جن نامور، نابغۃ العصر، روشن ضمیر، راسخ العلم اور فلاح یاب ہستیوں کو پیدا کیا ان میں سے ایک چمکدار نام حضرت مولانا محمد موسیٰ روحانی بازی نور اللہ مرقدہ کا ہے..... شیخ الحدیث..... شیخ التفسیر..... علم الجلالہ کے موجد..... فلکیات قدیمہ و جدیدہ کے ماہر..... صاحب کرامت ولی..... صاحب قلم ادیب..... صاحب طرز مصنف..... علماء کے محبوب..... طلبہ کے مرجع..... علوم و فنون کے امام..... ابو تفہیم مدرس اور ابو الفہم مفکر..... اللہ جل شانہ ان کی قبر پر بے

شمار رحمتیں نازل فرمائے...... وہی قبر جہاں سے خوشبو پھوٹتی رہی اور بندوں کو رب تعالیٰ کی اطاعت وفرمانبرداری کے مزے بتاتی رہی...... حضرت مولانا نور اللہ مرقدہ نے ''الاسم الاعظم'' کے موضوع پر ایک وقیع ومفید کتاب تصنیف فرمائی ہے اور اس کا نام "**الکنز الاعظم فی تعیین الاسـم الاعـظـم**" رکھا ہے...... یہ کتاب سلف وخلف کے اقوال کی جامع اور اس موضوع پر لاجواب تحقیق ہے...... حضرت مولانا نور اللہ مرقدہ چونکہ ماہر مدرس تھے اس لئے آپ نے اکابر علماء کے اقوال کو جمع فرمانے میں تکرار سے بچنے کو ضروری نہیں سمجھا...... بلکہ...... ہر قول کو من وعن ذکر فرمانے کا اہتمام کیا ہے...... یقیناً یہ تصنیفی نہیں منفرد تدریسی انداز ہے جس کی بدولت مضمون سمجھنا اور اس کو یاد کرنا آسان ہو جاتا ہے پھر ماشاء اللہ حضرت مولانا ایک صاحب طرز ادیب بھی ہیں اس لئے قلم کو جہاں بھی تحقیق سے فراغت ملتی ہے وہ فصاحت وبلاغت کے جوہر دکھانے لگتا ہے اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ وہ حریری کو مات کر جائے گا...... الغرض یہ کتاب علم، تحقیق، اقوال اور ادب کا مجموعہ ہے جبکہ بعض مقامات پر حضرت مولانا نور اللہ مرقدہ نے موضوع سے ہٹ کر کچھ تاریخی وعلمی باتوں کا ذکر بھی ضروری سمجھا ہے۔

فصیح عربی میں لکھی گئی اس کتاب کا اگر سلیس اردو ترجمہ منظر عام پر آ جائے تو بے حد مفید ہوگا...... بندہ نے اس کتاب کے اردو ترجمے کا ارادہ کر رکھا ہے مگر ابھی تک اس کیلئے مناسب مواقع فراہم نہیں ہو سکے۔ اگر میری قسمت میں یہ سعادت لکھی ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ توفیق ومواقع مرحمت فرمائے گا...... میں اس کیلئے دعاء گو ہوں اور قارئین سے بھی دعاء کی درخواست کرتا ہوں۔

حکومتِ پاکستان نے ۱۲رجنوری ۲۰۰۲ء جیش محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر پابندی لگادی تھی۔ بندہ کو اس پابندی سے پہلے ہی گرفتار کرلیا گیا تھا۔ تیرہ مہینے کی قید سے رہائی ملی تو ہم فکر رفقاء کے ساتھ مل کر ''خدام الاسلام'' کے نام سے دین کا کام شروع کیا۔ اب ۲۰ررمضان المبارک ۱۴۲۴ھ بمطابق ۱۵رنومبر ۲۰۰۳ء خدام الاسلام پر بھی پابندی لگادی گئی ہے۔ حکومت مجھے گرفتار کرنے کے درپے ہے جبکہ میں رحمت الٰہی ونصرت ربانی کے انتظار میں دربدر ہوں۔ ملک بھر میں جماعت کے دفاتر سیل کردیئے گئے ہیں۔ مکتبہ بھی بند ہے اور پولیس کے گھیرے میں ہے۔ ملک کا جہاد مخالف طبقہ خوشیاں منا رہا ہے جبکہ اہل ایمان کی گرم آہیں دسمبر کے ٹھنڈے مہینے کو پسینہ آلود کر رہی ہیں۔ مسافری ودربدری کی حالت میں یہ کتاب لکھ رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اپنے اسم اعظم کی برکت سے اہل ایمان کو فتح عطا فرمائے۔ مجاہدین پر سے مشکلات دور فرمائے اور مجھے آزادی وآسانی کے

ساتھ دین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے آمین برحمتک یاارحم الراحمین۔

موجودہ حالات میں مکمل کتاب کا ترجمہ تو بظاہر ممکن نہیں ہے البتہ اختصار کے ساتھ ان تریسٹھ اقوال کو ذکر کیا جاتا ہے جو حضرت مؤلف رحمہ اللہ نے اس کتاب میں ذکر فرمائے ہیں۔

نَسْتَعِيْنُ بِاللّٰهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

(اسم اعظم کے بارے میں ائمہ، مشائخ اور علماء کرام کے تریسٹھ اقوال یہ ہیں۔)

پہلا قول

ائمہ اور علماء کرام کی ایک جماعت کا موقف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے تمام نام عظیم ہیں اور ان میں سے کسی کو ''اعظم'' یعنی دوسرے ناموں کی بنسبت زیادہ عظمت والا قرار دینا درست نہیں ہے چنانچہ جن احادیث وروایات میں الاسم الاعظم کا تذکرہ ہے وہاں ''اعظم''، عظیم کے معنی میں ہے۔ امام مالک رحمہ اللہ، امام طبری رحمہ اللہ، امام ابوالحسن اشعری رحمہ اللہ کا یہی موقف ہے۔ حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ کی طرف یہ واقعہ منسوب ہے کہ بعض لوگوں نے ان سے اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم پوچھا تو انہوں نے فرمایا تم مجھے اسم اصغر (اللہ کا چھوٹا نام) بتادو میں تمہیں اسم اعظم (اللہ تعالیٰ کا بڑا نام) بتادوں گا...... اللہ تعالیٰ کے تو تمام نام بڑے ہیں...... حضرت مولانا رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ قول ضعیف ہے...... اسم اعظم موجود ہے جیسا کہ کئی روایات میں اس کا تذکرہ موجود ہے اور امور شرعیہ میں تفاضل یعنی بعض کا بعض سے افضل ہونا ثابت ہے...... جیسے جمعۃ المبارک کا ہفتہ کے باقی ایام سے افضل ہونا۔

دوسرا قول

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اسم اعظم کو لوگوں سے مخفی رکھا ہے، اس کے اعلیٰ مقام اور بلند شان کو بتانے کیلئے...... جس طرح لیلۃ القدر...... جمعۃ المبارک کی مقبول گھڑی اور صلوٰۃ وسطیٰ کو مخفی رکھا گیا ہے...... تاکہ لوگ ان کے بلند درجے کو سمجھیں اور ان کی تلاش میں خوب جانفشانی دکھائیں اور دیگر اعمال سے غافل نہ ہوں۔ بعض صاحب حال وصاحب مقام مشائخ طریقت سے منقول ہے کہ وہ فرماتے تھے مجھ سے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسم اعظم پر پردہ ڈال دیا گیا ہے اور

اللہ تعالیٰ اس سے انہیں لوگوں کو آگاہ فرماتا ہے جن کو وہ اپنی خصوصی محبت کیلئے چن لیتا ہے اور اگر عام لوگ اسم اعظم کو جان لیں تو وہ اسی میں پڑ جائیں گے اور دیگر اعمال چھوڑ بیٹھیں گے جو شخص اسم اعظم کو پا کر اس کی فضیلت کو دیکھتے ہوئے قرآن پاک کو اور مجھ پر درود پڑھنے کو چھوڑ دے گا تو یہ اس کیلئے سخت خطرے کی بات ہوگی...... شیخ عمر بن سعید الفوتی رحمہ اللہ کتاب الرماح میں یہ قول نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: یہ بات اچھی طرح سمجھ لو کہ اسم اعظم دنیا اور طالب دنیا کیلئے مفید و مناسب نہیں ہے جو شخص اسے پا کر دنیا کیلئے استعمال کرتا ہے وہ دنیا اور آخرت دونوں کا خسارہ پاتا ہے۔

حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں اسم اعظم کشف اور الہام ہی کے ذریعہ معلوم ہو سکتا ہے اور یہ اسی شخص کیلئے مفید ہے جو مکمل امانتدار، اللہ تعالیٰ کے اخلاق میں رنگا ہوا، دنیا سے بے رغبت اور صرف آخرت کی فکر رکھنے والا ہو۔ تاکہ وہ اسم اعظم کو فانی دنیا کے معاملات میں استعمال کر کے دونوں جہانوں کی سعادت سے محروم نہ ہو جائے۔ اسی لئے اسم اعظم کا علم رکھنے والے اولیاء کرام اسے اپنے ساتھیوں سے چھپایا کرتے تھے اور صرف اہل افراد کو اسکی تعلیم فرماتے تھے۔ جیسا کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ کا واقعہ ہے کہ انہوں نے اپنے بعض خواص اور خدام میں جب تھوڑی سی خیانت دیکھی تو انہیں اسم اعظم سکھانے سے انکار فرما دیا۔

ایک عجیب واقعہ

اسم اعظم کا علم رکھنے والے ایک شیخ محترم کی خدمت میں ایک سالک حاضر ہوا اور اسم اعظم سکھانے کی درخواست کی انہوں نے پوچھا کیا تمہارے اندر اس کی اہلیت ہے؟ سالک نے اثبات میں جواب دیا تو شیخ صاحب نے فرمایا جاؤ شہر کے دروازے پر بیٹھ جاؤ اور وہاں جو واقعہ پیش آئے مجھے آکر بتاؤ۔ سالک حسب الحکم وہاں جا بیٹھا اس نے دیکھا کہ ایک بزرگ لکڑہارا دراز گوش پر لکڑیاں لادے آرہا ہے۔ اچانک ایک فوجی نے اسے روک کر اس سے لکڑیاں چھین لیں اور اسے مارا۔ یہ منظر دیکھ کر سالک کو سخت غم پہنچا اور اس نے واپس آکر شیخ کو یہ قصہ سنایا۔ شیخ نے فرمایا اگر تمہارے پاس اسم اعظم ہوتا تو تم اس فوجی کے ساتھ کیا سلوک کرتے؟ سالک نے کہا میں اسم اعظم کے ذریعہ اس کی ہلاکت کی دعا کرتا۔ شیخ نے فرمایا تم نے جس بزرگ لکڑہارے کو مار کھاتے دیکھا ہے اسی نے مجھے اسم اعظم سکھایا ہے۔

حاصل کلام یہ ہے کہ اسم اعظم اسی کیلئے مفید و مناسب ہے جو صبر، بردباری اور مخلوق پر شفقت

جیسی ان تمام اچھی صفات کا حامل ہو جو اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ اور منتخب بندوں کا شیوہ رہی ہیں۔

تیسرا قول

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ٥ (الاعراف۔۲۳)

یہ دعا اسم اعظم ہے (الدر المنثور فی شرح اسماء اللہ الحسنیٰ۔ص ۵)

حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے اس قول کی تائید میں کوئی مضبوط روایت نہیں دیکھی۔ بس یہی کہا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب حضرت آدم علیہ السلام کو جنت سے نکالا تو پھر ان کلمات کے ذریعہ ان کی دعا اور توبہ کو قبول فرمایا۔

فَتَلَقّٰی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّہٖ کَلِمَاتٍ کہ آدم علیہ السلام نے اپنے رب کی طرف سے کچھ کلمات پائے۔ اس آیت میں لفظ کلمات سے کئی مفسرین کے نزدیک یہی دعا مراد ہے۔

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ...... الخ ...... چونکہ اسم اعظم کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کے بعد دعا قبول ہوتی ہے اور حضرت آدم علیہ السلام کی دعا ان کلمات کے بعد قبول ہوئی اس لئے اس قول کے قائلین نے اسے اسم اعظم قرار دیا۔

چوتھا قول

بعض اصحاب سلوک و اشارات کا موقف یہ ہے کہ اسم اعظم ''ھُوَ'' ہے۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ اور امام فخر الدین رازی نے اس قول کی تائید میں کئی دلائل ارشاد فرمائے ہیں۔ حکیم ترمذی رحمہ اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔ حضرت مصنف رحمہ اللہ اس قول کو درست نہیں مانتے چنانچہ انہوں نے اس کے رد میں کئی دلائل ذکر فرمائے ہیں۔

(مرتب عرض کرتا ہے کہ ھو اسم اعظم ہے یا نہیں؟ یہ ایک علمی و کشفی بحث ہے۔ لیکن اس کا اسماء الحسنیٰ میں سے ہونا اور سالکین کو اس کے ذکر سے فائدہ حاصل ہونا ایک مسلم بات ہے اور ایسی صورت میں یہ ضمیر نہیں رہتا۔ حضرت مصنف رحمہ اللہ کے اکثر دلائل اس کے ضمیر ہونے کی صورت میں ہیں۔ واللہ اعلم و علمہ اتم یہ دقیق اور خوبصورت علمی بحث اسی کتاب یعنی الکنز الاعظم کے صفحہ ۷۱ سے لیکر صفحہ ۸۸ تک ۱۸ صفحات پر پھیلی ہوئی ہے عربی دان اہل علم حضرات وہاں رجوع فرما سکتے ہیں۔)

میں لکھا ہے کہ ان کی توبہ قبول ہونے کا سبب یہ بنا کہ انہوں نے راہ چلتے ایک ایسا رقعہ پایا جس پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم مکتوب تھا انہوں نے یہ رقعہ اٹھالیا مگر اسے رکھنے کی مناسب جگہ نہ پائی تو اسے نگل لیا۔ رات کو انہوں نے خواب میں دیکھا کہ کوئی ان سے کہہ رہا ہے: اس رقعہ کا احترام کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آپ پر حکمت کا دروازہ کھول دیا ہے۔ (الرسالۃ القشیریہ۔ص۱۹)

چھٹا قول

اسم اعظم اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہے۔ (کذا فی الفتح)

ممکن ہے کہ اس کی دلیل ابن ماجہ کی روایت ہو کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ آپ انہیں اسم اعظم سکھائیں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے درخواست قبول نہ فرمائی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نماز پڑھی اور ان الفاظ سے دعا مانگی:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَدْعُوْكَ اللّٰهَ وَاَدْعُوْكَ الرَّحْمٰنَ وَاَدْعُوْكَ الرَّحِیْمَ وَاَدْعُوْكَ بِاَسْمَآئِكَ الْحُسْنٰی كُلِّهَا مَاعَلِمْتُ مِنْهَا وَ مَالَمْ اَعْلَمْ. (الحدیث)

اس روایت میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اسم اعظم ان اسماء میں سے ہے جن کے ذریعے آپ نے دعا مانگی ہے۔

صاحب الفتح فرماتے ہیں اسکی سند ضعیف ہے اور اس سے استدلال قابل نظر ہے۔

الدر المنظم میں ہے کہ اس قول کی زیادہ مضبوط دلیل حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی وہ روایت ہے جو پانچویں قول کے ذیل میں ذکر کی جا چکی ہے۔

(بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں یہ تینوں اسماء ''اللہ الرحمٰن الرحیم'' شامل ہیں)

ساتواں قول

حضرت دینوری رحمہ اللہ روایت فرماتے ہیں کہ ایک بزرگ شام کے وقت ایک بستی میں تشریف لائے اور بستی والوں سے فرمایا کون مجھے اپنے پاس رات بسر کرائے گا اللہ تعالیٰ اسے اجر عطا فرمائیں گے۔ بستی والوں میں سے کسی نے ان کی طرف توجہ نہ کی۔ اسی دوران اس بستی کا رہنے والا ایک نابینا شخص وہاں آیا۔ اس نے جب اس شخص کی بات سنی تو فوراً مہمان نوازی کیلئے

تیار ہو گیا اور اس صالح شخص کو اپنے گھر لے آیا اور اس کی مہمان نوازی کی۔ آدھی رات کے وقت وہ نابینا کسی ضرورت سے اٹھا تو اس نے اپنے مہمان کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک خاص دعا کے ذریعے مناجات کرتے سنا۔ اللہ تعالیٰ نے نابینا کے دل میں یہ بات ڈالی کہ وہ اس دعاء کو یاد کر لے۔ چنانچہ اس نے دعا یاد کر لی۔ پھر وضو کر کے نماز پڑھی اور اس دعا کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی حاجت پیش کی۔ ابھی صبح نہیں ہوئی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی بینائی لوٹا دی۔ وہ فوراً اپنے مہمان کی طرف دوڑا تو انہیں نہ پایا، تب اسے معلوم ہوا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے اولیاء میں سے تھا۔

قبولیت کی تاثیر رکھنے والی وہ مبارک دعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْاَرْوَاحِ الْفَانِیَةِ وَالْاَجْسَادِ الْبَالِیَةِ اَسْئَلُكَ بِطَاعَةِ الْاَرْوَاحِ الرَّاجِعَةِ اِلٰی اَجْسَادِھَا الْمُلْتَئِمَةِ لِعُرُوْقِھَا وَبِطَاعَةِ الْقُبُوْرِ الْمُشَقَّقَةِ عَنْ اَھْلِھَا وَدَعْوَتِكَ الصَّادِقَةِ فِیْھِمْ وَاَخْذِكَ الْحَقِّ مِنْھُمْ وَقِیَامِ الْخَلْقِ كُلِّھِمْ مِنْ مَخَافَتِكَ وَشِدَّةِ سُلْطَانِكَ یَنْتَظِرُوْنَ قَضَآئَكَ وَیَخَافُوْنَ عَذَابَكَ اَسْئَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ النُّوْرَ فِیْ بَصَرِیْ وَالْاِخْلَاصَ فِیْ عَمَلِیْ وَالشُّكْرَ فِیْ قَلْبِیْ وَذِكْرَكَ فِیْ لِسَانِیْ بِاللَّیْلِ وَالنَّھَارِ مَآ اَبْقَیْتَنِیْ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا كَثِیْرًا. اٰمِیْن

آٹھواں قول

اسم اعظم سورہ حشر کی آخری چھ آیات میں ہے۔ جیسا کہ آگے مرفوع روایت آ رہی ہے۔

نواں قول

کئی محققین کا فرمان ہے کہ اسم اعظم "اَلْحَیُّ الْقَیُّوْم" یا "یَا حَیُّ یَا قَیُّوْم" ہے..... کیونکہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

اللہ تعالیٰ کا وہ اسم اعظم جس کے ذریعے سے اسے پکارا جائے تو قبول فرماتا ہے۔قرآن پاک کی تین سورتوں بقرہ اور ال عمران اور طہٰ میں ہے۔

(الجامع الصغیر۔اخرجہ ابن ماجہ والحاکم والطبرانی عن ابی امامہ الباہلی رضی اللہ عنہ)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے (اس فرمان کے مطابق) اسم اعظم کو ڈھونڈا تو سورہ بقرہ میں آیۃ الکرسی میں پایا ''اَللّٰهُ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ'' اور ال عمران میں ''اَللّٰهُ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ'' اور طہٰ میں وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَیِّ الْقَیُّوْمِ...... قدر مشترک تینوں سورتوں میں یہی دو نام ''اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ'' ہے۔

اس قول کی تائید اس روایت سے بھی ہوتی ہے جو امام بیہقیؒ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حلقے میں بیٹھا ہوا تھا اور ایک شخص نماز پڑھ رہے تھے انہوں نے رکوع، سجدہ اور تشہد کے بعد دعا میں یہ الفاظ کہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَآ اِلٰـهَ اِلَّآ اَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ.

اس پر حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس شخص نے اللہ تعالیٰ کے اس بڑے نام کے ساتھ دعا کی ہے جس کے ذریعے اسے پکارا جائے تو قبول فرماتا ہے اور جو کچھ مانگا جائے عطا فرماتا ہے۔ (اخرجہ البیہقی بسندہ ورواہ ابوداؤد السجستانی فی کتاب السنن)

ممکن ہے حدیث شریف میں مذکور ''باسمہ العظیم'' سے یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ مراد ہو۔حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص سوتے وقت یہ الفاظ کہے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ مٹا دیتے ہیں۔اگر چہ وہ سمندر کی جھاگ کی طرح (زیادہ) ہوں۔

''اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ'' (بیہقی)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جب کوئی تکلیف آتی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے:

''یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ'' (بیہقی)

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ ان دونوں اسماء کے ساتھ بہت شغف رکھتے تھے۔ انہوں نے مجھے ایک دن کہا ان دونوں اسموں میں دل کی زندگی کے حوالے سے بہت زبردست تاثیر ہے اور وہ اشارہ فرماتے تھے کہ یہی دو اسم "اسم اعظم" ہیں اور وہ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص فجر کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان چالیس مرتبہ "یَا حَیُّ یَاقَیُّوْمُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ" پڑھنے کی پابندی کرے تو اس کے دل کو زندگی حاصل ہو جاتی ہے اور وہ (دل) نہیں مرتا (یعنی غافل و سیاہ نہیں ہوتا)۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی کوئی پریشانی یا غم لاحق ہوتا تو آپ فرماتے "یَا حَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ"

(اخرج الحاکم فی المستدرک وقال صحیح الاسناد)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر کے دن میں نے کچھ دیر جنگ کی پھر میں یہ دیکھنے کیلئے لوٹا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیا کر رہے ہیں؟ میں آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں فرما رہے تھے یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ میں پھر جنگ کرنے چلا گیا۔ پھر آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں وہی کچھ فرما رہے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے فتح عطا فرما دی۔ (اخرجہ النسائی والحاکم)

شیخ سہروردی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو شخص گھر میں داخل ہوتے وقت یَاقَیُّوْمُ پڑھ لے۔ وہ ہر طرح کے تعرض سے محفوظ رہتا ہے۔

اور اگر کند ذہن آدمی روزانہ سولہ مرتبہ خلوت میں اس کا ورد کرے تو اللہ تعالیٰ اسے نسیان سے بچا دیتا ہے اور اس کے حافظے کو قوی اور دل کو منور فرما دیتا ہے۔

(الدر المنثور فی شرح الاسماء الحسنیٰ۔ ص ۶۲)

کہا جاتا ہے کہ بنی اسرائیل جب (فرعون سے بچنے کیلئے) سمندر میں داخل ہوئے تو انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اسم اعظم پوچھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہو "أھیا" یعنی "یَاحَیُّ" "شراھیا" یعنی "یَاقَیُّوْمُ" بنی اسرائیل نے کہا تو غرق ہونے سے بچ گئے بس جو کوئی بھی سمندر میں یہ الفاظ پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے غرق ہونے سے بچا لیں گے۔ (الدر المنثور)

شیخ الکتانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا دعا فرما دیجئے کہ میرا دل مردہ نہ ہو تو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روزانہ چالیس مرتبہ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ لَآ اِلٰہَ

اِلَّآ اَنْتَ پڑھا کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے دل کو زندہ فرمادے گا۔ (رسالۃ الامام القشیری۔ ص ۱۹۴)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے:

وَاِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ.

اور سورۂ آل عمران کا آغاز:

الٓمّٓ ۝ اَللّٰهُ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ.

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے اور اسی لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا میں زیادہ محنت فرماتے تو ارشاد فرماتے: (ترمذی و صحیح ابی حاکم)

دسواں قول

اسم اعظم "ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ" ہے۔

حدیثِ مرفوع میں ہے "لازم پکڑو یَاذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ کو۔"

صاحب فتح الباری اسم اعظم کے بارے میں اقوال ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"آٹھواں قول ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ہے" امام ترمذی رحمہ اللہ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی روایت ذکر کی ہے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یَاذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ کہتے سنا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (اپنی مراد) مانگو تمہاری پکار قبول کر لی گئی ہے۔ (فتح الباری)

علامہ رازی رحمہ اللہ نے اس قول کو ضعیف قرار دیا ہے۔

گیارہواں قول

اسم اعظم "اَللّٰهُمَّ" ہے۔

ابن مظفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں، ایک قول یہ بھی ہے کہ "اَللّٰهُمَّ" اسم اعظم ہے اور اس پر دلیل یہ بیان کی گئی ہے کہ لفظ اللہ ذات باری تعالیٰ پر دلالت کرتا ہے اور "میم" ننانوے صفات پر دلالت کرتا ہے۔ اسی لئے ابوالحسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ "اَللّٰهُمَّ" کا لفظ تمام اسماء کا جامع ہے اور نضر بن شمیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس نے "اَللّٰهُمَّ" کہا اس نے اللہ تعالیٰ کو اس کے تمام ناموں کے ساتھ پکارا۔

بارہواں قول

اسم اعظم حضرت یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ دعا ہے:

" لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ "

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''ذوالنون (حضرت یونس) علیہ السلام کی دعا جب وہ مچھلی کے پیٹ میں تھے، یہ تھی:

لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

پس جو مسلمان بھی ان الفاظ کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا مانگتا ہے اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔'' (ترمذی، نسائی، حاکم وقال الحاکم صحیح الاسناد)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا وہ اسم اعظم جس کے ذریعے سے اسے پکارا جائے تو قبول فرماتا ہے اور مانگا جائے تو عطا فرماتا ہے۔ (حضرت) یونس بن متی علیہ السلام کی دعا ہے۔ (الطبری)

کثیر بن معبد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حسن رحمہ اللہ سے اسم اعظم کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کیا تم نے قرآن پاک میں حضرت یونس علیہ السلام کی یہ دعا نہیں پڑھی؟

لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ (ابن ابی حاتم)

تیرھواں قول

اسم اعظم '' اَلرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ '' ہے۔

اس قول کی دلیل وہ حدیث شریف ہے جس میں فرمایا گیا ہے کہ اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے:

وَاِلٰـھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ۔ (البقرہ ۱۶۳)

اور اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ (البقرہ ۲۵۵)

چودھواں قول

اسم اعظم '' اَلْقَیُّوْمُ '' ہے۔

علماء کرام کی ایک جماعت کا یہی موقف ہے کیونکہ اَلْقَیُّوْمُ کے معنی ہیں قائم بذاتہ اور

مُقَوِّمٌ لغیرہ۔ قائم بذاتہ کا مطلب یہ ہے کہ وہ واجب الوجود ہے اور تمام کمالات رکھتا ہے اور ہر طرح کے عیب و کمزوری سے پاک ہے اور مُقَوِّمٌ لغیرہ کا مطلب یہ ہے کہ اسکی ذات میں تمام افعال کی صفات جمع ہیں۔ (روح المعانی)

پندرھواں قول

اسم اعظم ''سورہ بقرہ میں دو آیتیں اور سورۂ ال عمران میں ایک آیت اور سورۂ انعام میں تین آیات اور سورۂ اعراف میں دو آیتیں اور سورۂ رعد میں ایک آیت اور سورۂ مریم میں ایک آیت اور سورۂ طٰہٰ میں چار آیات اور سورۂ مومنون میں ایک آیت اور سورۂ فیل میں ایک آیت اور سورۂ روم میں ایک آیت اور سورۂ سجدہ میں ایک آیت اور سورۂ یٰسین میں دو آیتیں اور سورۂ حشر میں تین آیات اور سورۂ ملک میں ایک آیت اور سورۂ اخلاص میں دو آیتیں'' ہیں۔

مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے بعض کتابوں میں کچھ علماء کرام کا یہ قول دیکھا ہے۔ لیکن یہ مجمل قول ہے جو تفسیر کا محتاج ہے اسی طرح اس قول کی دلیل اور ماخذ بھی مذکور نہیں ہے۔

سولھواں قول

اسم اعظم کلمۂ توحید '' لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ '' ہے۔

قاضی عیاض رحمہ اللہ نے بعض علماء کرام سے یہ قول نقل فرمایا ہے۔

اس کلمہ کے بیس سے زائد نام ہیں مثلاً کلمة الصدق، العروة الوثقى، کلمة الحق، الصراط المستقيم، کلمة الاخلاص، وغير ذالك.

مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کلمہ توحید کو اسم اعظم قرار دینے والے حضرات کئی وجوہات کو دلیل بنا سکتے ہیں۔ مثلاً:

۱۔ یہی کلمہ اسلام و ایمان کی بنیاد اور یقین و احسان کا معیار ہے۔ کافر اگر اخلاص کے ساتھ یہ کلمہ پڑھ لے تو وہ اس کی برکت سے مومن بن جاتا ہے اور اس کا شمار اہل جنت میں ہونے لگتا ہے۔ تو اس سے زیادہ نفع، برکت اور سعادت کس کلمہ سے حاصل ہو سکتی ہے کہ پکا جہنمی جنتی اور پکا کافر مومن بن جائے۔

۲۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کا آخری کلام لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ

ہوگا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

۳۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا اللہ تعالیٰ اس پر آگ کو حرام فرما دیتے ہیں۔ (ترمذی)

۴۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک سب سے افضل ذکر لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ اور سب سے افضل دعا ''اَلْحَمْدُلِلّٰہِ'' ہے۔ (النسائی فی عمل الیوم واللیلۃ)

۵۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ''مرفوعا'' روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی بندہ اخلاص کے ساتھ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ کہتا ہے تو اس کیلئے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں یہاں تک کہ (یہ کلمہ) عرش تک جا پہنچتا ہے جب تک (یہ کلمہ کہنے والا) کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرتا ہے۔

(النسائی فی عمل الیوم واللیلۃ)

۶۔ اہل کشف اولیاء اللہ کا فرمانا ہے کہ جو شخص ستر ہزار مرتبہ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پڑھنے والے کو یا جس کیلئے اسے پڑھا گیا ہو کو جہنم سے نجات عطا فرما دیتے ہیں۔

بعض علماء نے اس بارے میں ایک مرفوع حدیث بھی ذکر کی ہے، لیکن وہ صحیح نہیں ہے۔ البتہ تجربہ سے اس قول کی صحت وصداقت ثابت ہوتی ہے۔

اولیاء اللہ اس بارے میں خود بھی اہتمام کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی اسکی تلقین فرماتے ہیں اور اس بارے میں اس صاحب کشف نوجوان کا واقعہ بھی ذکر کرتے ہیں جس نے اپنی والدہ کے انتقال کے بعد انہیں آگ میں جلتے دیکھا تو بے قرار ہو کر رونے لگا۔ حاضرین میں سے ایک بزرگ نے ستر ہزار کلمہ کا ورد اپنے لئے کر رکھا تھا انہوں نے اس کا ایصال ثواب اس خاتون کیلئے کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ نوجوان خوشی سے مسکرانے لگا اور کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ نے میری والدہ کو آگ سے نکال دیا ہے اور اس کیلئے جنت کا فیصلہ فرما دیا ہے۔

ستر ہزار کلمہ کے بارے میں تو کوئی صحیح حدیث موجود نہیں ہے۔ لیکن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح کے وقت ایک ہزار مرتبہ ''سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ'' پڑھتا ہے تو وہ اپنی جان اللہ تعالیٰ کو بیچ دیتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جہنم سے آزاد کیا ہوا بن جاتا ہے۔ (الطبرانی فی الاوسط)

بس لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ کا ورد بھی اس کے مشابہ ہے۔ حضرت شیخ نجم الدین رحمہ اللہ

فرماتے ہیں کہ حضرات صوفیاء کرام کی اقتداء میں اس پر عمل کر لینا چاہئے۔

سترہواں قول

شریح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں کسی کہنے والے کو سنا وہ کہہ رہا تھا کہ فلاں کے پاس چلے جاؤ ہم نے اسے حکم دیا ہے کہ وہ تمہیں اسم اعظم سکھا دے۔ جب صبح ہوئی تو میرے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا رات کو خواب میں مجھے کہا گیا کہ شریح کے پاس جاؤ اور اسے اسم اعظم سکھاؤ۔ وہ اسم اعظم قرآن پاک کی یہ تمام آیات ہیں:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ o (البقرہ۔۱۶۳)

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ (البقرہ ۲۵۵)

الٓمّٓ o اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ o نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ o (آل عمران ۱ تا ۳)

هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ o (آل عمران ۶)

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ o اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ o (آل عمران ۱۸/۱۹)

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ o لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ o (انعام۔۱۰۲/۱۰۳)

اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ o (انعام۔۱۰۶)

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ

تَهۡتَدُوۡنَ ۝ (الاعراف۔۱۵۸)

وَمَآ اُمِرُوۡۤا اِلَّا لِیَعۡبُدُوۡۤا اِلٰـهًا وَّاحِدًا ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ (التوبہ۔۳۱)

فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقُلۡ حَسۡبِیَ اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیۡهِ تَوَكَّلۡتُ وَهُوَ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِیۡمِ ۝ (التوبہ۔۱۲۹)

حَتّٰۤی اِذَاۤ اَدۡرَكَهُ الۡغَرَقُ قَالَ اٰمَنۡتُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِیۡۤ اٰمَنَتۡ بِهٖ بَنُوۡۤا اِسۡرَآءِیۡلَ وَاَنَا مِنَ الۡمُسۡلِمِیۡنَ. (یونس۔۹۰)

فَاِلَّمۡ یَسۡتَجِیۡبُوۡا لَكُمۡ فَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّمَاۤ اُنۡزِلَ بِعِلۡمِ اللّٰهِ وَاَنۡ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَهَلۡ اَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ ۝ (ہود۔۱۴)

قُلۡ هُوَ رَبِّیۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیۡهِ تَوَكَّلۡتُ وَاِلَیۡهِ مَتَابٌ. (الرعد۔۳۰)

یُنَزِّلُ الۡمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوۡحِ مِنۡ اَمۡرِهٖ عَلٰی مَنۡ یَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِهٖۤ اَنۡ اَنۡذِرُوۡۤا اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاتَّقُوۡنِ ۝ (سورہ نحل۔۲)

وَاِنۡ تَجۡهَرۡ بِالۡقَوۡلِ فَاِنَّهٗ یَعۡلَمُ السِّرَّ وَاَخۡفٰی ۝ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰی ۝ (طٰہٰ۔۷/۸)

وَاَنَا اخۡتَرۡتُكَ فَاسۡتَمِعۡ لِمَا یُوۡحٰی ۝ اِنَّنِیۡۤ اَنَا اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعۡبُدۡنِیۡ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكۡرِیۡ ۝ (طٰہٰ۔۱۳۔۱۴)

اِنَّمَاۤ اِلٰـهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِیۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَسِعَ كُلَّ شَیۡءٍ عِلۡمًا (طٰہٰ۔۹۸)

وَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ قَبۡلِكَ مِنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا نُوۡحِیۡۤ اِلَیۡهِ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعۡبُدُوۡنِ ۝ (انبیاء۔۲۵)

وَذَا النُّوۡنِ اِذۡ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنۡ لَّنۡ نَّقۡدِرَ عَلَیۡهِ فَنَادٰی فِی الظُّلُمٰتِ

اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ. (انبیاء ۸۷،۸۸)

فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِیْمِ ۝
(المومنون۔۱۱۶)

وَهُوَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْحَمْدُ فِی الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ وَلَهُ الْحُكْمُ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ. (القصص ۷۰)

یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَیْرُ اللّٰهِ یَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝
(القاطر۔۳)

اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا قِیْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یَسْتَكْبِرُوْنَ (الصّٰفّٰت۔۳۵)

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ (فاطر۔۱۳)

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ (الزمر۔۶)

هُوَ الْحَیُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ (المومن۔۶۵)

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِیْنَ ۝
(الدخان۔۸)

فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰىكُمْ (محمد۔۱۹)

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ○ (الحشر۔۲۲ تا ۲۴)

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ (التغابن۔۱۳)

رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِیْلًا ○ (المزمل۔۹)

مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس قول کے قائل کی مراد واضح طور پر یہی ہے کہ یہ مبارک آیات اسم اعظم پر مشتمل ہیں اور اسم اعظم ان آیات سے خارج نہیں ہے۔ پس جو ان آیات کو پڑھ کر دعا کرے گا تو اس نے قبولیت کی تاثیر رکھنے والے اسم اعظم کے ذریعے دعا کر لی۔ (مرتب عرض کرتا ہے کہ اس قول کا یہ مطلب بھی ہوسکتا ہے کہ ان تمام آیات کی ایک مجلس میں اکٹھی تلاوت قبولیت کا اثر رکھتی ہے اور جو وظیفہ فوری قبولیت کا اثر رکھتا ہو اسے بھی اسم اعظم کہہ دیا جاتا ہے جیسا کہ خود اس کتاب میں کئی دعاؤں کو اسم اعظم قرار دیا گیا ہے باقی قرآن پاک کی مختلف آیات کو جمع کر کے پڑھنے کی تاثیر ایک مسلم چیز ہے جیسا کہ جادو کے علاج کیلئے منزل کی تلاوت اور قضاء حاجات کیلئے ایک ہی مجلس میں تمام آیات سجدہ کی تلاوت وغیرہ)

اٹھارواں قول

اسم اعظم ''ن'' ہے۔ ابن جریر نے سند صحیح کے ساتھ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ یہ اسم اعظم ہے۔

انیسواں قول

اسم اعظم الٓمّٓ ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: ''الٓمّٓ'' اللہ تعالیٰ کے ناموں میں اسم اعظم ہے۔ (اخرج ابن ابی حاتم من طریق السدس۔ کذا نقلہ السیوطی فی الاتقان)

ممکن ہے کہ ''الٓمّٓ'' کے اسم اعظم ہونے کی وجہ سے اسے سورہ فاتحہ کے بعد قرآن پاک کا حرف آغاز بنایا گیا ہو۔

ایک عجیب لطیفہ ہے کہ علم الحرف کے بعض ماہرین فرماتے ہیں:

''الٓمّٓ'' اسم مقدس یعنی اللہ جل جلالہ پر بھی مشتمل ہے اور اسماء الحسنٰی کے عدد یعنی ۹۹ پر بھی مشتمل ہے اور اعداد کے بنیادی عدد یعنی ۹ کے عدد پر بھی مشتمل ہے۔

بیسواں قول

اسم اعظم ''اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ'' ہے۔

حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں یہ قول سند کے اعتبار سے زیادہ راجح ہے۔

اکیسواں قول

اسم اعظم ''اَلْحَنَّانُ اَلْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ'' ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور ایک صاحب نماز ادا کر رہے تھے، پھر انہوں نے یہ دعا پڑھی :

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اس شخص نے اللہ تعالیٰ کے اس بڑے نام کے ذریعے دعا کی ہے جس کے ذریعہ سے اسے پکارا جائے تو قبول فرماتا ہے اور اس سے مانگا جائے تو عطا فرماتا ہے۔'' (احمد، حاکم، ابوداؤد، نسائی، وصححہ ابن حبان)

ان دو مبارک اسموں یعنی اَلْحَنَّانُ اور اَلْمَنَّانُ کی فضیلت میں یہ روایت بھی ذکر کی جاتی ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مجھ سے جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کا رب مجھے قیامت کے دن فرمائے گا اے جبرئیل! کیا ہوا کہ میں فلاں ابن فلاں کو جہنم کی صفوں میں دیکھتا ہوں۔ تو میں عرض کروں گا اے میرے رب! اس شخص کے پاس ایسی کوئی نیکی نہیں پائی گئی جس کی خیر اسے نصیب ہوتی۔ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے جبرئیل! میں نے اسے دنیا کی زندگی میں یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ کہتے سنا ہے۔ تم اس کے پاس جاؤ اور اس سے پوچھو کہ اس نے یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ کہتے ہوئے کس کا

ارادہ کیا تھا؟ جبرئیل فرماتے ہیں کہ میں اس کے پاس آکر پوچھوں گا تو وہ جواب دے گا: کیا اللہ ﷻ کے سوا بھی کوئی حَنَّانُ یا مَنَّانُ ہے؟ (یعنی میں نے ان الفاظ کے ذریعے اللہ تعالیٰ ہی کو پکارنے کی نیت کی تھی) پس میں اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے جہنم کی صفوں سے نکال کر اہل جنت کی صفوں میں داخل کر دوں گا۔" (ابونعیم فی الحلیۃ ج ۲ ص ۲۱۰ باسنادہ عن محمد بن المنکدر)

بائیسواں قول

اسم اعظم "بَدِیۡعُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ذُوالۡجَلَالِ وَالۡاِكۡرَامِ" ہے۔

سری بن یحییٰ رحمہ اللہ قبیلۂ طی کے ایک شخص کی تعریف کرتے ہیں اور ان سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا، میں اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کرتا تھا کہ مجھے اسم اعظم سکھا دے پس میں نے آسمان کے ستاروں میں لکھا ہوا دیکھا اور الدر المنظم میں ہے کہ میں نے آسمان کے ستاروں میں لکھا ہوا دیکھا "بَدِیۡعُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ذُوالۡجَلَالِ وَالۡاِكۡرَامِ"

تئیسواں قول

اسم اعظم "اَلرَّحۡمٰنُ" ہے۔

علامہ آلوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

یہودیوں کے بارے میں مروی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے تمام ناموں کے اچھا ہونے کا انکار نہیں کرتے تھے ہاں وہ اس کا گمان رکھتے تھے کہ ان ناموں میں سے اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ محبوب اور عظمت والا نام "اَلرَّحۡمٰنُ" ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے توراۃ میں اس کا بکثرت تذکرہ فرمایا ہے۔ (روح المعانی ج ۱۵ ص ۱۹۳)

چوبیسواں قول

اسم اعظم وہ دعا ہے جو اللہ تعالیٰ کے ان اسماء پر مشتمل ہے جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ان میں سے ہر اسم "اسم اعظم" ہے۔ وہ دعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡۤ اَسۡئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الۡحَمۡدُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنۡتَ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ یَا بَدِیۡعَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ یَا ذَاالۡجَلَالِ وَالۡاِكۡرَامِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوۡمُ

يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ يَااَحَدُ يَاصَمَدُ يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا وَهَّابُ يَاخَيْرَ الْوَارِثِيْنَ يَاغَفَّارُ يَا قَرِيْبُ يَاسَمِيْعُ يَاعَلِيْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ يَاسَمِيْعَ الدُّعَآءِ يَا رَبَّنَا يَا رَبَّنَآ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ اللهِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ الٓمّٓ كٓهٰيٰعٓصٓ طٰسٓمّٓ طٰسٓ حٰمٓ عٓسٓقٓ حَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ اَسْئَلُكَ اللهَ بِهَا وَبِالْاٰيَاتِ كُلِّهَا وَ بِالْاَسْمَآءِ كُلِّهَا وَ بِالْاِسْمِ الْاَعْظَمِ مِنْهَا يَامَنْ لَّمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ اَنْ تُصَلِّیَ وَتُسَلِّمَ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ صَحْبِهٖ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

شیخ احمد رحمہ اللہ یہ دعا ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ اپنی جو حاجت چاہے مانگو اللہ تعالیٰ کے حکم سے پوری ہوگی۔

پچیسواں قول

اسم اعظم "مٰلِكُ الْمُلْكِ" ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قبولیت کی تاثیر رکھنے والا اسم اعظم آل عمران کی اس آیت میں ہے:

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ سے تَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ تک (آل عمران ۲۶) (الطبرانی فی الکبیر بسند ضعیف)

علامہ سیوطی الدر المنظم میں فرماتے ہیں: معلوم نہیں یہ کس کا قول ہے۔

چھبیسواں قول

اسم اعظم "تَرْكُ الْمَعَاصِیْ" یعنی گناہوں کا چھوڑنا ہے۔

مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس قول کا سمجھنا مشکل اور دشوار ہے۔ کیونکہ گناہوں کا چھوڑنا کوئی اسم یا کلمہ نہیں ہے کہ کہا جاسکے کہ ترک معاصی اسم اعظم ہے۔ ہاں یہ تاویل کی جاسکتی ہے کہ ترک معاصی یعنی گناہ چھوڑنے سے اسم اعظم والی برکت حاصل ہو جاتی ہے گناہوں کا ارتکاب اور برائیوں میں مبتلا ہونا دعا قبول ہونے کے راستے کی سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ پس جو شخص چاہتا ہے کہ اس کی دعائیں ضرور قبول ہوں اور قبولیت کا دروازہ اس کے لئے سدا کھلا رہے سوا سے چاہئے کہ سارے گناہ چھوڑ دے اور ہر طرح کی برائیوں سے خود کو بچائے اور تقویٰ کا حق ادا کرے اور دل و جان سے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہے اور آخرت کی فکر کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لے اور اپنے ظاہر کو اطاعت کے نور سے اور باطن کو معرفت کے نور سے رنگ لے۔ تب یہ شخص اللہ تعالیٰ کا مقرب ترین بندہ بن جائے گا اور اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ معزز و متقی شمار ہوگا اور اس جماعت کا فرد بن جائے گا جس کی قسم اللہ تعالیٰ ضرور پوری فرماتا ہے پس گناہوں کا چھوڑنا دعاء قبول ہونے میں مرادیں بر آنے میں اور حاجتیں پوری ہونے میں اسم اعظم ہی کی طرح ہے اور یہی اصل اور سیدھا راستہ ہے اسم اعظم اور اس کے فوائد و برکات تک پہنچنے کا مگر لوگ اس سے غافل و روگرداں ہیں۔

شفیق بن ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم بن ادھم نور اللہ مرقدہ بصرہ کے بازار سے گزرے تو لوگ آپ کے گرد جمع ہو گئے اور پوچھنے لگے۔ اے ابو اسحاق! اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے:

''اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ'' (المؤمن۔۶۰)

ترجمہ: تم مجھ سے مانگو میں تمہیں دوں گا۔

مگر ہم تو ایک زمانے سے دعائیں مانگ رہے ہیں اور وہ قبول نہیں ہوتیں؟

حضرت ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ نے فرمایا اے بصرہ والو! دس چیزوں نے تمہارے دلوں کو مردہ کر رکھا ہے (۱) تم نے اللہ تعالیٰ کو پہچانا اور پھر اس کے حق کو ادا نہیں کیا (۲) تم نے کتاب اللہ کو پڑھا اور اس پر عمل نہیں کیا (۳) تم نے حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا دعویٰ کیا اور پھر ان کی سنتوں کو چھوڑ دیا (۴) تم نے شیطان سے دشمنی کا دعویٰ کیا اور پھر اس کی پیروی کرنے لگے (۵) تم نے کہا ہمیں جنت سے پیار ہے مگر اس کے لئے تم نے کوئی عمل نہیں کیا (۶) تم نے کہا ہم جہنم سے ڈرتے ہیں اور پھر تم نے اپنی جانیں اس کیلئے رہن رکھ دیں (۷) تم نے کہا موت حق ہے اور پھر تم

نے اس لئے کوئی تیاری نہیں کی (۸) تم اپنے بھائیوں کی عیب جوئی میں لگے رہے اور تم نے اپنے عیوب کو نظر انداز کر دیا (۹) تم نے اپنے رب کی نعمتیں کھائیں مگر انکا شکر ادا نہ کیا (۱۰) تم نے اپنے مردے دفنائے اور پھر ان سے عبرت نہ پکڑی۔ (ابونعیم فی الحلیۃ ج ۸ ص ۱۵)

یہاں یہ بات یاد رکھنا بھی ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی کو اس کی استطاعت اور وسعت سے زیادہ کا مکلف نہیں بناتا پس دعا کی قبولیت کیلئے یہ شرط نہیں ہے کہ انسان بالکل معصوم بن جائے اور اس سے کسی بھی طرح کوئی گناہ یا برائی سرزد نہ ہو...... کیونکہ گناہوں سے معصوم ہونا تو انبیاء علیہم السلام کا خاصہ ہے (جبکہ باقی لوگوں کیلئے بس اسی قدر لازم ہے جس کی وہ وسعت وطاقت رکھتے ہیں)۔

ستائیسواں قول

اسم اعظم اَلْاَحَدُ الصَّمَد ہے۔

بعض علماء کرام نے ان دونوں ناموں کو تمام اسماء الحسنیٰ میں اسم اعظم قرار دیا ہے۔

اٹھائیسواں قول

اسم اعظم "رَبَّنَا" ہے۔

اس قول کی کوئی دلیل تو پیش نظر نہیں ہے۔ ممکن ہے کہ اس قول کے قائلین حضرات کے سامنے حضرات انبیاء علیہم السلام کی وہ دعائیں ہوں جو انہوں نے رَبَّنَا کے لفظ سے بکثرت مانگی ہیں۔

انتیسواں قول

اسم اعظم "اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ" ہے۔

یہ بعض اہل علم کا قول ہے اور ان کی دلیل حضرت ایوب علیہ السلام کی دعا ہے جیسا کہ قرآن پاک میں ہے انہوں نے ان الفاظ سے دعاء فرمائی:

رَبِّ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ (الانبیاء ۸۳)

پس اللہ تعالیٰ نے انہیں مصیبت سے عافیت عطا فرما دی۔

مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک اور روایت بھی اس قول کی تائید کرتی ہے:

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ کہنے والوں کیلئے مقرر ہے پس جو شخص تین بار یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ کہتا ہے تو فرشتہ اسے فرماتا ہے بے شک اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ تمہاری طرف متوجہ ہے پس (جو مانگنا چاہو) مانگو۔ (المجالس السنیہ ص ۲۵)

تیسواں قول

اسم اعظم ''اَلْوَهَّابُ'' ہے۔

اس قول کی دلیل حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا ہے۔ بعض علماء کرام فرماتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کیلئے اسم اعظم اَلْوَهَّابُ تھا جب انہوں نے یہ دعا مانگی:

رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَهَبْ لِیْ مُلْكًا لَّا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝ (صٓ ۳۵)

ترجمہ: ''اے پروردگار میری مغفرت کر اور مجھ کو ایسی بادشاہی عطا کر کہ میرے بعد کسی کو شایاں نہ ہو بے شک تو بڑا عطاء کرنے والا ہے۔''

پس انہیں بے مثل عظیم الشان بادشاہت عطا فرما دی گئی۔

اکتیسواں قول

اسم اعظم ''حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ'' ہے۔

بعض اہل علم حضرات کا یہی موقف ہے۔

مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں، ممکن ہے کہ اس قول کے قائلین حضرات اس بات سے استدلال کرتے ہوں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب آگ میں ڈالا گیا تو انہوں نے یہی کلمہ (حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ) ارشاد فرمایا تھا اور ظاہر ہے کہ ایسی بڑی مصیبت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسم اعظم ہی کو دعاء کیلئے اختیار فرمایا ہوگا۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اس مصیبت سے نجات پانا بھی اس بات کی دلیل ہے کہ یہ کلمہ قبولیت کی تاثیر رکھتا ہے۔ اور اسم اعظم کی یہی تاثیر ہے کہ اس کے ذریعے مانگی جانے والی دعا قبول ہوتی ہے اور اس کے ذریعے سے اٹھنے والی پکار سنی جاتی ہے۔

صحیح بخاری وغیرہ کی روایت سے ثابت ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آگ میں ڈالے جانے کے وقت حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ہی پڑھا تھا اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہ کلمہ ارشاد فرمایا تھا، جب آپ کو (غزوہ حمراء الاسد کے موقع پر) دشمنوں کی کثرت اور تیاری سے ڈرانے کی کوشش کی گئی تھی۔ کمافی قولہ تعالیٰ:

اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَکُمْ فَاخْشَوْھُمْ فَزَادَھُمْ اِیْمَانًا وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ○ (آل عمران ۱۷۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
جب تم کسی بڑے معاملے میں پھنس جاؤ (یا کسی بڑی مصیبت میں مبتلا ہو جاؤ) تو کہو
حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ (ابن مردویہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی سخت غم پہنچتا تو آپ اپنا ہاتھ مبارک سر اور ڈاڑھی پر پھیرتے پھر لمبا سانس بھرتے اور ارشاد فرماتے

حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ

(اللہ تعالیٰ میرے لئے کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے)

(الدر المنثور للسیوطی وابن ابی الدنیا فی الذکر)

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ہر خوفزدہ کی امان ہے۔

بتیسواں قول

اسم اعظم ''اَلْغَفَّارُ'' ہے۔

یہ الغفر سے ہے۔ جس کا معنی ہے پردہ۔ اور غفار وہ ہے جو خوبیوں کو ظاہر فرماتا ہے اور عیبوں کو چھپاتا ہے اور گناہ بھی ان عیوب میں سے ہیں جن کی وہ پردہ پوشی فرماتا ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے۔

وَاِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ○ (طٰہٰ ۔۸۲)

ترجمہ: ''اور جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور عمل نیک کرے پھر سیدھے رستے پر چلے اس کو میں بخش دینے والا ہوں۔''

بعض محققین فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے انسانی صورت میں سات صفات رکھی ہیں (۱) حیاۃ (زندگی) (۲) علم (۳) قدرت (۴) ارادہ (۵) سماعت (۶) بصارت (۷) کلام۔ اور ان سات صفات کو انسان کیلئے آئینہ بنایا ہے کہ جب وہ اس میں غور کرتا ہے تو اپنے خالق کو پہچان لیتا ہے پھر اللہ تعالیٰ نے انسان میں ان صفات کی اضداد (مخالف صفات) بھی رکھی ہیں (۱) موت (۲) جہالت (۳) عاجز ہونا (۴) اِباء (انکاری ہونا) (۵) بہرا ہونا (۶) اندھا ہونا (۷) گونگا ہونا...... جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کی جہالت کو علم سے ڈھانپ دیتا ہے اور اس کی غفلت کی موت کو شہادت کی زندگی سے ڈھانپ دیتا ہے اس طرح اس کی مذموم صفات اچھی صفات کے ذریعے مٹ جاتی ہیں۔ اسلاف میں سے بعض فرماتے ہیں کہ جو شخص چاہتا ہو کہ اس کے مال و اولاد میں کثرت اور رزق میں برکت ہو تو اسے چاہئے کہ روزانہ ستر بار (۷۰) کہے ''اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا'' (میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہتا ہوں بے شک وہ غفار ہے) کیونکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ط اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۝ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۝ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّ يَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۝ (نوح۔۱۰تا۱۲)

ترجمہ: ''اور کہا کہ اپنے پروردگار سے معافی مانگو کہ وہ بڑا معاف کرنے والا ہے وہ تم پر آسمان سے مینہ برسائے گا اور مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد فرمائے گا اور تمہیں باغ عطا کرے گا اور (ان میں) تمہارے لیے نہریں بہا دے گا۔''

ایک حدیث شریف میں آیا ہے جو کوئی استغفار کا التزام کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر پریشانی سے چھٹکارا اور ہر تنگی سے نجات کا سامان فرماتے ہیں اور اسے ایسی جگہ سے رزق دیتے ہیں جہاں سے اسے گمان تک نہیں ہوتا۔

تینتیسواں قول

اسم اعظم ''خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ'' ہے۔

بعض علماء کا یہ قول حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا کو دیکھ کر ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک میں ہے:

وَزَكَرِيَّآ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِىْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ۝
(الانبیاء۔۸۹)

ترجمہ: ''اور زکریا کو (یاد کرو) جب انہوں نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ پروردگار مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو سب سے بہتر وارث ہے۔''

اس دعا کو قبول فرما کر اللہ تعالیٰ نے انہیں حضرت یحییٰ علیہ السلام عطا فرما دیئے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ ط (الانبیاء۔۹۰)

چونتیسواں قول

اسم اعظم ''اَلسَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ'' ہے۔

بعض علماء کرام کا یہی موقف ہے۔

مصنف فرماتے ہیں کہ اس قول کی دلیل یہ حقیقت بن سکتی ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے کئی بڑے واقعات اور اہم امور کا تذکرہ فرماتے ہوئے ان دونوں اسموں کو ذکر فرمایا ہے: (اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ. وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ کے مواقع پر غور فرمانے سے یہ بات اچھی طرح سمجھی جا سکتی ہے)

پینتیسواں قول

اسم اعظم ''سَمِيْعُ الدُّعَآءِ'' ہے۔

بعض علماء کرام کا یہی موقف ہے اور ان کی دلیل حضرت زکریا علیہ السلام کی یہ دعا ہے۔

قَالَ رَبِّ هَبْ لِىْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ۝
(آل عمران ۳۸)

ترجمہ: ''(اور) کہا پروردگار مجھے اپنی جناب سے اولاد صالح عطا فرما تو بے شک دعاء سننے (اور قبول کرنے) والا ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ دعا قبول فرمالی اور انہیں یحییٰ علیہ السلام (بیٹے) عطا فرما دیئے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: کمافی قولہ تعالیٰ:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَهَبَ لِیْ عَلَی الْکِبَرِ اِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ ط اِنَّ رَبِّیْ لَسَمِیْعُ الدُّعَآءِ۝ (ابراہیم۔۳۹)

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے مجھ کو بڑی عمر میں اسماعیل اور اسحاق بخشے، بے شک میرا پروردگار دعا سننے والا ہے۔''

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ نام (سَمِیْعُ الدُّعَآءِ) اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت کا شکر ادا کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے اور حمد و شکر کے اس عظیم مقام کا تقاضا اسم اعظم کا ذکر ہے۔

چھتیسواں قول

اسم اعظم ''سورہ حدید کی پہلی چھ آیات اور سورہ حشر کی آخری چھ آیات'' ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم سے دعا کرنا چاہو تو سورہ حدید کی پہلی چھ آیات اور سورہ حشر کی آخری چھ آیات پڑھو آیات پڑھنے کے بعد کہو: اے وہ! جو اِن صفات والا ہے، میری یہ حاجت پوری فرما۔ پس اللہ کی قسم اگر کوئی شقی (بدبخت) ان کے ذریعہ دعا مانگے گا تو سعید (خوش بخت) ہو جائیگا۔

سینتیسواں قول

اسم اعظم ''اَلْقَرِیْبُ'' ہے۔

یہ بعض بڑے صاحب مقامات عارفین کا قول ہے..... اس قول کی کوئی دلیل ہمارے سامنے نہیں ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

اڑتیسواں قول

اسم اعظم ''اَلْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ الْعَلِیْمُ'' ہے۔

بعض عارفین واہل علم کا یہ موقف ہے۔

مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ شاید ان کی دلیل حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کی کرامات ہوں۔ کیونکہ بعض آثار سے ثابت ہے کہ حضرت علاء رضی اللہ عنہ نے کئی مقامات پر ان چار اسماء کے ذریعہ دعاء فرمائی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا کو قبول فرما لیا اور ہر بار حضرت

علاء رضی اللہ عنہ کیلئے کوئی بڑی کرامت ظاہر ہوئی۔

حضرت علاء بن الحضرمی رضی اللہ عنہ کی بعض کرامات

امام ابوبکر محمد بن ولید رحمہ اللہ کتاب الدعا میں مطرف بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں خلیفہ منصور کے پاس گیا تو انہیں سخت غمزدہ پایا۔ وہ اپنے بعض احباء کو کھونے کی وجہ سے چپ سادھے بیٹھے تھے۔ انہوں نے مجھے کہا اے مطرف! مجھ پر ایسا غم سوار ہو چکا ہے جسے اللہ تعالیٰ کے سوا جس نے مجھے آزمائش میں ڈالا ہے کوئی دور نہیں کرسکتا۔ کیا کوئی ایسی دعا ہے جسے پڑھنے کی برکت سے اللہ تعالیٰ مجھ سے اس غم کو دور فرمادے؟ میں نے جواب دیا اے امیر المؤمنین مجھے محمد بن ثابت رحمہ اللہ نے بتایا ہے کہ بصرہ کے رہنے والے ایک شخص کے کان میں مچھر گھس گیا اور اس کے دماغ تک جا پہنچا۔ وہ شخص سخت تکلیف میں مبتلا تھا اور دن رات نیند سے محروم تھا تب اسے حضرت حسن بصری کے ساتھیوں میں سے ایک نے کہا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت علاء بن الحضرمی رضی اللہ عنہ والی دعا پڑھو جو انہوں نے جنگل اور سمندر میں پڑھی تھی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی نصرت فرمائی تھی۔ بیمار شخص نے کہا اللہ جل جلالہ تم پر رحم کرے وہ کونسی دعا ہے؟ انہوں نے کہا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر کے ساتھ بحرین کی طرف بھیجا گیا میں بھی اس لشکر میں شامل تھا۔ ہم ایک ویران صحرا میں سے گزرے جہاں سخت پیاس نے ہمیں اتنا ستایا کہ ہمیں ہلاکت کا خوف ہونے لگا۔ تب حضرت علاء رضی اللہ عنہ سواری سے اترے انہوں نے دو رکعت نماز ادا کی پھر کہا یَا حَلِیۡمُ یَا عَلِیۡمُ یَا عَلِیُّ یَا عَظِیۡمُ اَسۡقِنَا (ہمیں سیراب فرما) پس اسی وقت ایک بدلی آئی جیسے کسی پرندے کا پر ہو وہ ہم پر خوب برسی یہاںتک کہ ہم نے برتن بھی بھر لئے اور اپنے جانوروں کو بھی سیراب کرلیا۔ پھر ہم چل پڑے۔ یہاںتک کہ ایک سمندری خلیج پر پہنچے (جو اس قدر گہری تھی کہ) اس دن سے پہلے اور نہ اس کے بعد اس میں کوئی داخل ہوا۔ ہمیں وہاں کوئی کشتی نہیں ملی تو حضرت علاء رضی اللہ عنہ نے دو رکعت نماز پڑھی اور فرمایا یَا حَلِیۡمُ یَا عَلِیۡمُ یَا عَلِیُّ یَا عَظِیۡمُ اَجِزۡنَا (ہمیں پار فرما) پھر انہوں نے اپنے گھوڑے کی لگام پکڑی اور فرمایا: اللہ جل جلالہ کے نام سے پار کرو۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم پانی پر چل رہے تھے بخدا ہم میں کسی کے پاؤں یا ہمارے کسی جانور کے کھر تک گیلے نہیں ہوئے۔ ہمارا لشکر چار ہزار نفوس پر مشتمل تھا۔ یہ واقعہ سن کر بیمار آدمی نے ان اسماء

کے ذریعے دعا کی۔ اللہ جل جلالہ کی قسم ہم ابھی وہیں تھے کہ مچھر اس کے کان سے نکل گیا، وہ بھنبھنا رہا تھا، یہاں تک کہ دیوار سے جا ٹکرایا اور وہ آدمی ٹھیک ہو گیا۔ یہ سن کر خلیفہ منصور قبلہ رو ہوئے اور انہوں نے تھوڑی دیر ان اسماء کے ذریعے دعا مانگی پھر میری طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے۔ اے مطرف! اللہ تعالیٰ نے میرے غم کو دور فرما دیا ہے۔ پھر انہوں نے کھانا منگوایا اور مجھے اپنے ساتھ بٹھالیا اور میں نے ان کے ساتھ کھانا کھایا۔ (حیاۃ الحیوان للدمیری رحمہ اللہ تعالیٰ۔ ج ا صفحہ ۱۹۰)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کے آخر میں یہ بھی ہے کہ جہاد سے واپسی پر حضرت علاء رضی اللہ عنہ انتقال فرما گئے ہم نے انہیں غسل وکفن کے بعد قبر کھود کر دفنا دیا۔ دفن کے بعد ایک (مقامی) شخص آیا اور کہنے لگا یہ (مدفون) کون ہیں؟ ہم نے کہا یہ ایک بہترین انسان علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ ہیں۔ اس نے کہا یہ زمین مردوں کو باہر اگل دیتی ہے تم لوگ اگر انہیں میل دو میل دور لے جاؤ تو وہاں کی زمین مُردوں کو قبول کرتی ہے۔ ہم نے کہا ہمارے ساتھی (حضرت علاءؓ) کا کیا قصور ہے کہ ہم انہیں درندوں کا لقمہ بنا کر چھوڑ جائیں؟ چنانچہ ہم نے قبر کھودنے پر اتفاق کر لیا۔ جب ہم نے قبر کھودی تو حضرت علاء رضی اللہ عنہ اس میں موجود نہیں تھے اور قبر تا حد نظر نور سے جگمگا رہی تھی۔ ہم نے یہ دیکھ کر واپس مٹی ڈال دی اور اپنے سفر پر روانہ ہو گئے۔ (ابن کثیر فی البدایۃ والنہایۃ)

انتالیسواں قول

اسم اعظم ''اَلسَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ'' ہے۔

یہ بعض علماء کا موقف ہے، مگر اس پر کوئی معتبر دلیل موجود نہیں ہے۔

چالیسواں قول

اسم اعظم ''اَلْوَدُوْدُ'' ہے۔

یہ بعض علماء کا قول ہے مگر اس پر کوئی دلیل موجود نہیں ہے۔ شیخ احمد زروق کہتے ہیں اسم اعظم ہے اس تاجر کی دعا میں جس نے (ڈاکو سے بچنے کیلئے) یہ دعا پڑھی تھی:

يَاوَدُوْدُ يَاوَدُوْدُ يَاوَدُوْدُ يَا ذَا الْعَرْشِ الْمَجِيْدِ يَا مُبْدِئُ يَا مُعِيْدُ اَسْئَلُكَ بِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِىْ مَلَأَ اَرْكَانَ عَرْشِكَ وَبِقُدْرَتِكَ الَّتِىْ قَدَرْتَ بِهَا عَلٰى جَمِيْعِ خَلْقِكَ وَبِرَحْمَتِكَ الَّتِىْ وَسِعَتْ كُلَّ

شَیْءٍ لَآ اِلٰـهَ اِلَّآ اَنْتَ یَا مُغِیْثُ اَغِثْنِیْ (تین بار)
یہ دعا پڑھتے ہی آسمان سے فرشتہ اترا اور اس نے ڈاکو قتل کر دیا۔

اکتالیسواں قول

اسم اعظم ''سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ'' (یٰسین۔۵۸) ہے۔
بعض علماء نے اسے ذکر کیا ہے مگر کوئی دلیل موجود نہیں ہے۔

بیالیسواں قول

اسم اعظم سورہ حج کی اس آیت میں ہے:
وَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللهِ ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْمَاتُوْا لَیَرْزُقَنَّهُمُ اللهُ (حج۔۵۸)

تینتالیسواں قول

اسم اعظم ''الْمَانِعُ'' ہے۔
مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے بعض کتابوں میں یہ قول دیکھا ہے مگر اس پر کوئی دلیل موجود نہیں ہے اور نہ یہ اسم قرآن پاک میں وارد ہوا ہے۔ لیکن اس کا اسماء الحسنٰی میں سے ہونا اتفاقی مسئلہ ہے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاء مبارک ہے:
''اَللّٰهُمَّ لَامَانِعَ لِمَآ اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَامَنَعْتَ''

چوالیسواں قول

اسم اعظم ''اَلْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ'' ہے۔
مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے بعض کتابوں میں یہ قول دیکھا ہے مگر اس پر کوئی دلیل موجود نہیں ہے۔

پینتالیسواں قول

اسم اعظم ''اَلْعَلِیْمُ'' ہے۔

شاید اس قول کی دلیل یہ ہو کہ علیم علم سے مشتق ہے اور علم ایک عظیم المرتبت اور بلند شان نعمت ہے۔ پس اس سے جو اسم مشتق ہے وہ بھی دیگر اسماء کے مقابلے میں زیادہ اشرف و افضل ہوگا۔

چھیالیسواں قول

اسم اعظم قرآنی سورتوں کے آغاز میں نازل ہونے والے حروف ہیں۔ جنہیں علماء حروف نورانیہ بھی کہتے ہیں اور وہ چودہ ہیں:

ا، ح، ر، ط، ک، ل، م، ن، س، ع، ق، ص، ہ، ی

یہ قول اس بات پر مبنی ہے کہ قرآنی حروف مقطعات اللہ تعالیٰ کے اسماء ہیں۔ جیسا کہ کئی علماء اور مفسرین کا مذہب ہے اور بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ سے بھی ایسا ہی مروی ہے۔

ابن جریج رحمہ اللہ اور ابن ابی حاتم رحمہ اللہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ الٓمٓ، اور حٰمٓ اور طٰسٓ یہ اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم ہیں۔ (الدر المنثور للسیوطی)

سینتالیسواں قول

اسم اعظم "اَللَّطِیْفُ" ہے۔

یہ علماء کبار، عارفین، محققین اور اصحاب کشف حضرات کی ایک جماعت کا موقف ہے۔ اور انہوں نے اس اسم مبارک کے لطیف اثرات اور عظیم ثمرات کی تصریح فرمائی ہے، ان افراد کے لئے جو اس اسم کا ہمیشہ ورد رکھیں۔

حضرت شیخ یافعی رحمہ اللہ نے اس اسم کا ایک مجرب وظیفہ بیان فرمایا ہے۔ یہ عمل بے انتہا برکات کا حامل اور حوائج کے پورا ہونے میں اکسیر ہے اور غم اور پریشانی کے ازالہ کے لئے بھی مجرب ہے اور وہ یہ ہے کہ عشاء کی نماز کے بعد مکمل طہارت کی حالت میں یہ اسم ایک مجلس میں سولہ ہزار چھ سو اکتالیس بار پڑھا جائے۔

اس اسم کے خواص میں سے ایک یہ بھی ہے کہ خیر، رزق اور برکت کے حصول کے لئے ہر نماز کے بعد ۱۲۹ بار پڑھا جائے، پھر آخر میں یہ آیت مبارکہ پڑھیں:

اَللّٰهُ لَطِیْفٌۢ بِعِبَادِهٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ ۚ وَهُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ ۝

(الشوریٰ ۱۹) ... (حیاۃ الحیوان)

شیخ ابوبکر الکتامی الشافعی رحمہ اللہ نے ایک کتاب (المنهج الحنیف فی تصریف اسمه تعالی "اَللَّطِیْفُ") تحریر فرمائی ہے۔ یہاں ہم اس میں سے اس اسم مبارک کے بعض خواص وفوائد ذکر کررہے ہیں:

(۱) جو شخص رزق میں آسانی کا طلبگار ہو وہ روزانہ ۱۲۹بار یہ اسم پڑھے (ان شاءاللہ) اپنے رزق ومال میں برکت دیکھے گا۔

(۲) جو کوئی کسی تنگی یا قید سے خلاصی چاہتا ہو وہ یہ اسم ۱۲۹بار روزانہ پڑھے اور آخر میں یہ آیت پڑھے:

اِنَّ رَبِّیْ لَطِیْفٌ لِّمَا یَشَآءُ ط اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُo (یوسف۱۰۰)

(۳) جو کوئی کسی معاملے میں بہتری اور اچھی صورت معلوم کرنا چاہتا ہو تو اسے چاہئے کہ وضو کر کے عشاء کی نماز پڑھے پھر اس کے بعد دو رکعت نماز ادا کرے پھر جس قدر ہو سکے اللہ تعالی کے حضور استغفار کرے پھر جس قدر ہو سکے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے پھر ۱۲۹بار یالطیف پڑھے پھر یہ دعا پڑھے:

اَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ط وَهُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُo (الملک۱۴)

یَا هَادِیْ! یَا لَطِیْفُ! یَا خَبِیْرُ! اِهْدِنِیْ وَاَرِنِیْ وَخَبِّرْنِیْ فِیْ مَنَامِیْ مَایَکُوْنُ مِنْ اَمْرِ ...... یہاں اپنی حاجت بیان کرے ...... بِحَقِّ سِرِّكَ الْمَکْنُوْنِ

وَمِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ بِاَمْرِهٖ ط ثُمَّ اِذَا دَعَاکُمْ دَعْوَةً مِّنَ الْاَرْضِ اِذَآ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَo (الروم ـ۲۵)

یہ دعا پڑھ کر سو جائے۔ (ان شاءاللہ) وہ اپنا مطلوب ومقصودرات کے پہلے دوسرے یا تیسرے حصے میں دوران خواب دیکھ لے گا۔

اسم "اَللَّطِیْفُ" کے خواص میں سے یہ بھی ہے کہ یہ تمام تکلیفوں اور امراض کا زود اثر علاج ہے۔ علاج کا طریقہ یہ ہے کہ اس کا ہر حرف اس حرف کے عدد کی مقدار صاف برتن میں لکھا جائے۔ الف ۱۱۱مرتبہ دونوں لام ۱۴۲مرتبہ طاء ۱۰مرتبہ یاء ۱۱مرتبہ اور فاء ۸۱مرتبہ۔ پھر اس پر یہ اسم ایک سو ساٹھ بار پڑھا جائے۔ اَللَّطِیْفُ کے لفظ سے۔ پھر یہ اس مریض کو پلایا جائے جس پر

امراض کی یلغار ہو۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے شفایاب ہوگا۔

بعض صاحب اسرار مشائخ کا ارشاد ہے کہ اگر اَللّٰہُ لَطِیْفٌۢ بِعِبَادِہٖ سولہ مرتبہ کسی پاک برتن میں لکھا جائے پھر اس پر آیات شفاء پڑھی جائیں پھر اسے زمزم یا نیل کے پانی سے اور اگر یہ نہ ملیں تو عام پانی سے دھو کر اس شخص کو پلایا جائے جسے کوئی سخت بیماری لاحق ہو تو اگر اس کی زندگی اللہ تعالیٰ کے علم میں باقی ہے تو اسے جلد ہی شفا نصیب ہو جائے گی اور اگر اس کے لئے موت لکھی ہے تو اس کا درد کم ہو جائے گا اور موت اس پر آسان ہو جائے گی۔ اس کا بارہا تجربہ کیا گیا ہے اور وہ کامیاب رہا ہے۔ آیات شفاء یہ چھ آیات ہیں:

1. وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ (التوبہ۔۱۴)
2. وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ (یونس۔۵۷)
3. يَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ (النحل۔۶۹)
4. وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ (بنی اسرائیل۔۸۲)
5. وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ۝ (الشعراء۔۸۰)
6. قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ (حم السجدہ۔۴۴)

کہا جاتا ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ جب حجاج کے پاس تشریف لے گئے تو آپ نے ان کلمات کے ذریعے دعا فرمائی:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ يَا لَطِيْفًا قَبْلَ كُلِّ لَطِيْفٍ يَا لَطِيْفًا بَعْدَ كُلِّ لَطِيْفٍ يَا لَطِيْفًا اَلْطَفَ بِخَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَسْئَلُكَ بِمَا لَطَفْتَ بِهٖ بِخَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْ تَلْطُفَ بِيْ فِيْ خَفِيِّ لُطْفِكَ الْخَفِيِّ مِنْ خَفِيِّ لُطْفِكَ الْخَفِيِّ اِنَّكَ قُلْتَ وَ قَوْلُكَ الْحَقُّ اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ اِنَّكَ لَطِيْفٌ لَطِيْفٌ (بیس مرتبہ)

جب آپ نے حجاج کے پاس تشریف لاتے وقت یہ دعاء پڑھی تو حجاج نے آپ کا خوب استقبال کیا، آپ کی تعظیم کی اور آپ کو اپنے پہلو میں بٹھایا اور آپ کی خدمت کی۔ حالانکہ پہلے وہ قتل کی دھمکیاں دے رہا تھا۔

کئی علماء کرام اور عارفین نے اس بات کی تصریح فرمائی ہے کہ **یَا لَطِیْفُ** اور درود شریف کی کثرت ایک عجیب وغریب، سریع التاثیر اور نافع عمل ہے جس کی برکت سے دعائیں قبول ہوتی ہیں، مصیبتیں ٹل جاتی ہیں ظالموں کا خوف جاتا رہتا ہے اور فقر وفاقے سے جان چھوٹ جاتی ہے، پس جو شخص مصیبتوں اور پریشانیوں کے طوفان میں پھنس چکا ہو اور اس کی ہمت جواب دے چکی ہو۔ اور اس کا دل غموم وہموم کی شدت سے پھٹا جارہا ہو اسے چاہئے کہ **یَا لَطِیْفُ** اور درود شریف دونوں کو یا ان میں سے کسی ایک کو لازم پکڑ لے اس کا طریقہ یہ ہے کہ ہر نماز کے بعد ایک ہزار بار یا لطیف پڑھے اور اگر ایسا نہ کر سکے تو صبح اور شام ہزار ہزار بار پڑھ لے ان شاء اللہ بہت جلد مصیبت سے چھٹکارا پالے گا اسی طرح ہر نماز کے بعد ایک سو بار درود شریف پڑھے اور اگر ایسا نہ کر سکے تو صبح شام سو سو بار پڑھ لے پھر ان دونوں (یعنی یا لطیف اور درود شریف) کا ثواب حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالیہ میں ہدیہ کرے اس ارادے سے کہ اللہ تعالیٰ اسے تمام پریشانیوں اور مصیبتوں سے خلاصی عطا فرمائے۔ ان شاء اللہ پلک جھپکنے سے پہلے اس کی فریاد قبول کی جائے گی۔

یہ عمل اس شخص کے لئے بھی مفید ہے جو قرضوں میں جکڑا ہوا ہو اور قرض ادا کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو۔ یا جو عیال دار ہو اور مالی تنگی کا شکار ہو۔ یا جسے کسی ایسے ظالم کا خوف ہو جس کا وہ مقابلہ نہ کر سکتا ہو۔ یا اسے اپنے قرض خواہوں کی طرف سے شر پہنچنے کا خطرہ ہو الغرض کسی کا بھی خوف لاحق ہو تو یہ عمل اکسیر ہے۔ اور اگر اس عمل کے ساتھ کچھ صدقہ (تھوڑا ہو یا زیادہ) دے دے تو اس کی تاثیر دو آتشی ہو جائے گی۔ (ہذا ملخص ما ذکرہ الشیخ الفوتی الطوری فی کتاب الرماح)

ایک پر اثر حکایت

کسی زمانے میں ایک بزرگ ...... صاحب ورد، قائم اللیل، صائم النہار...... گزرے ہیں ان کا نام محمد تھا مگر ابن حمیر سے زیادہ مشہور تھے۔ شکار کے شوقین تھے۔ ایک بار شکار کے لئے نکلے تو ایک سانپ سامنے آ گیا اور کہنے لگا اے محمد بن حمیر! مجھے پناہ دے دو اللہ جل جلالہ تمہیں پناہ عطا فرمائے! انہوں نے پوچھا کس سے؟ کہنے لگا اس دشمن سے جس نے مجھ پر ظلم کیا ہے۔ تمہارا دشمن

کہاں ہے؟ کہنے لگا میرے پیچھے آ رہا ہے۔ انہوں نے پوچھا تم کس امت سے ہو؟ کہنے لگا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی ہوں۔ انہوں نے اپنی چادر کھول کر کہا اس میں گھس جاؤ۔ کہنے لگا میرا دشمن مجھے دیکھ لے گا۔ انہوں نے فرمایا پھر میں کیا کر سکتا ہوں؟ کہنے لگا اگر آپ میرے ساتھ بھلائی کرنا چاہتے ہیں تو اپنا منہ کھولیے تاکہ میں اس میں داخل ہو جاؤں۔ انہوں نے فرمایا مجھے اندیشہ ہے کہ تم مجھے ہلاک کر دو گے۔ اس نے کہا اللہ جل جلالہ کی قسم میں آپ کو ہلاک نہیں کروں گا۔ میری اس بات پر اللہ تعالیٰ گواہ ہے اور اس کے فرشتے اور اس کے انبیاء اور رسول اور عرش اٹھانے والے فرشتے اور آسمان میں رہنے والے (گواہ ہیں)۔ انہوں نے اپنا منہ کھول دیا اور سانپ منہ کے ذریعے ان کے جوف میں داخل ہو گیا۔ ابھی وہ تھوڑا سا آگے چلے تھے کہ ایک نیزہ بردار شخص سے ان کا سامنا ہوا۔ اس نے کہا اے محمد! میں نے کہا کیا کام ہے؟ اس نے کہا کیا آپ نے میرے دشمن کو دیکھا ہے؟ میں نے کہا آپ کا دشمن کون ہے؟ کہنے لگا ایک سانپ۔ میں نے کہا نہیں دیکھا۔ وہ آدمی چلا گیا اور میں نے اپنی اس بات پر کہ نہیں دیکھا اللہ تعالیٰ سے ایک سو بار استغفار کیا۔ تھوڑی دیر بعد سانپ نے اپنا منہ باہر نکال کر کہا دیکھو میرا دشمن موجود ہے یا چلا گیا؟ میں نے دیکھ کر جواب دیا کہ وہ جا چکا اب اگر تم نکلنا چاہو تو نکل آؤ مجھے کوئی شخص نظر نہیں آ رہا۔ اس نے کہا اے محمد! اب تم سے بات ہو گی۔ تم دو چیزوں میں سے ایک پسند کر لو یا تو میں تمہارے جگر کے ٹکڑے کیے دیتا ہوں یا تمہارے دل میں سوراخ کر کے تمہیں بے روح چھوڑ جاتا ہوں۔ میں نے کہا سبحان اللہ تمہارے عہد اور تمہاری قسم کا کیا ہوا؟ اس قدر جلدی بھول گئے؟ اس نے کہا اے محمد! میں نے اس دشمنی کو ابھی تک نہیں بھلایا جو تمہارے باپ آدم اور میرے درمیان تھی کہ میں نے اسے جنت سے نکلوایا تھا، تم نے کیوں نا اہل کے ساتھ بھلائی کی؟ میں نے کہا تم مجھے ضرور مارو گے؟ اس نے کہا بالکل۔ میں نے کہا ٹھیک ہے مجھے اتنی مہلت تو دو کہ میں اس پہاڑ کے دامن میں جا کر اپنے لیے جگہ برابر کر لوں۔ اس نے کہا ٹھیک ہے۔ میں زندگی سے مایوس ہو کر پہاڑ کی طرف چل پڑا میں نے اپنی نگاہ اوپر اٹھائی اور یہ دعا پڑھی:

يَا لَطِيْفُ! يَا لَطِيْفُ! اُلْطُفْ بِيْ بِلُطْفِكَ الْخَفِيِّ يَا لَطِيْفُ! بِالْقُدْرَةِ الَّتِيْ اِسْتَوَيْتَ بِهَا عَلَى الْعَرْشِ فَلَمْ يَعْلَمِ الْعَرْشُ اَيْنَ مُسْتَقَرُّكَ مِنْهُ اِلَّا مَا كَفَيْتَنِيْ هٰذِهِ الْحَيَّةَ

میں آگے بڑھا تو میرا سامنا ایک پاک صاف، خوشبو سے مہکتے خوبصورت شخص سے ہوا۔ انہوں نے مجھے سلام کیا۔ میں نے جواب دیا۔ انہوں نے کہا کیا ہوا تمہارا رنگ کیوں فق ہے؟ میں نے کہا ایک ظالم دشمن کی وجہ سے۔ انہوں نے کہا تمہارا دشمن کہاں ہے؟ میں نے کہا میرے پیٹ میں۔ انہوں نے کہا اپنا منہ کھولو۔ میں نے منہ کھولا تو انہوں نے زیتون کے پتے جیسا ایک سبز پتا میرے منہ میں ڈال دیا اور مجھے کہا اسے چبا کر نگل لو۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ میرے پیٹ میں سخت مروڑ اٹھی اور وہ سانپ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر اجابت کے رستے نکل گیا۔ مصیبت سے چھٹکارے کے بعد میں اس شخص سے چمٹ گیا اور میں نے پوچھا آپ کون ہیں جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ نے مجھ پر احسان فرمایا ہے۔ وہ ہنس کر فرمانے لگے کیا تم مجھے نہیں پہچانتے؟ میں نے کہا نہیں، انہوں نے کہا جب تمہارے ساتھ سانپ والا معاملہ پیش آیا اور تم نے دعاء مانگی تو ساتوں آسمانوں کے فرشتے اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑانے لگے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے میری عزت وجلال کی قسم ہے کہ وہ سب کچھ میرے سامنے ہے جو سانپ نے میرے بندے کے ساتھ کیا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہارے پاس جانے کا حکم دیا۔ میرا نام معروف (احسان وبھلائی) ہے میں چوتھے آسمان میں رہتا ہوں۔ مجھے حکم دیا کہ میں جنت میں جا کر سبز پتا لاؤں اور تم سے ملوں۔ اے محمد! ہمیشہ احسان کرتے رہو کیونکہ یہ برائی کی ہلاکت سے بچنے کا ذریعہ ہے۔ جس پر تم نے احسان کیا اگر وہ اسے ضائع بھی کر دے تو وہ (احسان) اللہ تعالیٰ کے ہاں ضائع نہیں ہوتا۔

انمول جواہر

حضرت شیخ ابوالحسن شاذلی رحمہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

ان عمدہ صفات کو مضبوطی سے تھام لو دونوں جہاں کی سعادتیں تمہیں نصیب ہوں گی:

1. کافروں میں سے کسی کو یار اور مومنوں میں سے کسی کو دشمن نہ بناؤ۔
2. تقویٰ کو دنیا میں اپنا توشہ بنا کر چلو۔
3. خود کو مردوں میں شمار کرو۔
4. اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی دو۔
5. تمہارے لیے عمل صالح کافی ہے اگرچہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو۔

۶ اور کہو اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ.

پس جو کوئی ان اچھی صفات کو مضبوطی سے اختیار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے دنیا میں ان چار چیزوں کا ضامن بن جاتا ہے:

۱ بات میں سچائی
۲ عمل میں اخلاص
۳ روزی بارش کی طرح
۴ شر سے حفاظت

اور ان چار چیزوں کا آخرت میں ضامن بن جاتا ہے:

۱ عظیم مغفرت
۲ انتہائی قرب
۳ جنت میں داخلہ
۴ اونچے مقام تک وصول

○ اگر قول میں صداقت (بات میں سچائی) چاہتے ہو تو (سورہ) اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ پڑھنے کا اہتمام کرو۔

○ اگر چاہتے ہو کہ بارش کی طرح روزی برسے تو قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ کو ہمیشہ پڑھو۔

○ اگر لوگوں کے شر سے حفاظت و سلامتی کے طلبگار ہو تو قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ کا اہتمام کرو۔

○ اگر خیر، روزی اور برکت کا حصول چاہتے ہو تو اس دعاء کا اہتمام کرو:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الْمَلِكِ الْحَقِّ الْمُبِيْنِ هُوَ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ اور سورہ واقعہ اور سورہ یٰسین پڑھنے کا اہتمام کرو۔ تمہیں بارش کی طرح (کثیر) روزی نصیب ہوگی۔

○ اگر چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ہر پریشانی سے نجات اور ہر تنگی سے کشادگی عطاء فرمائے اور تمہیں ایسی جگہ سے روزی دے جہاں سے تمہیں گمان تک نہ ہو تو پھر استغفار کو لازم پکڑو۔

○ اگر ان چیزوں سے حفاظت چاہتے ہو جو تمہیں خوفزدہ اور دہشت زدہ کرتی ہیں، تو یہ دعا پڑھو:

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ.

○ اگر تم چاہتے ہو کہ تمہیں وہ گھڑی معلوم ہو جائے جس میں آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دعائیں قبول کی جاتی ہیں تو اذان کے وقت کا اہتمام کرو اور اذان کا جواب دو۔ حدیث شریف میں آیا ہے جس شخص پر کوئی تکلیف یا سختی آپڑے تو وہ اذان کا جواب دے۔

○ اگر کسی تکلیف دہ معاملے سے حفاظت چاہتے ہو تو یہ دعاء پڑھو:

تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ اَبَدًا وَّقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا.

حدیث شریف میں ہے: مجھے جب بھی کوئی مشکل (تکلیف دہ) معاملہ پیش آیا تو جبریل تشریف لائے اور انہوں نے کہا اے محمد فرمایئے: تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الی آخرہ

○ اگر چاہتے ہو کہ اس پریشانی، خوف اور غم سے نجات پاؤ جو تمہیں لاحق ہے تو کہو:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِيَّ قَضَآءُكَ اَسْئَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِيْ كِتَابِكَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوِاسْتَأْثَرْتَ بِهٖ فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ وَنُوْرَ صَدْرِيْ وَجَلَآءَ حُزْنِيْ وَذَهَابَ هَمِّيْ وَغَمِّيْ

پس تمہاری فکر و پریشانی اور خوف و غم اور دکھ دور ہو جائیں گے۔

○ اگر چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ننانوے بیماریوں سے شفا دیں، جن میں سے ہلکی بیماری دیوانگی ہے تو وہ دعا پڑھو جو حدیث شریف میں آئی ہے (یعنی) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ بے شک یہ مذکورہ بیماریوں کی دواء ہے۔

○ اگر بہترین آدمی بننا چاہتے ہو تو لوگوں کو نفع پہنچانے والے بنو۔

○ اگر لوگوں میں سب سے زیادہ عبادت گزار بننا چاہتے ہو تو مضبوطی کے ساتھ اس حدیث

پر عمل کرو کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کون ہے جو مجھ سے یہ باتیں سیکھے پھر ان پر عمل کرے یا اسے سکھائے جو ان پر عمل کرے؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا میں اس کے لئے حاضر ہوں اے اللہ ﷻ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور پانچ باتیں شمار فرمائیں: (۱) حرام سے بچو تم لوگوں میں سب سے زیادہ عبادت گزار ہو جاؤ گے (۲) اس پر راضی رہو جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا فرمایا ہے تم لوگوں میں سب سے زیادہ غنی ہو جاؤ گے (۳) اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرو تم مومن بن جاؤ گے (۴) لوگوں کے لئے وہی پسند کرو جو اپنے لیے پسند کرتے ہو تم مسلمان بن جاؤ گے (۵) زیادہ نہ ہنسو کیونکہ زیادہ ہنسی دل کو مردہ کر دیتی ہے۔

○ اگر تم چاہتے ہو کہ تمہیں احسان کا خالص درجہ نصیب ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرو گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے تو بے شک وہ تو تمہیں دیکھ رہا ہے۔

○ اگر اپنے ایمان کی تکمیل چاہتے ہو تو اپنے اخلاق کو درست کرو۔

○ اگر چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کریں تو پھر اپنے مسلمان بھائیوں کی حاجتیں پوری کرو حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو لوگوں کی حاجتیں اس تک پہنچاتا ہے۔

○ اگر اہل اطاعت میں سے بننا چاہتے ہو تو ان چیزوں کو ادا کرو جو اللہ تعالیٰ نے تم پر فرض فرمائی ہیں۔

○ اگر گناہوں سے پاک صاف حالت میں اللہ تعالیٰ سے ملنا چاہتے ہو تو غسل جنابت اور جمعہ کے دن غسل کا اہتمام کرو تب تم اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملو گے کہ تم پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔

○ اگر چاہتے ہو کہ قیامت کے دن تمہارا حشر ہدایت والے نور کے ساتھ ہو اور تم اندھیروں سے محفوظ رہو تو پھر اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کسی پر ظلم نہ کرو۔

○ اگر چاہتے ہو کہ تمہارے گناہ کم ہوں تو پھر ہمیشہ استغفار کا اہتمام کرو۔

○ اگر چاہتے ہو کہ تم پر رزق کی وسعت بارش کی طرح ہو تو ہمیشہ طہارت کاملہ کا اہتمام کرو۔

○ اگر اللہ تعالیٰ کے غصے سے بچنا چاہتے ہو تو اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کسی پر غصہ نہ کرو۔

○ اگر مستجاب الدعوات بننا چاہتے ہو تو حرام سے بچو اور سود اور حرام مال کھانے سے پرہیز کرو۔

○ اگر چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں مخلوق کے سامنے رسوا نہ کرے تو اپنی شرمگاہ اور زبان کی

حفاظت کرو۔

○ اگر چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے عیبوں کی پردہ پوشی فرمائے تو تم لوگوں کے عیبوں کی پردہ پوشی کرو بے شک اللہ تعالیٰ ستّار ہے اور اپنے پردہ پوشی کرنے والے بندوں کو پسند فرماتا ہے۔

○ اگر چاہتے ہو کہ تمہارے گناہ مٹ جائیں تو کثرت سے استغفار، خشوع وخضوع اور تنہائی میں نیکیوں کا اہتمام کرو۔

○ اگر بڑی نیکیاں چاہتے ہو تو حسن اخلاق، تواضع اور مصیبتوں پر صبر کو لازم پکڑو۔

○ اگر بڑے گناہوں سے بچنا چاہتے ہو تو برے اخلاق اور عملی بخل سے بچو۔

○ اگر جبار جل شانہ کا غصہ اپنے اوپر ٹھنڈا کرنا چاہتے ہو تو پھر صدقہ کو مخفی رکھنے اور صلہ رحمی کا اہتمام کرو۔

○ اگر چاہتے ہو کہ تمہارا قرضہ اتر جائے تو وہ دعا پڑھو جو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اعرابی کو بتائی تھی اور ارشاد فرمایا تھا اگر تم پر پہاڑ جتنا قرضہ بھی ہوگا تو اللہ تعالیٰ ادا فرمادے گا، دعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ.

اور ایک حدیث میں آیا ہے اگر تم میں سے کسی پر پہاڑ برابر سونا قرض ہو پھر وہ ان الفاظ سے دعا کرے تو اللہ تعالیٰ وہ قرض ادا فرمادے گا۔ وہ دعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ فَارِجَ الْکَرْبِ. اَللّٰھُمَّ کَاشِفَ الْھَمِّ. اَللّٰھُمَّ مُجِیْبَ دَعْوَۃِ الْمُضْطَرِّیْنَ. رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَرَحِیْمَھُمَا. اَسْئَلُکَ اَنْ تَرْحَمَنِیْ فَارْحَمْنِیْ بِرَحْمَۃٍ تُغْنِیْنِیْ بِھَا عَمَّنْ سِوَاکَ.

○ اگر کسی ہلاکت سے بچنا چاہو تو اس دعا کو لازم پکڑو جو حدیث میں آئی ہے (حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا) جب تم کسی ہلاکت میں جا پڑو تو کہو

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

یقیناً اللہ تعالیٰ تم سے ہر طرح کی بلاء کو دور فرمادیں گے۔

○ اگر ان لوگوں سے بچنا چاہو جن کے شر کا تمہیں اندیشہ ہو تو حدیث میں وارد ہونے والی یہ دعا

پڑھو: اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ. اور اَللّٰھُمَّ اکْفِنَا هُمْ بِمَاشِئْتَ اِنَّكَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.

○ اگر حکمران کے شر کا اندیشہ ہو اور تم اس سے بچنا چاہو تو حدیث شریف کی یہ دعاء پڑھو:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، رَبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَآءُكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ۔

اور مستحب ہے کہ اس کے ساتھ پچھلی دعا بھی ملا لو یعنی اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ.

اور حدیث شریف میں ہے! جب تم کسی ایسے حکمران کے پاس آؤ جس سے تم ڈرتے ہو اور تمہیں اندیشہ ہے کہ وہ تمہیں نقصان پہنچانے کے درپے ہوگا تو کہو:

اَللهُ اَکْبَرُ اَللهُ اَکْبَرُ اَللهُ اَعَزُّ مِنْ خَلْقِهٖ جَمِیْعًا، اَللهُ اَعَزُّ مِمَّا اَخَافُ وَاَحْذَرُ، وَالْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ.

○ اگر دین پر ثابت قلبی چاہتے ہو تو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول یہ دعا پڑھو:

اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِكَ اور ایک روایت میں ہے یَامُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلٰی دِیْنِكَ.

○ مشائخ فرماتے ہیں جو شخص کسی ایسے حکمران کے سامنے جائے جس کے شر کا اسے اندیشہ ہو تو یہ آیت تلاوت کرے:

اَلَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ○ (عنکبوت۔۵۹)

اَلَّذِیْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَکُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِیْمَانًا وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ○ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللهِ وَفَضْلٍ لَّمْ یَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللهِ ؕ وَاللهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِیْمٍ○ (آل عمران۔۱۷۳/۱۷۴)

○ اگر خیر اور رزق کی فراوانی چاہتے ہو تو ہمیشہ سورہ الم نشرح اور سورۃ الکافرون پڑھو۔

○ اگر لوگوں سے پردہ چاہتے ہو تو ہمیشہ یہ پڑھو:

اَللّٰھُمَّ اسْتُرْنِیْ بِسَتْرِكَ الْجَمِیْلِ اَلَّذِیْ سَتَرْتَ بِہٖ نَفْسَكَ فَلَا عَیْنٌ تَرَاكَ.

○ اگر بھوک پیاس سے بچنا چاہتے ہو تو سورہ لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ کا اہتمام کرو۔ یہ بارہا کی مجرب ہے۔

○ اگر اپنی تجارت یا مال کے بارے میں ڈرتے ہو تو سورۃ الشعراء لکھ کر تجارت کی جگہ لٹکا دو۔ تجارت خوب پھلے پھولے گی۔

○ جو کوئی سورۃ القصص لکھ کر اس پر لٹکا دے جس کی ہلاکت کا خطرہ ہو تو یہ سورۃ اس کے لئے امان بن جائے گی۔ یہ بہت لطیف اور مجرب راز ہے۔

هذا...... واللہ اعلم بالصواب وعلمہ اجل و اوسع

(حضرت شیخ ابوالحسن شاذلی رحمہ اللہ کے بیان فرمودہ یہ جواہر بے شک بہت قیمتی ہیں۔ بندہ خود کو، اپنے اہل وعیال کو، اپنے خاندان والوں کو، اپنی اولاد کو، اپنے دوست احباب اور مجاہد ساتھیوں کو ان کی وصیت کرتا ہے۔ ان نصیحتوں کو پڑھتے رہیں اور ان پر مضبوطی سے عمل کریں نیز یہ کہ (۱) ہمیشہ اہل حق اللہ والوں کی صحبت اختیار کریں (۲) دنیا کی محبت سے بچیں (۳) قرض کا لین دین نہ کریں (۴) جہاد اور اس کی تیاری سے غافل نہ ہوں (۵) انسانوں میں سے کسی سے کوئی دنیوی غرض نہ رکھیں (۶) اپنی شکل وصورت اور رہن سہن سنت کے مطابق بنائیں (۷) اپنے وضو، طہارت اور نماز کو بار بار دیکھتے رہیں کہ درست ہیں یا نہیں۔ علماء اور اللہ والوں سے ان کی اصلاح کرائیں (۸) موت کو یاد رکھیں اور ایک دوسرے کو یاد دلاتے رہیں (۹) شہداء کرام کے اہل خانہ کی حفاظت اور دیکھ بھال کو لازم جانیں (۱۰) اپنی زندگی سے زیادہ اپنے دل کی زندگی کی فکر رکھیں اور شہرت وریاکاری سے بچیں۔ (فقط بندہ محمد مسعود ازہر)

اڑتالیسواں قول

اسم اعظم "رَبِّ رَبِّ" ہے۔

امام حاکم حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس لفظ کے

ساتھ روایت لائے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا بڑا نام رَبِّ رَبِّ ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب کوئی بندہ یَا رَبِّ رَبِّ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: میرے بندے میں حاضر ہوں مانگو تمہیں عطا فرمایا جائے گا۔

(اخرج ابن ابی الدنیا ورواہ مرفوعاً وموقوفاً)

انچاسواں قول

اسم اعظم "هُوَاللّٰهُ اَللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ" ہے۔

امام رازی رحمہ اللہ نقل فرماتے ہیں کہ حضرت زین العابدین رحمہ اللہ نے اللہ تعالیٰ سے اسم اعظم سکھانے کی دعا کی تو انہوں نے خواب میں دیکھا کہ وہ ان الفاظ میں ہے:

اللّٰهُ اَللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

پچاسواں قول

اسم اعظم اللہ تعالیٰ کا ہر وہ نام جسے کوئی بندہ استغراق کی ایسی حالت میں پکارے کہ اس وقت اس کے دل میں غیر اللہ نہ ہو یعنی پوری طرح ڈوب کر مکمل توجہ کے ساتھ دل و جان سے اللہ تعالیٰ کے جس نام کو بھی پکارے گا وہی اسم اعظم ہوگا کیونکہ یہ کیفیت جسے نصیب ہوتی ہے اس کی پکار قبول کی جاتی ہے۔ یہ حضرت جعفر صادق رحمہ اللہ اور حضرت جنید رحمہ اللہ کا قول ہے۔

اکیاونواں قول

اسم اعظم "خود انسان" ہے۔ یعنی خود انسان اسم اعظم ہے کہ جب یہ خود کو پہچان لیتا ہے تو اپنے رب کو پہچان لیتا ہے اور اس کے بڑے نام کو بھی پہچان لیتا ہے۔

حضرت شیخ ابوالحسن شاذلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں اپنے شیخ عبدالسلام بن مشیش رحمہ اللہ کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔ شیخ کا ایک چھوٹا بچہ تھا، میں نے اسے اپنی گود میں بٹھالیا۔ پھر میں نے ارادہ کیا کہ شیخ سے اسم اعظم کے بارے میں پوچھوں (ابھی میں نے پوچھا نہیں تھا کہ) اس بچے نے میری ٹھوڑی پکڑی اور مجھے کہا چچا جان! آپ خود اسم اعظم ہیں اور اسم اعظم آپ میں ہے۔ اس پر حضرت شیخ نے فرمایا بچے نے آپ کو جواب دے دیا ہے، اسے سمجھنے کی کوشش کریں۔ (الشمس۔ص۱۴۴)

حضرت مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس قول کو علم ظاہری کے ذریعے سمجھنا مشکل ہے (خلاصہ یہ ہے کہ) اسم بمعنی مسمی ہوگا اور انسان جب کامل ہو جاتا ہے اور اس کی روح پاک وصاف ہو جاتی ہے اور اس میں ذکر اللہ سما جاتا ہے اور اسے فنافی اللہ کا مقام حاصل ہو جاتا ہے۔ تو ایسی حالت میں وہ جو دعاء بھی کرے گا قبول ہوگی۔ جس دل میں سے غیر اللہ نکل جائے اور اللہ جل جلالہ کا ذکر سما جائے وہ بڑا دل ہے اور جس وجود پر شریعت کی حاکمیت ہو وہ کامل وجود ہے۔ ایسے بڑے دل اور کامل وجود سے نکلنے والی دعاء بھلا کہاں ٹھکرائی جاتی ہے۔

باونواں قول

اسم اعظم ننانوے ناموں کے علاوہ سو کو پورا کرنے والا نام ہے اور اس کے اکثر معانی ننانوے ناموں میں پائے جاتے ہیں اور یہ ذکر ذات ہے ذکر لسان نہیں اور ذات بھی دن بھر میں ایک یا دو بار اس ذکر کی طاقت رکھتی ہے زیادہ کی نہیں۔ کیونکہ یہ ذکر مکمل مشاہدے کے ساتھ ہوتا ہے اور ذات پر جب اس کی تجلی ہوتی ہے تو وہ سارے عالم کو گم کر دیتی ہے اور اس تجلی کی ہیبت عظمت اور جلال میں سب کچھ گم ہو جاتا ہے اس لیے یہ ذکر ذات پر بہت بھاری پڑتا ہے ہاں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام میں اس ذکر کی طاقت تھی اور آپ ہر دن چودہ مرتبہ یہ ذکر کر لیا کرتے تھے۔

(ہذا ما اختارہ العارف باللہ عبدالعزیز الدباغ المصری رحمہ اللہ کما فی الابریز ص ۲۵۷)

ترپنواں قول

اسم اعظم "اَلْمُحْیِ الْمُمِیْتُ" ہے۔

یہ بعض علماء کا قول ہے اور اس پر کوئی شرعی و عقلی دلیل موجود نہیں ہے۔

چونواں قول

اسم اعظم "یَاظَاهِرُ" ہے۔

ایسا بعض کتابوں میں مرقوم ہے۔ مگر کوئی دلیل پیش نظر نہیں ہے۔

پچپنواں قول

اسم اعظم "اَللّٰهُ الْحَمِیْدُ الْقَهَّارُ" ہے۔

یہ بعض علماء کا قول ہے۔ واللہ اعلم بصحتہ

چھپنواں قول

اسم اعظم قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ

(آل عمران۔۲۶)

اس پوری آیت میں ہے جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے (اخرجہ الطبرانی فی الکبیر) اصحاب جرح وتعدیل نے اس روایت کی سند پر کلام کیا ہے۔

(کذا فی شرح الشوکانی للحصن الحصین)

ستاونواں قول

اسم اعظم "اَلْحَقُّ" ہے۔

یہ بعض علماء کرام کا قول ہے اور اس کی کوئی دلیل ہمارے پیش نظر نہیں ہے۔

اٹھاونواں قول

اسم اعظم "اَلسَّرِیْعُ" ہے

حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ "اَلسَّرِیْعُ" کو قبولیت کی تاثیر رکھنے والا اسم اعظم قرار دیتے ہیں۔

اُنسٹھواں قول

اسم اعظم "سورہ اخلاص کو ایک ہزار ایک بار تلاوت کرنا" ہے۔

مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں، میں نے بعض کتب جیسے خزینۃ الاسرار وغیرہ میں دیکھا ہے کہ اسم اعظم سورہ اخلاص ہے۔ سورہ اخلاص کو باوضو ایک ہی مجلس میں اس طرح پڑھنا کہ صرف پہلی بار کے ساتھ بسم اللہ پڑھ کر ایک ہزار ایک مرتبہ پڑھیں اور بیچ میں کوئی دنیاوی بات نہ کریں تو یہ اسم اعظم ہے۔ (کذا ذکرہ نصرت افندی خزینۃ الاسرار ص ۱۹۲)

بعض علماء کرام فرماتے ہیں کہ سورہ اخلاص کی پابندی کے ساتھ تلاوت ہر خیر کو پانے اور دنیا

آخرت کے ہر شر سے بچنے کا ذریعہ ہے اگر بھوکا اسے پڑھے تو سیر ہوجائے اور پیاسا پڑھے تو سیراب ہوجائے۔

ساٹھواں قول

اسم اعظم ''یَا اَللّٰہ'' ہے۔

مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس کی تائید بہت ساری وجوہات سے ہوتی ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ یا اللہ (۱۹) اعداد پر مشتمل ہے اور اس عدد میں بہت عجیب اسرار ہیں جیسا کہ ہم نے اپنی کتاب فتح اللہ میں تفصیل کے ساتھ ذکر کیا ہے (عربی زبان میں دو جلدوں پر مشتمل) یہ کتاب فتح اللہ ایک نئے طرز کی عجیب کتاب ہے کسی اور نے اس طرز پر طبع آزمائی نہیں کی اللہ تعالیٰ نے خصوصیت کے ساتھ مجھے اس کی تالیف کا شرف عطاء فرمایا ہے۔ وللّٰہ الحمد والمنہ

اکسٹھواں قول

اسم اعظم وہ مبارک دعا ہے جو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے مرفوعاً روایت فرمائی ہے (کما فی الغنیہ) یہ دعاء ہر پریشان حال مصیبت زدہ کے لئے نافع ہے۔ جس غم زدہ مصیبتوں میں مبتلا شخص نے یہ دعا پڑھی ہے اللہ تعالیٰ نے اس کی حاجت روائی فرمائی ہے اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض لوگوں کو خواب میں ارشاد فرمایا ہے کہ یہ دعا اسم اعظم ہے۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ نے غنیۃ الطالبین میں یہ قصہ ذکر فرمایا ہے (جس کا خلاصہ یہ ہے) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کعبہ شریف کے گرد ایک شخص کو بعض دردناک اشعار کے ذریعے فریاد کرتے سنا۔ وہ اپنے جرم کی معافی اور مصیبت و بیماری سے خلاصی مانگ رہا تھا۔ آپ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے ذریعے اسے بلوایا وہ ایک خوبصورت شخص تھا اور اس کے جسم کا دایاں حصہ مفلوج تھا۔ حضرت نے اس سے پوچھا تم کون ہو؟ تو اس نے بتایا کہ میں عربی ہوں۔ میرے والد نے مجھے گناہوں سے روکا تو میں نے ان کے چہرے پر تھپڑ مار دیا۔ وہ اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر کعبہ شریف آئے اور میرے لئے (چند دردناک اشعار پڑھ کر) بددعاء کی۔ ابھی وہ دعاء سے فارغ نہیں ہوئے تھے کہ مجھ پر وہ مصیبت آ گئی جو آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ پھر جب وہ واپس آئے تو میں نے انہیں راضی کر لیا اور ان سے درخواست کی کہ جس جگہ بددعا کی تھی وہیں

جا کر میرے لیے دعا فرمائیں وہ جانے کے لئے اونٹنی پر سوار ہوئے مگر اس سے گر پڑے اور ان کا انتقال ہوگیا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی دعا نہ سکھاؤں جو میں نے حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو غمزدہ شخص اس دعا کو پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت دور فرمائیں گے اور وہ دعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَسْئَلُكَ يَا عَالِمَ الْخَفِيَّةِ يَامَنِ السَّمَآءُ بِقُدْرَتِهٖ مَبْنِيَّةٌ وَّيَامَنِ الْاَرْضُ بِقُدْرَتِهٖ مَدْحِيَّةٌ وَّيَامَنِ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِنُوْرِ جَلَالِهٖ مُشْرِقَةٌ مُّضِيَّةٌ وَّيَا مُقْبِلاً عَلٰى كُلِّ نَفْسٍ زَكِيَّةٍ وَّيَامُسَكِّنَ رُعْبِ الْخَآئِفِيْنَ وَاَهْلِ الْبَلِيَّةِ وَيَامَنْ حَوَآئِجُ الْخَلْقِ عِنْدَهٗ مَقْضِيَّةٌ وَّيَامَنْ نَّجّٰى يُوْسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ الْعُبُوْدِيَّةِ وَيَامَنْ مَنْ لَّيْسَ لَهٗ بَوَّابٌ يُّنَادٰى وَلَا صَاحِبٌ يُّغْشٰى وَلَا وَزِيْرٌ يُّؤْتٰى وَلَا غَيْرُهٗ رَبٌّ يُّدْعٰى وَلَا يَزْدَادُ عَلَى الْحَوَآئِجِ اِلَّا كَرَمًا وَّجُوْدًا. صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَعْطِنِیۡ سُؤْلِیۡ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیۡءٍ قَدِيْرٌ يَا حَیُّ يَا قَيُّوْمُ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ.

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا اس دعاء کو سنبھال لو کیونکہ یہ عرش کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ اس بیمار شخص نے یہ دعاء مانگی تو اللہ تعالیٰ نے اسے شفاء عطا فرمادی۔ پھر اس نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ سے اس دعاء کے بارے میں پوچھا تو آپ نے ارشاد فرمایا یہ اسم اعظم ہے۔

فائدہ شریفہ

یہاں بعض ایسی دعائیں ذکر کی جاتی ہیں جو دعا کے قبول ہونے میں اسم اعظم سے قرب اور مناسبت رکھتی ہیں تاکہ اہل ذوق ان سے نفع حاصل کرسکیں اور حاجتمند ان کے ذریعے سے دعا کرکے اللہ تبارک وتعالیٰ سے مدد طلب کرسکیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہی حاجت روا اور مشکل کشا ہے اور وہی بہترین یار و مددگار ہے۔

علامہ سُہیلی رحمہ اللہ کے اشعار

ان اشعار کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ قضائے حاجات کے لئے مجرب ہیں علامہ ابو الخطاب بن دحیہ فرماتے ہیں کہ مجھے علامہ سُہیلی رحمہ اللہ نے یہ اشعار سنائے اور فرمایا ان کے ذریعے سے جس نے بھی اللہ تعالیٰ کے حضور کوئی حاجت پیش کی ہے وہ پوری ہوئی ہے۔(حیاۃ الحیوان للدمیری)

علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے بھی ان اشعار کی تصدیق فرمائی ہے (طبقات النحاۃ الصغریٰ) وہ اشعار یہ ہیں:

يَا مَنْ يَرىٰ مَا فِي الضَّمِيْرِ وَيَسْمَعُ ... اَنْتَ الْمُعِدُّ لِكُلِّ مَا يُتَوَقَّعُ

يَا مَنْ يُرْجىٰ لِلشَّدَائِدِ كُلِّهَا ... يَا مَنْ اِلَيْهِ الْمُشْتَكىٰ وَالْمَفْزَعُ

يَا مَنْ خَزَائِنُ رِزْقِهٖ فِيْ قَوْلِ كُنْ ... اُمْنُنْ فَاِنَّ الْخَيْرَ عِنْدَكَ اَجْمَعُ

مَالِيْ سِوىٰ فَقْرِيْ اِلَيْكَ وَسِيْلَةٌ ... فَبِالْاِفْتِقَارِ اِلَيْكَ فَقْرِيْ اَدْفَعُ

مَالِيْ سِوىٰ قَرْعِيْ لِبَابِكَ حِيْلَةٌ ... فَلَئِنْ رُدِدْتُّ فَاَيُّ بَابٍ اَقْرَعُ

وَمَنِ الَّذِيْ اَدْعُوْ وَاَهْتِفُ بِاسْمِهٖ ... اِنْ كَانَ فَضْلُكَ عَنْ فَقِيْرِكَ يُمْنَعُ

حَاشَا لِجُوْدِكَ اَنْ تُقْنِطَ عَاصِيًا ... اَلْفَضْلُ اَجْزَلُ وَ الْمَوَاهِبُ اَوْسَعُ

حضرت وہیب رحمہ اللہ کی دعاء

یزید بن اخنس رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے وہیب رحمہ اللہ سے سنا وہ فرما رہے تھے۔ ان دعاؤں میں سے جو رد نہیں ہوتیں ایک یہ ہے کہ پہلے بارہ رکعت نماز اس طرح ادا کریں کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ، آیۃ الکرسی اور قل ہو اللہ احد پڑھیں نماز سے فارغ ہو کر سجدے میں گر پڑیں اور یہ دعاء پڑھیں:

سُبْحٰنَ الَّذِیْ لَبِسَ الْعِزَّ وَقَالَ بِهٖ، سُبْحٰنَ الَّذِیْ تَعَطَّفَ بِالْمَجْدِ وَتَكَرَّمَ بِهٖ، سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَحْصٰی كُلَّ شَیْءٍ بِعِلْمِهٖ، سُبْحٰنَ الَّذِیْ لَا یَنْبَغِی التَّسْبِیْحُ اِلَّا لَهٗ، سُبْحٰنَ ذِی الْمَنِّ وَالْفَضْلِ، سُبْحٰنَ ذِی الْعِزِّ وَالتَّكَرُّمِ، سُبْحٰنَ ذِی الطَّوْلِ، اَسْئَلُكَ بِمَعَاقِدِ عِزِّكَ مِنْ عَرْشِكَ، وَمُنْتَهَی الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ، وَبِاسْمِكَ الْاَعْظَمِ، وَجَدِّكَ الْاَعْلٰی، وَبِكَلِمَاتِكَ التَّآمَّاتِ الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ، اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ۔

پھر اللہ تعالیٰ سے وہ حاجت مانگیں جو معصیت نہ ہو۔ وہیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم تک یہ بات پہنچی ہے کہ سمجھایا جاتا تھا کہ یہ دعاء اپنے کم عقل لوگوں کو نہ سکھاؤ کہ وہ اسے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے کاموں میں استعمال کریں گے۔ (اخرجہ ابونعیم فی الحلیۃ ج ۸ ص ۱۵۸)

ایک مسنون دعاء

حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو ان اسماء کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے دعاء کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی دعاء قبول فرماتے ہیں۔ پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قسم اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا جو کوئی یہ دعاء پڑھے پھر سو جائے اللہ تعالیٰ ہر حرف کے بدلے سات لاکھ روحانی مخلوق پیدا فرماتا ہے جن کے چہرے سورج اور چاند سے زیادہ حسین ہوتے ہیں۔ ستر ہزار اس کے لئے استغفار اور دعاء کرتے ہیں اور اس کے لئے نیکیاں لکھتے ہیں اور اسکی برائیوں کو مٹاتے ہیں اور اس کے درجات بلند کرتے ہیں وہ دعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ حَيٌّ لَّاتَمُوْتُ، وَخَالِقٌ لَّا تُغْلَبُ، وَبَصِيْرٌ لَّا تَرْتَابُ، وَمُجِيْبٌ لَاتَسْأَمُ، وَجَبَّارٌ لَّاتَظْلِمُ، وَعَظِيْمٌ لَّاتُرَامُ، وَعَالِمٌ لَايُعْلَمُ (اَىْ لَا يُعْلَمُ كُنْهُ اللهِ)، وَقَوِيٌّ لَّا تَضْعُفُ، وَعَظِيْمٌ لَّا تُوْصَفُ، وَوَفِيٌّ لَّاتَخْلِفُ، وَعَدْلٌ لَّاتَحِيْفُ، وَحَكِيْمٌ لَّاتَجُوْرُ، وَمَنِيْعٌ لَّاتُقْهَرُ، وَ مَعْرُوْفٌ لَّاتُنْكَرُ، وَوَكِيْلٌ لَّاتَخَالَفُ، وَغَالِبٌ لَّا تُغْلَبُ، وَوَلِيٌّ لَّاتَسْأَمُ، وَفَرْدٌ لَّا تَسْتَشِيْرُ، وَوَهَّابٌ لَّاتَمَلُّ، وَسَرِيْعٌ لَّاتَذْهَلُ، وَجَوَّادٌ لَّاتَبْخَلُ، وَعَزِيْزٌ لَّاتُذَلُّ، وَحَافِظٌ لَّاتَغْفُلُ، وَدَائِمٌ لَّاتَفْنٰى، وَبَاقٍ لَّاتَبْلٰى، وَوَاحِدٌ لَّاتُشْبَهُ، وَغَنِيٌّ لَّاتُنَازَعُ، يَا كَرِيْمُ، يَاكَرِيْمُ، يَاكَرِيْمُ، اَلْجَوَّادُ، اَلْمُكَرَّمُ، يَاقَدِيْرُ، اَلْمُجِيْبُ، اَلْمُتَعَالِىْ، يَاجَلِيْلُ الْجَلِيْلِ،

اَلْمُتَجَلِّلُ، یَا سَلَامُ، اَلْمُؤْمِنُ، اَلْمُهَیْمِنُ، اَلْعَزِیْزُ، اَلْوَهَّابُ، اَلْجَبَّارُ، اَلْمُتَجَبِّرُ، یَاطَاهِرُ، اَلْمُطَهِّرُ، اَلْمُتَطَهِّرُ، یَاقَادِرُ، اَلْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ، یَاعَزِیْزُ، اَلْمُعِزُّ، اَلْمُتَعَزِّزُ، سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ.

پھر جو دعاء مانگو قبول ہوگی۔ (اخرج الحافظ ابونعیم فی الحلیۃ ج۸ ص۵۵)

قصیدۂ طوبیٰ

حضرت مصنف رحمہ اللہ نے اللہ تبارک وتعالیٰ کے ایک سو ساٹھ اسماء الحسنیٰ کو ایک خوبصورت قصیدے میں جمع فرمایا ہے اور اس قصیدہ کا نام قصیدہ طوبیٰ رکھا ہے۔ مشکلات کے حل اور حوائج کے پورا ہونے میں یہ قصیدہ مجرّب ہے۔ مصنف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس قصیدے کے ذریعے سے بے شمار لوگوں کو عجیب وغریب فوائد وثمرات سے نوازا ہے۔ اس قصیدے سے مستفید ہونے والے افراد نے اپنے جو حالات مجھے بتائے یا لکھے ہیں۔ انہیں اگر جمع کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب تیار ہوسکتی ہے۔ لیجئے یہ خوبصورت قصیدہ ملاحظہ فرمایئے:

حَمَانَا اللهُ رَبُّ الْعَالَمِیْنَا	مِنَ الْاٰفَاتِ جُثْمَانًا وَّدِیْنَا
اللہ تعالیٰ ہمیں بچائے	ہمہ قسم جسمانی ودینی آفات سے
عَلِیْمٌ عَالِمٌ حَكَمٌ رَّشِیْدٌ	مُیَسِّرُ مُعْضِلَاتِ السَّائِلِیْنَا
اللہ جل جلالہ ہے بڑا جاننے والا علم والا فیصلہ کنندہ رہنما	آسان کرنے والا مانگنے والوں کی مشکلات کو
سَمِیْعٌ سَامِعٌ هَمْسًا هَمِیْسًا	وَقَهَّارٌ وَّقَاهِرُ قَاهِرِیْنَا
بسیار شنوائی والا سننے والا ہلکی دھیمی آواز کو	بڑے قہر والا زور آوروں پر غالب
مُرِیْدٌ خَافِضٌ لِلنَّاسِ طَوْرًا	رَفِیْعٌ رَافِعُ الدَّرَجَاتِ حِیْنًا
ارادہ کرنے والا گاہے لوگوں کو پست وذلیل کرنے والا	بلند ہے اور کبھی ان کے درجات کو بلند کرنے والا
مُقَدِّمُنَا مُؤَخِّرُنَا مَقَامًا	وَسِیْعٌ وَّاسِعُ الْحُكْمِ رَزِیْنًا
کبھی ہمارے مرتبہ کو آگے کرنیوالا اور کبھی پیچھے کرنیوالا	وسعت والا عام مضبوط حکم والا

حَفِیْظٌ حَافِظُ الْمَلَکُوْتِ عَدْلٌ	تَعَالٰی عَنْ عُقُوْلِ الْعَاقِلِیْنَا
نگہبان حفاظت کرنیوالا بڑی بادشاہی کا عدل کنندہ	بلند و برتر ہے سوچنے والوں کی عقلوں سے
هُوَ الْمُتَکَبِّرُ الْمُعْطِیْ کَبِیْرٌ	عَظِیْمٌ بَاعِثٌ لِلْمَیِّتِیْنَا
بڑائی والا عطیہ دینے والا بڑا	عظمت والا، مُردوں کو اٹھانے والا
فَاِنَّ الْکِبْرِیَاءَ رِدَاءُ رَبِّیْ	وَمُتَّزِرٌ بِعَظْمَتِهٖ یَقِیْنَا
سو بڑائی میرے رب کی چادر ہے	اور اپنی عظمت کا پردہ اوڑھے ہوئے ہیں یقیناً
لَطِیْفٌ ظَاهِرٌ صُنْعًا وَّلٰکِنْ	بِکُنْهِهٖ بَاطِنٌ عَنْ نَاظِرِیْنَا
مہربان ظاہر ہے باعتبار نشانات کے لیکن	اس کی ذات پوشیدہ ہے دیکھنے والوں سے
وَحِیْدٌ وَاحِدٌ اَحَدٌ رَقِیْبٌ	وَسَتَّارٌ لِذَنْبِ الْمُذْنِبِیْنَا
یکتا اکیلا ایک نگہبان	پردہ پوش ہے گناہ گاروں کے گناہ کے لئے
غَفُوْرٌ غَافِرٌ صَمَدٌ جَمِیْلٌ	وَغَفَّارٌ لِمَنْ یَّسْتَغْفِرُوْنَا
بڑا بخشنے والا مغفرت کرنے والا بے نیاز بہتر	بخشنے والا مغفرت مانگنے والوں کو
قَدِیْرٌ قَادِرٌ وَّالٍ وَلِیٌّ	وَمُقْتَدِرٌ بِاَخْذِ الظَّالِمِیْنَا
طاقت ور توانا حاکم دوست رکھنے والا	مقدرت والا ظالموں کی گرفت پر
رَحِیْمٌ حَاکِمٌ رَحْمٰنٌ بَرٌّ	جَلِیُّ الشَّانِ لَایُحْصٰی شُئُوْنَا
بہت مہربانی کرنیوالا حکم کرنیوالا رحم کرنیوالا نیک	بڑی شان والا اس کے افعال کا شمار ممکن نہیں
قَوِیٌّ غَالِبٌ بَاقٍ وَّشَافٍ	وَجَبَّارٌ وَّجَابِرُ جَابِرِیْنَا
قوت والا غالب بقا والا اور شفا دینے والا	مجبور کرنے والا تمام سرکشوں پر غالب
وَلَا مَعْبُوْدَ اِلَّا اللهُ حَقًّا	هُوَ الْمَوْجُوْدُ عِنْدَ السَّالِکِیْنَا
اور کوئی معبود برحق نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے	اصلی موجود اللہ جل جلالہٗ ہی ہے سالکوں کے نزدیک
سِوَاهُ اَحْسَبُهٗ ظِلًّا اَوْ حَبَابًا	فَیَبْقٰی وَجْهُ رَبِّ الْعَالَمِیْنَا
اللہ جل جلالہٗ کے ماسوا کو سایہ یا پانی کا بلبلہ سمجھے	سو صرف اللہ رب العالمین کی ذات ہی باقی و دائم ہے
فَسُبُّوْحٌ وَقُدُّوْسٌ وَّفَرْدٌ	تَفَرَّدَ بِالْعُلٰی وَبِاَنْ یَّکُوْنَا
سو اللہ تعالیٰ بہت پاک اور مقدس اور یکتا ہے	تنہا ہے بلندی میں اور آئندہ سدا موجود ہونے میں

سَلَامٌ مُؤْمِنٌ فَتَّاحُ وَادِیْ خَزَائِنِ غَیْبِهٖ لِلْعَارِفِیْنَا
سلامتی دینے والا امن دینے والا کھولنے والا اپنے غیب کے درہ کو عارفوں کے لئے

کَرِیْمٌ وَّاهِبُ النُّعْمٰی حَکِیْمٌ وَدُوْدٌ وَدَّ حِزْبَ الْمُؤْمِنِیْنَا
سخی نعمتوں کا دینے والا حکمت والا بہت محبت کرنیوالا دوست رکھتا ہے تمام مومنوں کو

شَهِیْدٌ مُّلْهِمٌ وِتْرٌ مَّتِیْنٌ وَقَیُّوْمٌ حَمِیْدُ الْحَامِدِیْنَا
حاضر الہام کرنے والا تنہا قوی بے مثل تھامنے والا ستائش کرنیوالوں کا ستائش کیا ہوا

مُمِیْتٌ مُّبْدِیءٌ حَیٌّ وَّمُحْیٖ مُفِیْدٌ وَّارِثٌ لِّلْوَارِثِیْنَا
مارنے والا پہلے پیدا کرنیوالا زندہ اور زندہ کرنیوالا فائدہ پہنچانے والا وارث ہے تمام وارثوں کا

بَدِیْعُ الْخَلْقِ هَادِی النَّاسِ طُرًّا صِرَاطَ الدِّیْنِ وَالْعُقْبٰی مُبِیْنًا
بے نمونے مخلوق کا پیدا کرنیوالا جملہ لوگوں کو ہدایت دینے والا دین و آخرت کی واضح راہ کی جانب

غَنِیٌّ مَّانِعٌ مُّغْنٍ مَّلِیْکٌ وَضَارٌّ نَّافِعُ الْمُسْتَرْشِدِیْنَا
غنی روکنے والا غنی کرنے والا مالک اورضرر دینے والا نفع بخشنے والا راہ راست کے طلب گاروں کو

عَزِیْزٌ مَّالِکُ الْمُلْکِ مُعِزٌّ مُذِلٌّ اِنْ سَخِطْنَا اَوْ رَضِیْنَا
عزت والا ملک کا مالک عزت دینے والا ذلیل کرنے والا چاہے ہم ناخوش ہوں یا خوش

وَذُوْ فَضْلٍ عَظِیْمٍ ذُوْ جَلَالٍ وَاِکْرَامٍ مُّجِیْرُ الْمُخْطِئِیْنَا
بڑے فضل والا بلندی اور اکرام والا خطا کاروں کو بچانے والا

وَمَنَّانٌ وَّحَنَّانٌ عَفُوٌّ وَدَیَّانٌ یَدِیْنُ الْعَامِلِیْنَا
بڑا احسان کرنے والا مہربان معاف کرنے والا اور بڑا بدلہ دینے والا عمل کرنے والوں کو جزا دے گا

مُهَیْمِنُنَا وَخَلَّاقٌ نَّصِیْرٌ وَخَالِقُ عَالَمٍ خَلْقًا مَّتِیْنَا
ہمارا نگہبان بڑا پیدا کرنے والا مددگار اور سارے عالم کو مستحکم طریقہ سے پیدا کرنے والا

مُقِیْتٌ بَاسِطٌ مُحْصٍ مَجِیْدٌ حَسِیْبٌ مَاجِدٌ مَجْدًا رَکِیْنَا
روزی رساں رزق فراخ کرنیوالا شمار کرنیوالا بڑا حساب لینے والا بزرگ ہے محکم بزرگی والا

هُوَ الدَّهْرُ الْمُقَلِّبُ لِلَّیَالِیْ وَلِلْاَیَّامِ دَهْرَ الدَّاهِرِیْنَا
وہ مالک زمانہ ہے بدلنے والا راتوں کو اور دنوں کو ہمیشہ ہمیشہ

جَلِیْلٌ سَیِّدٌ نُوْرٌ سَرِیْعٌ رَؤُفٌ سِیَّمَا بِالْمُتَّقِیْنَا

بڑا مالک، نور، سرعت والا شفقت والا خاص کر پرہیزگاروں پر

خَبِیْرٌ وَّاجِدٌ عَالٍ عَلِیٌّ وَقَابِضُنَا فُرَادٰی اَوْ ثُبِیْنَا

خبردار، پانے والا بلند، بلندی والا ہم پر قبضہ والا خواہ ہم تنہا ہوں یا گروہ گروہ

وَمُنْتَقِمٌ وَّجَامِعُنَا صَبُوْرٌ حَیِیٌّ تَائِبٌ بِالتَّائِبِیْنَا

اور انتقام لینے والا اور ہمیں جمع کرنے والا صبر والا شرم والا توبہ قبول کرنے والا توبہ گاروں کے لیے

قَدِیْمٌ صَادِقٌ فِیْ کُلِّ قَوْلٍ مُجِیْبٌ لِلْعُفَاةِ الْمُرْمِلِیْنَا

قدیم زمانہ والا سچا ہے ہر قول میں مانگنے والے مسکین لوگوں کو دینے والا

وَاَوَّلُ ثُمَّ اٰخِرُ کُلِّ شَیْءٍ وَصَانِعُ خَلْقِهٖ صُنْعًا حَسِیْنَا

سب سے پہلے اور ہر شے سے آخر ہے بنانے والا مخلوق کو خوبصورت طریقہ سے

شَکُوْرٌ شَاکِرٌ مَوْلٰی وَکِیْلٌ سَتِیْرٌ لَا یُحِبُّ الْفَاضِحِیْنَا

شکر گزار شکر کنندہ مولیٰ کارساز پردہ پوش ہے پسند نہیں کرتا رسوا کنندوں کو

قَرِیْبٌ کَاشِفُ الضُّرِّ طَبِیْبٌ مُحِیْطٌ فَارِجُ الْهَمِّ قَرِیْنَا

نزدیک غم دور کرنے والا شفا دینے والا طبیب احاطہ کنندہ مشکل کشا متصل غم کے لئے

وَفَعَّالٌ وَذُوْ طَوْلٍ رَفِیْقٌ لَنَا اَعْلٰی وَخَیْرُ الْخَالِقِیْنَا

بسیار کرنے والا قوت والا رفیق اعلیٰ ہمارا اور ہمہ بنانے والوں میں سے بہتر ہے

مُدَبِّرُنَا وَفَاطِرُنَا کَفِیْلٌ وَفَالِقُ حَبَّةٍ اَضْحَتْ دَفِیْنَا

ہمارا انتظام کرنے والا ہمارا پیدا کرنے والا ضامن اور اُگانے والا دانہ کا کہ دفن ہوز مین میں

وَذُوْعَرْشٍ وَّفِیٌّ ذُو انْتِقَامٍ مُغِیْثٌ طَالِبٌ حَقًّا بُلِیْنَا

اور عرش والا عہد پورا کرنے والا بدلہ لینے والا مددگار طلب کنندہ حق کا جس کے ہم مکلّف ہیں

مُوَفِّقُنَا وَبَارِئُنَا حَلِیْمٌ جَوَادٌ وَهُوَ خَیْرُ الْاَجْوَدِیْنَا

ہمیں توفیق بخشنے والا اور پیدا کرنے والا تحمل والا سخی اور تمام سخیوں سے اچھا ہے

وَکَافٍ دَافِعُ الْاَمْرَاضِ حَقٌّ وَقَاضِیْ حَاجَةِ الْمُسْتَنْجِدِیْنَا

کفایت کرنے والا مرضوں کو دفع کرنیوالا حق ہے اور حاجت روا ہے مانگنے والوں کی حاجت کا

فَلَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ یُسَامِیْ تَعَالٰی عَنْ سِمَاتِ النَّاقِصِیْنَا

نہیں ہے اس جیسی کوئی شے جو اس کی ہمسری کرے بلند و پاک ہے ناقصوں کے نشانات سے

فَیَا رَزَّاقَنَا الْوَھَّابُ خَیْرًا وَرَازِقَنَا وَکُنْتَ بِہٖ ضَمِیْنَا

سوائے ہمیں رزق دینے والے بھلائی بخشنے والے اور ہمارے رازق اور آپ رزق کے متکفل ہوئے ہو

مُصَوِّرَنَا وَیَا تَوَّابُ اِرْحَمْ عَلَی الشَّادِیْ وَحِزْبِ الْقَارِئِیْنَا

اے ہماری صورتیں بنانیوالے اور اے توبہ قبول کرنیوالے رحم وکرم فرما اس نظم بنانے والے اور پڑھنے والوں کی جماعت پر

خَفِیَّ اللُّطْفِ اَدْرِکْنِیْ بِلُطْفٍ خَفِیٍّ اَنْتَ خَیْرُ الْمُدْرِکِیْنَا

اے پوشیدہ مہربانی والے مجھے پا لیجئے گا خفی مہربانی سے آپ تمام پانیوالوں سے بہتر ہیں

حَوَی اَسْمَاءَکَ الْحُسْنٰی نَشِیْدِیْ کَعِقْدٍ زَانَ جِیْدَ الْحُوْرِ عِیْنَا

جمع کیا آپ کے اسماء حسنی کو میری اس خوبصورت نظم نے مانند جنتی ہار کے کہ زینت بخشے جنتی حور بڑی آنکھوں والی کی گردن کو

فَغَوَّرَ ثُمَّ اَنْجَدَ فِی الْاَرَاضِیْ وَشَرَّقَ ثُمَّ غَرَّبَ مُسْتَبِیْنَا

دعا ہے کہ یہ نظم زمین کے کونہ کونہ پست و بالا کو اور مشرق و مغرب کو واضح طور پر پہنچے

وَصَافَحَ کُلَّ اُذْنٍ قَبْلَ اِذْنٍ وَعَانَقَ کُلَّ قَلْبِ السَّامِعِیْنَا

اور مصافحہ کرے ہر کان سے بغیر اجازت کے اور معانقہ کرے جملہ سننے والوں کے دلوں سے

فَیَا اَللّٰھُمَّ وَفِّقْنَا لِخَیْرٍ وَمَا یُرْضِیْکَ اِرْضَاءً اٰمِیْنَا

سوائے اللہ جل جلالہٗ! ہمیں نیکی کی توفیق بخش اور ہر اس کام کی جو تجھے راضی کرے آمین ثم آمین

باسٹھواں قول

اسم اعظم ''اللّٰہ'' ہے۔

یہ کئی بڑے مفسرین، محدثین، فضلاء کبار اور علماء کرام کا موقف ہے اور یہی حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سمیت خیر القرون کے کئی ائمہ کی رائے ہے۔

اکثر صوفیاء اور مشائخ کی ترجیح بھی یہی ہے۔ حضرت مصنف رحمہ اللہ نے اس قول کی تائید میں پچاس علمی دلائل ذکر فرمائے ہیں اور آپ نے اس موضوع پر ایک لاجواب کتاب بھی تالیف فرمائی ہے۔

تریسٹھواں قول

اسم اعظم کی دو قسمیں ہیں:

پہلی قسم وہ اسم جو اللہ تبارک وتعالیٰ نے متعین فرما دیا ہے۔ اس اسم کا اسم اعظم ہونا ازلی ابدی ہے۔ اس میں کسی انسان کی محنت یا حال کا کوئی دخل نہیں ہے۔ یہ اسم اللہ تعالیٰ اپنے جس خاص بندے کو چاہتے ہیں سکھا دیتے ہیں۔

دوسری قسم وہ اسم ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور اسم اعظم متعین نہیں ہے بلکہ پڑھنے والے کی توجہ، اہتمام، محبت، مناسبت یا جس وقت میں وہ پڑھا جا رہا ہے اس کی برکت کی بدولت اسم اعظم بن جاتا ہے۔ اور اس میں فوری قبولیت کی تاثیر پیدا ہو جاتی ہے۔

یہ حضرت مصنف رحمہ اللہ کا اپنا قول ہے جو انہوں نے باسٹھ منقول اقوال ذکر کرنے کے بعد بیان فرمایا ہے اور مصنف رحمہ اللہ کے نزدیک یہ قول اسم اعظم کے بارے میں وارد ہونے والی روایات وآثار کے اختلاف کو ختم کر دیتا ہے ذیل میں ہم مصنف رحمہ اللہ کی اس بارے میں ابتدائی تقریر کا خلاصہ پیش کر رہے ہیں:

○ ایک شخص اللہ تبارک وتعالیٰ کو اس کے کسی بھی نام سے پکار رہا ہے مگر پکارنے کی کیفیت یہ ہے کہ وہ دل وجان سے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہے اور غیر اللہ کی طرف اس کا ذرہ برابر دھیان نہیں ہے اس کا دل اس کی زبان کا ہمنوا ہے اور اس نے اللہ تعالیٰ کے سوا ہر کسی سے اپنی امید کو توڑ لیا ہے اب اس کے جسم کا ہر بال گویا کہ ذکر کر رہا ہے۔ ایسی حالت جسے نصیب ہوتی ہے اسے قبولیت بھی نصیب ہوتی ہے۔ بس اس کیفیت میں پکارنے والے بعض افراد کو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی کہ وہ اسم اعظم کے ذریعہ دعا کر رہا ہے جو ضرور قبول ہوگی۔

○ ایک شخص اللہ تعالیٰ کو اس کے کسی بھی نام سے پکار رہا ہے مگر حسن اتفاق سے یہ پکارنے کا وقت نفحۂ ربانی کے نزول کی گھڑی ہے بس ایسے وقت کی پکار فوراً قبول ہوتی ہے۔ بعض لوگوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مناسبت سے اسم اعظم کی بشارت عطاء فرمائی۔

○ ایک شخص اللہ تعالیٰ کو اس کے کسی بھی نام سے پکار رہا ہے مگر جس گھڑی وہ پکار رہا ہے یہ قبولیت کی گھڑی ہے تو بعض ایسے افراد کو بھی حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اسم اعظم سے دعاء کرنے کی بشارت عطاء فرمائی۔

○ ایک شخص اللہ تعالیٰ کو اس کے کسی اسم کے ذریعے سے پکار رہا ہے اور اتفاق یہ ہے کہ یہ اسم

اس پکارنے والے شخص کی روح اور طبیعت کے عین مطابق و مناسب ہے۔اب اس مناسبت کی وجہ سے یہ نام اس کے لئے اسم اعظم بن گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس کی اطلاع فرمادی۔

خلاصہ یہ ہوا کہ احادیث وروایات میں جن مختلف اسماء اور دعاؤں کو اسم اعظم قرار دیا گیا ہے وہ اسم اعظم کی دوسری قسم ہے کہ کسی خارجی سبب کی وجہ سے وہ اسم یا دعاء اسم اعظم بن گئی۔ چنانچہ حضرت ابو یزید بسطامی رحمہ اللہ سے ایک شخص نے اسم اعظم کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے ارشاد فرمایا: اس کی کوئی محدود حد نہیں ہے۔تمہارا دل اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے لئے فارغ و خالص ہو جائے بس یہی اسم اعظم ہے۔اس حالت میں تم جس نام سے بھی اسے پکارو گے اس کی برکت سے مشرق و مغرب کی سیر کرو گے۔ (اخرجہ ابو نعیم فی الحلیہ)

ابو سلیمان الدارانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے بعض مشائخ سے اسم اعظم کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا تم اپنے دل کو جانتے ہو؟ میں نے کہا جی ہاں۔انہوں نے فرمایا جب تم اسے دیکھو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف (کامل) متوجہ ہے اور اس میں رقت پیدا ہو چکی ہے تو اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت مانگو بس یہی اسم اعظم ہے۔ (اخرجہ ابو نعیم فی الحلیہ)

حضرت ابو الربیع السائح سے ایک شخص نے عرض کیا کہ مجھے اسم اعظم سکھا دیجئے۔انہوں نے ارشاد فرمایا لکھو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ تم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو ہر چیز تمہاری اطاعت کرے گی۔ (اخرجہ ابو نعیم فی الحلیہ)

الحمد للہ اسم اعظم کے بارے میں ۶۳ اقوال کا خلاصہ مکمل ہوا اللہ تبارک و تعالیٰ اسے قبول فرمائے اور اسے نافع بنائے۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ. اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَحْمَدُكَ عَلٰى كُلِّ نِعْمَةٍ وَاَسْتَغْفِرُكَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَسْئَلُكَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ وَّاَسْتَعِيْذُ بِكَ مِنْ كُلِّ شَرٍّ وَّبَلَآءٍ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى حَبِيْبِهٖ وَخَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَعِتْرَتِهٖ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّهٗ دَآئِمًا اَبَدًا.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دسواں باب

پچھلی فصل میں آپ نے بلند پایہ عربی تصنیف الکنز الاعظم کا خلاصہ ملاحظہ فرمایا ہے۔ اب مزید چند ایسی پُر تاثیر دعائیں ذکر کی جاتی ہیں جو کئی اہل اللہ کے تجربہ میں آئیں اور انہوں نے ان مبارک والہامی دعاؤں سے قبولیت ومقبولیت کے خوب فوائد حاصل کئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان بابرکت دعاؤں سے فیض یاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

رَبِّ اَعِنَّا عَلٰی ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ
آمین یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ضمیمہ

حضرت امام ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کی خاص دعاء

اللہ تعالیٰ کے ایک مخلص موحد بندے نے حضرت ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ تعالیٰ کی صحبت اختیار کی اور ان سے عرض کیا مجھے اللہ تعالیٰ کا وہ اسم اعظم سکھا دیجئے جس کے ذریعے سے دعا کی جائے تو فوراً قبول ہو۔ آپ نے ارشاد فرمایا یہ کلمات صبح و شام پڑھ لیا کریں۔ اسے خائف پڑھے تو امن پائے۔ سائل پڑھے تو اسکی مراد برآئے۔

يَامَنْ لَّهٗ وَجْهٌ لَّا يَبْلٰى وَنُوْرٌ لَّا يَطْفَئُ وَاِسْمٌ لَّا يُنْسٰى وَبَابٌ لَّا يُغْلَقُ وسِتْرٌ لَّا يُهتَكُ وَمُلْكٌ لَّا يَفْنٰى اَسْئَلُكَ وَ اَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِجَاهِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَقْضِيَ حَاجَتِيْ وَتُعْطِيَنِيْ مَسْأَلَتِيْ (حیوۃ الحیوان ص ۳۷، ج ۱)

ایک اور جامع دعاء

بعض علماء کرام کے ہاں اسم اعظم یہ جامع دعا ہے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاَنِّيْ اَشْهَدُ اِنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الْاَحَدُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا حَيُّ يَاقَيُّوْمُ (حیوۃ الحیوان ص ۳۷، ج ۱)

جامع اسم اعظم

(حضرت مولانا قاری محمد طاہر رحیمی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی دعاء)

حضرت اقدس قاری صاحب زید مجدہم نے اپنی مفید، موثر، جامع، تاریخ ساز کتاب ''فضائل حفاظ القرآن'' کے پیش لفظ کے آخر میں یہ دعا لکھی ہے اور اسے ''جامع اسم اعظم'' کا نام

اَللّٰھُمَّ یَاحَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا اِلٰھَنَا وَاِلٰـہَ کُلِّ شَیْءٍ اِلٰھًا وَّاحِدًا لَّآ اِلٰـہَ اِلَّآ اَنْتَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِ کْرَامِ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ بِاَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰـہَ اِلَّآ اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ وَّاِلٰھُکُمْ اِلٰـہٌ وَّاحِدٌ لَّا اِلٰہَ اِلَّاھُوَالرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ بِاَنَّکَ اَحَدٌ صَمَدٌ لَّمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّآ اَنْتَ یَامَنَّانُ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَاالْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَلَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی یَا ظَاھِرُ یَاقَیُّومُ اَحْرَزْتُ نَفْسِیْ بِالْحَیِّ الَّذِیْ لَایَمُوْتُ وَاَلْجَأْتُ ظَھْرِیْ لِلْحَیِّ الْقَیُّوْمِ لَآ اِلٰـہَ اِلَّآ اَنْتَ نِعْمَ الْقَادِرُ لَا اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

اِسْتَجِبْ دَعَوَاتِیْ کُلَّهَا یَا اَللّٰهُ بِاسْمِكَ الْاَعْظَمِ" یَا رَحْمٰنُ یَارَحِیْمُ"

اس دعا میں بعض ایسے اقوال کی طرف بھی اشارہ ہے جو ۶۳ مذکورہ اقوال کے علاوہ ہیں۔ بے حد مفید و مؤثر دعا ہے اہل دل اس سے فائدہ اٹھائیں۔

شہداء کرام کی سکھائی ہوئی عجیب پُر تأثیر دعاء

علامہ ابن النحاس ابوزکریا محمد بن ابراہیم شہید رحمہ اللہ نے اپنی معروف جہادی کتاب مشارع الاشواق میں ایک ایمان افروز، دلچسپ اور عجیب واقعہ لکھا ہے اور اس واقعہ میں ایک پر اثر دعا کا تذکرہ فرمایا ہے یہ واقعہ بندہ کی تالیف فضائل جہاد کامل کے صفحہ نمبر ۶۱۴ سے لے کر ۶۲۴ پر موجود ہے (وہاں ملاحظہ فرمالیں) خلاصہ اس کا یہ ہے کہ سات ڈاکوؤں نے اپنے گناہوں سے توبہ کی اور مجاہد بن گئے انہوں نے رومیوں کے خلاف زبردست جنگیں لڑیں اور بار بار انہیں ذلت و شکست سے دوچار کیا پھر ایک لڑائی میں یہ ساتوں گرفتار ہوگئے رومی بادشاہ نے انہیں اسلام چھوڑنے پر مجبور کیا اور مال و شباب کی بڑی بڑی پیشکشیں کیں مگر اللہ تعالیٰ کے وہ مخلص بندے ایمان پر ثابت قدم رہے رومیوں نے ان میں سے چھ کو بے دردی کے ساتھ شہید کر دیا ساتواں مجاہد جوان سب کا امیر تھا اسے بادشاہ کے وزیر نے مانگ لیا کہ میں اسے اپنی حسین و جمیل لڑکی کے ذریعہ فتنہ میں ڈال دونگا اور یہ بہادر اور جنگجو شخص ہمارے کام آئے گا۔ وزیر نے اسے ایک پر تعیش مکان میں ٹھہرایا اور اپنی لڑکی اس کے ساتھ چھوڑ دی۔ وہ شخص اس لڑکی کے ہاتھوں کیا گرفتار عشق ہوتا کہ الٹا وہ لڑکی اس کی عفت و عبادت دیکھ کر اپنا دل ہار بیٹھی اور اسلام کی طرف مائل ہوگئی موقع پا کر وہ دونوں بھاگ نکلے سفر لمبا اور پر خطر تھا اچانک ان کے پاس چھ گھڑسوار آئے انہوں نے دیکھا کہ وہ تو اس کے اپنے چھ شہید ساتھی ہیں ان شہداء نے اسے ایک دعا کہلوائی ابھی اس نے دعا پڑھی ہی تھی کہ سینکڑوں میل کی مسافت طے ہوگئی اور وہ مسلمانوں کے ملک پہنچ گئے جہاں ان کی شادی ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے انہیں سات بیٹے عطا فرما دیئے۔ یہ پُر تاثیر دعا درج ذیل ہے:

یَا صَمَدًا لَّا یَظْلِمُ یَاقَیُّوْمًا لَّا یَنَامُ یَا مَلِکًا لَّا یُرَامُ یاعَزِیْزًا لَّا یُضَامُ یَاجَبَّارًا لَّا یَظْلِمُ یَا مُحْتَجِبًا لَّا یُرٰی یَا سَمِیْعًا لَّا یَشُكُّ یَا عَادِلًا لَّا یَجُوْرُ یَا دَآئِمًا لَّا یَزُوْلُ یَا حَلِیْمًا لَّا

يَاهُوَ يَا قَيُّوْمًا لَّا يَفْتُرُ يَا غَنِيًّا لَا يَفْتَقِرُ يَا مَنِيْعًا لَا يُغْلَبُ يَا شَدِيْدًا لَّا يَضْعُفُ يَا صَادِقًا لَا يُخْلِفُ يَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ بِالْجُوْدِ وَيَامَنْ هُوَفِيْ مُلْكِهٖ مَحْمُوْدٌ يَّا عَلِيَّ الْمَكَانِ يَا رَفِيْعَ الشَّانِ يَالَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ يَا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ

ایک بے حد طاقتور دعاء

امام غزالی رحمہ اللہ نے خلیفہ ابو جعفر منصور کا واقعہ لکھا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک بار وہ سحری کے وقت طواف کر رہے تھے کہ انہوں نے ایک شخص کو اللہ تعالیٰ کے حضور اس آدمی کی شکایت کرتے سنا جو طمع ولالچ کی وجہ سے زمین کو ظلم اور فساد سے بھر رہا ہے۔ انہوں نے اس شخص کو بلوایا اور پوچھا وہ کون ہے جس نے طمع ولالچ کی وجہ سے زمین کو ظلم وفساد سے بھر دیا ہے؟ اس شخص نے کہا اے امیر المؤمنین آپ وہ شخص ہیں۔ یہ سن کر خلیفہ بہت غصے ہوا اور پوچھنے لگا کس طرح؟ اس شخص نے نہایت تفصیل و درد کے ساتھ ایسا جواب دیا کہ خلیفہ رونے لگا اور پوچھنے لگا کہ میری اصلاح کس طرح ہوگی؟ انہوں نے اصلاحی اقدامات کا تذکرہ کیا اسی دوران نماز کا وقت ہوگیا نماز کے بعد خلیفہ نے اپنے کوتوال کو بھیجا کہ اس شخص کو لے آؤ وہ لینے گیا تو وہ شخص طواف کر رہے تھے کوتوال نے کہا خلیفہ آپ کو بلا رہا ہے انہوں نے فرمایا: میرے جانے کی کوئی صورت نہیں ہے کوتوال نے کہا خلیفہ مجھے قتل کر دے گا انہوں نے کہا تمہیں قتل کرنے کی اسے ہمت نہیں ہوگی پھر اسے ایک کاغذ دیا جس پر یہ دعا لکھی ہوئی تھی اور فرمایا یہ دعا نجات ہے جو اسے صبح کے وقت پڑھے گا پھر اس دن مر جائے گا تو شہید مرے گا اور جو شام کو پڑھے گا اگر اس رات مر جائے گا تو شہادت کا رتبہ پائے گا کوتوال جب واپس آیا تو منصور نے کہا کیا تم جادو جانتے ہو اس نے کہا نہیں پھر اس نے پورا قصہ سنایا تو منصور نے وہ دعا لکھ لی اور کوتوال کو انعام کے طور پر ایک ہزار دینار دیئے۔ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ دعا بتانے والے بزرگ حضرت خضر علیہ السلام تھے۔ وہ مؤثر طاقتور دعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ كَمَا لَطَفْتَ فِيْ عَظْمَتِكَ وَقُدْرَتِكَ دُوْنَ اللُّطَفَآءِ وَعَلَوْتَ بِعَظْمَتِكَ عَلَى الْعُظَمَآءِ وَعَلِمْتَ مَاتَحْتَ اَرْضِكَ كَعِلْمِكَ مَافَوْقَ عَرْشِكَ فَكَانَتْ

وَسَاوِسُ الصُّدُوْرِ كَالْعَلَانِيَةِ عِنْدَكَ وَعَلَانِيَةُ الْقَوْلِ
كَالسِّرِفِىْ عِلْمِكَ فَانْقَادَكُلُّ شَىْءٍ لِّعَظْمَتِكَ وَخَضَعَ
كُلُّ ذِىْ سُلْطَانٍ لِّسُلْطَنِكَ وَصَارَ اَمْرُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
كُلُّهٗ بِيَدِكَ اِجْعَلْ لِّىْ مِنْ كُلِّ غَمٍّ وَّهَمٍّ اَصْبَحْتُ
اَوْاَمْسَيْتُ فِيْهِ فَرَجًا وَّ مَخْرَجًا اَللّٰهُمَّ اِنَّ عَفْوَكَ عَنْ
ذُنُوْبِىْ وَتَجَاوُزَكَ عَنْ خَطِيْئَتِىْ وَسَتْرَكَ عَلٰى قَبِيْحِ
عَمَلِىْ اَطْمَعَنِىْ اَنْ اَسْئَلَكَ مَالَا اَسْتَوْجِبُهٗ مِنْكَ مِمَّا قَصَرْتُ
فِيْهِ فَصِرْتُ اَدْعُوْكَ اٰمِنًا وَّاَسْئَلُكَ مُسْتَانِسًا فَاِنَّكَ الْمُحْسِنُ
اِلَىَّ وَاَنَا الْمُسِيْئُ اِلٰى نَفْسِىْ فِيْمَا بَيْنِىْ وَ بَيْنَكَ تَتَوَدَّدُ اِلَىَّ
بِالنِّعَمِ وَاَتَبَغَّضُ اِلَيْكَ بِالْمَعَاصِىْ فَلَمْ اَجِدْ كَرِيْمًا اَعْطَفَ
مِنْكَ عَلٰى عَبْدٍلَّئِيْمٍ مِّثْلِىْ وَلٰكِنَّ الثِّقَّةَ بِكَ حَمَلَتْنِىْ عَلَى
الْجُرْئَةِ عَلَيْكَ فَجُدِ اللّٰهُمَّ بِفَضْلِكَ وَاِحْسَانِكَ عَلَىَّ اِنَّكَ
اَنْتَ الرَّؤُوْفُ الرَّحِيْمُ. (ص ٦٥)

أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ (النمل ٦٢)

ترجمہ: بھلا کون بے قرار کی التجا قبول کرتا ہے جب وہ اُس سے دُعا کرتا ہے اور (کون) اُس کی تکلیف دُور کرتا ہے

لطف اللطیف جل جلالہ

- اسم اعظم پر ایمان افروز بحث
- حلِ مشکلات کے لیے تیر بہدف وظائف
- جادُو کا توڑ
- آسیب سے چھٹکارہ
- دشمنوں اور حکام سے حفاظت کی خاص دعائیں
- امراض روحانی وجسمانی کا علاج
- قید سے رہائی کے اکسیر نسخے
- "اللّٰہُ الصَّمَد" کے خواص
- روزی میں برکت کے لیے پرتاثیر مجربات
- بابرکت دعاؤں پر مشتمل ضمیمہ

از قلم
حضرت مولانا محمد مسعود ازہر

ناشر: مکتبۂ عرفان